انبیاء اور قرآن

محمد باقر حسن (لکھنوی)

ناشر
محمد باقر حسن (لندن)

نام کتاب : انبیاء اور قرآن
مؤلف : محمد باقر حسن (لکھنوی)
اردو تصحیح : رفیق رضوی (سربراہ ادارہ محسن ادب)
کمپوزنگ : مجاہد حسین حرؔ قائم گرافکس جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی 2401125-0345
اشاعت : اول۔ اگست 2006ء
تعداد : 1000
ناشر :

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون نمبر: 32440803، 32431577

موبائل: 3670828-0332 ,2056416-0314

فہرست

پیش لفظ 6

چل میرے خامہ بسم اللہ 8

تاثرات 8

سوانح حضرت آدم علیہ السلام 9

ذکر حضرت آدم علیہ السلام قرآن میں 11

سوانح حیات حضرت ادریس علیہ السلام 17

حضرت حضرت نوح علیہ السلام 20

سام بن نوح علیہ السلام کا عہد 22

سالح بن ارفخشند کا عہد 22

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر قرآن میں 23

حیات حضرت ہود علیہ السلام 31

حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر قرآن میں 34

حضرت صالح علیہ السلام 39

ایک سوال 40
سوانح حیات حضرت ابراہیم علیہ السلام 47
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 52
سوانح حیات حضرت لوط علیہ السلام 66
حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 67
حضرت اسماعیل علیہ السلام 73
حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 74
حضرت اسحاق علیہ السلام 76
حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 76
حضرت یعقوب علیہ السلام 79
حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 80
حضرت یوسف علیہ السلام 85
حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 88
سوانح حیات حضرت ایوب علیہ السلام 97
سوانح حضرت شعیب علیہ السلام 100
حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 102
سوانح حضرت موسیٰ علیہ السلام 107
حضرت ہارون علیہ السلام 111

موسیٰ وہارون علیہما السلام کا ذکر قرآن مجید میں 112
آسیہ زن فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام 157
قارون کا واقعہ 157
بلعم باعور کا واقعہ 160
حضرت خضر علیہ السلام 161
حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کی ملاقات 163
حیات حضرت ذوالقرنین علیہ السلام 165
حیات یوشع بن نون علیہ السلام 167
سوانح حیات حضرت کالب بن یوحنا علیہ السلام 170
حیات حضرت الیاس علیہ السلام 172
حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 174
حضرت ذوالکفل علیہ السلام 176
حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 176
سوانح حیات حضرت شموئل علیہ السلام 178
حضرت شموئیل وطالوت اور جالوت کا ذکر قرآن حکیم میں 179
حیات حضرت عزیز علیہ السلام 182
حیات حضرت عزیز علیہ السلام 183
سوانح حیات حضرت داودؑ علیہ السلام 185

حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 186

حیات حضرت سلیمان علیہ السلام 191

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 194

سوانح حیات حکیم لقمان علیہ السلام 201

حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 202

سوانح حیات حضرت یونس علیہ السلام 204

حضرت شمعون علیہ السلام 209

سوانح حیات حضرت زکریا علیہ السلام 211

حضرت زکریا علیہ السلامکا ذکر قرآن مجید میں 212

حضرت ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم میں 214

حیات حضرت حزقیل علیہ السلام 216

حضرت حزقیل علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 217

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 219

سوانح حیات حضرت یحییٰ علیہ السلام 221

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں 222

حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن مجید میں 225

سوانح حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام 231

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں 234

قوم تبع 246
اصحاب الفیل 247
قرآن سے متعلق معلومات 248
سورتوں سے متعلق بعض اصطلاحات اور ان کی وضاحت 253

پیش لفظ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو مختلف ادوار میں زمان و مکان کے مطابق مخاطب کیا اور ہر دور میں نئے انداز سے مخاطب کیا نیز ان کے بارے میں جن باتوں کا اظہار کیا گیا ہے وہ پورے قرآن میں جگہ جگہ مختلف سورتوں میں موجود ہے جس کو یکجا کرکے اس کتاب کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّو شرف

اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کا شوق ایک زمانہ سے دل میں لئے بیٹھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ موقع اس وقت بہم پہنچایا جب میں مئی ۲۰۰۰ء میں نئی زندگی لے کر سینٹ جار جس ہسپتال سے گھر واپس آیا۔ حالت یہ تھی کہ میں خود اپنا کام آپ کرنے کے لائق بھی نہ تھا ایسی صورت میں کتابوں نے مجھے سہارا دیا میرا شوق عود کرآیا یہ شوق میرے زمانۂ نابالغی سے تھا جب میرے والد مرحوم محمد عسکری حسین ہر روز نماز شب کو نماز صبح سے منسلک کرکے پڑھتے اور نماز صبح سے فارغ ہو کر آواز دیتے باقر اٹھو نماز صبح کا وقت ہو گیا۔ عموماً ان کی تیسری آواز پر پلنگ چھوڑ دیتا، نماز سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن پاک شروع کرتا، کیونکہ والد کا حکم تھا طلوع آفتاب سے قبل سونا نحوسیت ہے۔ ادھر میں تلاوت شروع کرتا ادھر والد صاحب کی آواز آتی بیٹا زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کچھ پڑھو سمجھ کر پڑھنا۔ چنانچہ ترجمہ پڑھتا۔ اس دوران عبد و معبود کی جو گفتگو ہوتی وہ ایک جملہ پر ختم ہو جاتی اور میری تشنگی بڑھ جاتی کہ اس کے بعد معبود کیا کہنے والا ہے

یہ جستجو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئی لیکن غم دوراں و غم جاناں کے دھندوں میں سب کچھ گم ہو گیا یہ

موقع اللہ تعالیٰ نے عجیب انداز میں دیا (یعنی ۲۰۰۰ء کی بیماری کے بعد) چونکہ اب میں دنیا کے کاموں سے آزاد ہونے (ریٹائر منٹ) کے بعد پہلی بار قلم اٹھایا اور آج یہ کتاب کی صورت میں آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ کتاب کمپوزنگ کے کے چکروں میں قریب تین سال سے ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع اس وقت فراہم کیا جب محترم ساجد رضا حیدری صاحب لندن تشریف لائے اور انہوں نے اپنی مطبوعات پیش کیں۔ تو میری آنکھیں کھل گئیں۔ میں اپنا مسودہ لے کر ان کے گھر کراچی پہنچ گیا۔ نہ صرف انہوں نے خوب خاطر تواضع کی بلکہ اس کتاب کی تکمیل کی ذمہ داری بھی اپنے سر لے لی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

اس کتاب کے مسودہ کی تیاری کے دوران میرے انتہائی بزرگ محترم عالم دین جناب سید شمیم رضوی صاحب S.I.Education کے سربراہ نے اپنے قیمتی مشوروں سے سرفراز کیا۔ اس کے علاوہ ہمارے کرم فرما مولانا محمد حسین معروفی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے مستفیض کیا۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ شروع سے آخر تک مولانا فرمان علی صاحب قبلہ کے قرآن مجید سے نہ صرف معنی بلکہ ان کے حاشیہ سرائی سے بھی میں نے مکمل استفادہ کیا۔ جس کے لئے ان کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ تاریخی واقعات اور حالات کو میں نے قبلہ نجم الحسن کراروی صاحب کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے میں ان سب حضرات کا شکر گزار ہوں جن کی بدولت یہ کتاب آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خصوصاً ساجد رضا حیدری صاحب کا۔

آخر میں یہ عرض کر دوں کہ اس میں میں نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور

دور اسلام کے واقعات کے لئے دوسری جلد کا انتظام کیا ہے جو اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو جلد ہی آپ تک پہنچ جائے گی اس کے علاوہ اور کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

قارئین سے التماس ہے کہ میرے والد محمد عسکری حسین کے ایصال ثواب کے لئے ایک سورہ فاتحہ کی تلاوت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ملتمس دعا

محمد باقر حسن (لکھنوی)

لندن

* شکر پروردگار کا اور ان دوست احباب اور اپنے پیاروں کا جن کی دعاؤں نے مجھے نئی زندگی بخشی۔

چل میرے خامہ بسم اللہ

وہ دیارِ لطافت و نزہت جسے لکھنؤ کہتے ہیں اگرچہ اب کسی حد تک اپنی گذشتہ شادیاں امتدادِ زمانہ کے ہاتھوں کھو چکا ہے تاہم ایک شے جس کو ذوقِ سلیم کہتے ہیں اس کی فراوانی متحیّر کن ہے اسی فضائے دلنواز اور آغوشِ لطافت بار میں محترم و معظم جناب محمد باقر حسن صاحب ابن محمد عسکری صاحب اعلی اللہ مقامہ نے آنکھیں کھولیں سچ ہے جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے۔

محترم جناب باقر حسن لکھنوی صاحب کی تصنیف "انبیاء اور قرآن" میرے پیش نظر ہے اس کتاب کے لفظ لفظ نہیں بلکہ حرف حرف کو پڑھا اور طرح طرح سے مستفید ہوا اس موقر کتاب کے تاثرات قرطاس پر منتقل کرنا کارِ دارد۔ تاہم بے ربط سے جملے سپردِ قرطاس کر رہا ہوں۔

کتاب ندرتوں سے بھرپور ہے گنانا تحصیل حاصل ہے قاری خود چونک چونک پڑھے گا شنیدہ کہ بود مانند دیدہ۔

ویسے تو قصص الانبیاء کے موضوع پر مختلف رُخ سے ڈھیر ساری کتب کے مطالعہ کا موقع ملا لیکن یہ پہلی کتاب نظر سے گذری جس میں ہر نبی کی سوانح حیات میں متعلقہ تمام آیاتِ قرآنی مع ترجمہ جزوِ تصنیف بنایا گیا۔ جو یقیناً قاری کے لئے علم کا ذخیرہ اور ذاکرین و خطباء کرام کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔

مجھے واثق امید ہے کہ یہ تصنیف بفضلِ محمد و آل محمد علیہم السلام شہرتِ عام اور بقائے دوام کی حامل رہے گی۔

ایک بات کا انکشاف کرنا چاہتا ہوں کہ دورانِ مطالعہ میں نے بار بار محسوس کیا کہ اس کتاب کی طباعت

شیطان پر بہت ہی گراں ہے یہ زندگی میں پہلا موقع ہے کہ کسی کتاب کے سلسلہ میں شیطان کی ریشہ دوانیوں کو دیکھا اور بہت ہی دیکھا خالق سے دست بدعا ہو کہ اپنے حفظ و امان میں اس مقالہ کو منصۂ شہود پر لائے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ پروردگار محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقہ میں صاحبِ تصنیف کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

احقر العباد

رفیق رضوی

سربراہ ادارہ محسن ادب

تاثرات

سید علی رضا رضوی

(لندن)

قرآن کریم میں مطلب کو سمجھانے کیلیۓ یا کسی پیغام کو پہنچانے کے لئے حضرت احدیت نے قصوں اور واقعات کو ذریعہ بنایا ہے۔ انسان کی فطرت میں کہانی سننا اور اچھی کہانی سے سبق حاصل کرنا پایا جاتا ہے۔ اسی لئے بچوں کو کہانی سنا کر سلایا بھی جاتا ہے۔ خود قرآن مجید ہی میں آیا ہے:

"فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ" (سورہ اعراف...۱۷۶)

پس آپ ان قصوں کوق بیان کریں تا کہ یہ لوگ غور کریں۔

دوسرے مقام پر یہ بھی آیا ہے کہ ہم نے آپ کو گذشتہ واقعات کی خبر دی ہے۔ (سورہ طٰہٰ...۹۹)

یوں تو تاریخ کی اور قصص قرآنی کی کتابیں کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن ہر دور میں مسلمانوں میں اس پر کام ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ تحقیق کا دروازہ کھلا ہے اور اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے معارف وعلوم سے کس حد تک لگاؤ ہے۔ بعض علماء کو تو یہ بھی نظریہ ہے کہ ہر دو سال میں ایک نئی تفسیر ع قرآن منظر عام پر آنی چاہیۓ۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں کا مطالعہ ہم سب کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے بھی کہ

ہمیں احساس ہو کہ انھوں نے دین کو لوگوں تک پہنچانے میں کتنی زحمتیں اٹھائی ہیں، اور اس لئے بھی تاکہ ہم ان کی زندگیوں سے سبق حاصل کر سکیں۔

قرآن مجید سے زیادہ موزوں کتاب انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کو سمجھنے کے لئے نہیں ہو سکتی۔ البتہ قرآن مقصد تاریخ بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے سبق دلانا ہے۔

قرآن "قطعی الصدور" اور "ظنی الدلالۃ" بخلاف حدیث جو "ظنی الصدور" اور "قطعی الدلالۃ" ہے۔ قرآن کے ہر ہر حرف کا خدا کی ذات سے صادر ہونا قطعی ہے جب کہ اس کے الفاظ کا دلالت کرنا ظنی یا گمانی ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے اہلبیت علیہم السلام کی ضرورت ہے۔ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک سوم قرآن کوئی بھی عربی سمجھنے والا پڑھ کر سمجھ سکتا ہے، ایک سوم علمی تحقیق کرنے والا سمجھ سکتا ہے اور بقیہ ایک تہائی کے لئے لوگ اہلبیت علیہم السلام کے محتاج ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا قرآن مجید میں تذکرہ اس ذات اقدس نے کیا ہے جو ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے۔ قرآن کے پڑھنے سے انسان کو اشخاص کی صحیح معرفت ہوتی ہے ہے مثلاً کون بندگی کرتا تھا اور کون دکھلاوا! کس نے مخلص قربانی دی اور کس نے قربانی کے ذریعہ رضایت الٰہی حاصل کی!!

الغرض قرآن حکیم انسان کے لئے حقائق پیش کرتا ہے اور اسرار و رموز کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

کتاب ھٰذا "انبیائِ قرآن" تألیف مجاہد باقر حسن صاحب دامت برکاتہ، اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو موصوف نے فارغ اوقات سے استفادہ کرتے ہوئے زیورِ تحریر سے آراستہ فرمائی ہے۔ کتاب کی زبان شُستہ و متین ہے اور رَوِش آیاتِ قرآنی کو موضوعی انداز سے قاری تک پہنچانا ہے۔ مؤلف نے کتاب کا نام "انبیاء اور قرآن" رکھا تھا اور بعض خیر خواہ حضرات نے "قصصِ قرآن" تجویز فرمایا تھا۔ ناچیز نے

"انبیائِ قرآن" کا مشورہ دیا جو انہیں پسند آیا اور اس کتاب کا نام قرار پایا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اِغْتَنِمِ الْفُرَص"

فرست کے اوقات کو غنیمت جانو۔

واقعاً اگر ہم فرست کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں تو کیا کچھ کر ڈالیں۔ لیکن افسوس! ایسا کم ہوتا ہے۔ مؤلف نے اپنے فارغ اوقات کو غنیمت سمجھا اور کتاب لکھ ڈالی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ بخشے اور اس دن کے لئے توشہ قرار دے جس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد۔ (آمین ثم آمین)

سوانح حضرت آدم علیہ السلام

تفسیر بحر المواج میں ہے کہ ابلیس حجت سقیم اور قیاس عقیم کی وجہ سے خطائے عظیم کا مرتکب ہو کر راندۂ بارگاہِ رب العزت ہوا اور شیطان بن گیا۔ خداوند عالم نے سب سے پہلے اسے اپنی رحمت سے دور کیا اور اپنی عنایات سے محروم کیا۔ شیطان جب رحمت خدا سے مطلّقاً مایوس ہو گیا اور وقت معلوم تک کی زندگی کی نوید سن چکا تو بولا: خدایا! میرے ساتھ جو ہوا وہ اس آدمؑ کی وجہ سے ہوا اب میں جو بن پڑے گا اس کے ساتھ کروں گا۔ تیرے مخلص بندوں کے سوا سب کو بہکا دوں گا اور صراط مستقیم سے ہٹا دوں گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ میں انسان کو عقل سے مزّین کر دوں گا اس کے بعد جو بھی تیری پیروی کریگا تو ان سے جہنم کو بھر دوں گا۔ قرآن مجید میں بنی آدم کے لئے زبردست تنبیہ ہے اور بتا دیا گیا ہے کہ شیطان سے ہوشیار رہنا۔

کثیر موٴرخین نے تحریر کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا لقب خلیفۃ اللہ اور صفی اللہ تھا اور کنیت ابو البشر اور ابو محمد تھی۔ آپ کے قدو قامت کے بارے علّامہ مجلسیؒ کی ایک روایت ہے کہ ساٹھ ہاتھ یعنی تیس گز تھا اور جناب حوا علیہا السلام کا قد پینتیس ہاتھ یعنی ساڑھے سترّہ گز تھا۔ اور بروایت طبری ساٹھ گز تھا۔ دنیا میں مقام عرفات پر جب حضرت آدم و حوّا علیہا السلام کی ملاقات ہوئی تو پہلے جو اولاد پیدا ہوئی اس کا نام قابیل رکھا گیا اور پھر پانچ سال بعد ہابیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ ناسخ التاریخ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ایک لڑکی بھی تھی جس کا نام "عناق" تھا۔ اس کی شادی ایک جن (دیو) سے ہوئی تھی۔ بروایت امام ثعلبی قابیل کی شادی ایک جنیہ کے ساتھ ہوئی جس کا نام "عمار" تھا۔ خداوند عالم نے

اس کوانسان کی صورت میں بھیجا تھا جبکہ حضرت ہابیل علیہ السلام کی شادی ایک حوریہ سے ہوئی جس کا نام "نزلہ" تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حکم خدا سے ہابیل علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا جس سے قابیل کا دل آتشِ حسد سے بھڑک اٹھا اور آدم علیہ السلام پر ناانصافی کا الزام لگایا اور سوال کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: یہ فیصلہ میرا نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ (قصص الانبیاء مؤلف جزائری صفحہ ٦٧)

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: تم دونوں خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کرو جس کی قربانی بارگاہِ خدا میں منظور ہو جائے گی وہی افضل قرار پائے گا۔

دونوں نے اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھدی، آگ کا ایک شعلہ آیا اور ہابیل علیہ السلام کی قربانی کو چٹ کر گیا اور قابیل کی قربانی ویسی کی ویسی پڑی رہی۔ یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت کا تھا جو بروایت ثعلبی عہد بنی اسرائیل تک برقرار رہا۔

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام حج بیت اللہ کو روانہ ہو گئے۔ ادھر شیطان نے قابیل کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو ہابیل علیہ السلام سے کمتر ہے لہٰذا ہابیل علیہ السلام کو موقع ملتے ہی اس کے سر پر پتھر مار کر ہلاک کر دیا اور اس کی لاش کو چھپانے کی سعی کرتا رہا اور اسے اپنی پشت پر لادے لادے ایک سال یا ایک ماہ تک پھرتا رہا۔ تو خداوند عالم نے اپنا کرم فرمایا اس نے دو کوؤں کو قابیل کے سامنے بھیجا وہ آپس میں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار دیا اور جو زندہ رہا اس نے زمین میں ایک گڑھا کھود کر مردہ کو دفن کر دیا۔ قابیل کو یہ دیکھ کر اپنے اوپر افسوس ہوا کہ میں کوّے جیسا بھی نہیں اور اس طرح اس نے ہابیل علیہ السلام کو دفن کر دیا۔ یہ دنیا میں پہلی میّت تھی اور پہلا دفن تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے آنے کے بعد قابیل سے پوچھا کہ ہابیل علیہ السلام کہاں ہے؟
قابیل نے کہا: کہ آپ مجھے اس پر نگراں تو کر کے نہیں گئے تھے پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں اور پھر مواخذہ اور سزا کے خوف سے ترکِ وطن کر کے عدن بھاگ گیا۔
ایک روایت یہ بھی ہے کہ واپس آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل سے ہابیل علیہ السلام کی قتل گاہ پر لے جانے کے لئے کہا اور جب وہاں گئے اور قتل گاہ پر کسی قسم کے خون کا نام و نشان نہ دیکھا تو زمین پر خون پی جانے کی وجہ سے نفرین کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس دن کے بعد سے زمین نے خون پینا بند کر دیا۔ خون خشک ہو کر زمین کے اوپر ہی پڑا رہتا ہے زمین اسے اپنے اندر جذب نہیں کرتی۔
ہابیل علیہ السلام کے قتل کے چند دنوں بعد ان کی بیوی کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس کا نام بھی ہابیل ہی رکھا جو ہابیل ثانی کے نام سے معروف ہے۔
ایک روایت ہے کہ قتل ہابیل علیہ السلام کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے سو سال تک حضرت حوا علیہا السلام سے مقاربت نہ کی۔ چونکہ نورِ محمدی کو حضرت آدم علیہ السلامسے منتقل ہو کر جناب عبدالمطلب تک آنا تھا لہٰذا آپ نے مقاربت کی اور حضرت شیث علیہ السلامپیدا ہوئے۔ (تاریخ خمیس جلد اول صفحہ ۱۹ مطبع مصر ۱۳۰۲ھ)

حضرت شیث علیہ السلام کے بعد ایک اور فرزند کی ولادت ہوئی ان کا نام حضرت آدم علیہ السلام نے یافث رکھا۔ ان دونوں کی شادی حوروں سے ہوئی حضرت شیث علیہ السلام کی بیوی کا نام ''نزلہ'' اور یافث کی زوجہ کا نام ''منزلہ'' تھا۔
علّامہ مجلسیؒ کی روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلامکے چار اور بیٹے بھی ہوئے تھے اور جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو آپ کی نسل چالیس ہزار افراد تک پہنچ چکی تھی۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ساٹھ صحیفے نازل ہوئے ایک روایت کے لحاظ سے بیس صحیفے دوسری روایت سے ۲۴ صحیفے۔ طبری کے مطابق پچاس حضرت آدم علیہ السلام پر، تیس شیث علیہ السلام اور نوح علیہ السلام پر، بیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور دیگر انبیاء پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ طبری میں مرقوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر حروف تہجی بھی نازل ہوئے۔ عجائب القصص میں ہے کہ حروف تہجی اٹھائیس تھے۔

خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ خود بنا کر اس امر کی بنیاد رکھ دی کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے اور چونکہ اسلام ہمیشہ کے لئے آیا ہے لہٰذا اس کے لئے دائمی قانون وضع کر دیا گیا۔ قرآن مجید کے مطابق خدا ہی جس کو چاہتا ہے چنتا ہے اور منتخب کرتا ہے۔ "ما کان لھم الخیرۃ" انسان کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حکم خدا سے ہابیل علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا، قتل ہابیل علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند ہابیل ثانی جانشین بنے لیکن آدم علیہ السلام کے انتقال سے قبل حکم خدا سے شیث علیہ السلام کو اپنا جانشین بنا دیا اور ساری وصیتیں کر دیں اور اسمِ اعظم بھی عطا کیا اور اس کی تعمیل و تکمیل کر دی۔ (حیات القلوب جلد اول صفحہ ۵۰)

حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے انتقال سے قبل حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ساری اولادوں کو جمع کیا اور شیث علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا:

پانچ باتوں کا ضرور خیال رکھنا۔

ا۔ دنیا سے دل نہ لگانا ورنہ پریشان و شرمندہ ہوگے۔

۲۔ عورت کے کہنے پر نہ چلنا ورنہ میرے جیسا حشر ہوگا۔ (یعنی جنّت چھوڑ کر دنیا میں آنے کی طرف اشارہ ہے)۔
۳۔ جب کچھ کرنے کا ارادہ کرنا تو اس کے انجام پر اچھّی طرح غور کرنا۔
۴۔ جب کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو جاؤ تو نہ کرنے کو ترجیح دینا۔
۵۔ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرنا تو اپنے بزرگوں اور ہمدرد احباب سے ضرور مشورہ کرنا۔
تم میرے بعد میرے جانشین ہو تم تقویٰ کا دامن نہ چھوڑنا اور اپنے دل کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے خالی نہ ہونے دینا۔
مؤرخین کے بیان کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آنے کے بعد نو سو تیس سال بروایت علّامہ جوہری، بروایت طبری ایک ہزار سال اور بروایت جزائری ایک ہزار تیس سال زندہ رہے۔ قبلہ کراروی اسی کو کو مستند مانتے ہیں۔
انتقال کے وقت آپ کی اولادوں کی تعداد چالیس ہزار تھی جو سب کے سب محو گریہ تھے۔
حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد جناب حوّا ایک سال زندہ رہیں پھر پندرہ دن بیمار رہ کر وفات پائی اور حضرت آدم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

ذکر حضرت آدم علیہ السلام قرآن میں

سورہ ص آیت ۷۱ تا ۷۳

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾

میرے پاس تو بس وحی کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں (وہ بحث یہ تھی) کہ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانے والا ہوں تو جب میں اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔

سورہ اعراف آیت ۱۱ تا ۲۵

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ
إِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ؕ
قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا
يَكُوْنُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنْظِرْنِيْٓ إِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِيْ لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ

أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا
مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾
وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ
عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا
مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾
فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا
مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ
الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ
وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا
تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾

اس میں تو شک نہیں کہ ہم نے تمہارے باپ آدمؑ کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شریک نہ ہوا۔ خدا نے شیطان سے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا، کہنے لگا میں اس سے افضل ہوں (کیونکہ) تو نے مجھے آگ ایسے لطیف عنصر سے

پیدا کیا اور اس کو مٹی سے (ایسے کثیف عنصر سے) پیدا کیا۔ (اللہ نے فرمایا:) تجھے غرور ہے تو تو (بہشت سے) نیچے اُتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں رہ کر غرور کرے۔ تو یہاں سے باہر نکل بیشک تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔ کہنے لگا تو مجھے اس دن تک کی مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جِلا کر) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔ فرمایا: (اچھا منظور) تجھے ضرور مہلت دی گئ کہنے لگا کیونکہ تونے میری راہ ماری تو میں بھی تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کو (گمراہ کرنے کے لئے) تاک میں بیٹھوں گا۔ تو سہی پھر ان لوگوں کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے (غرض ہر طرف سے ان پر آپڑوں گا اور ان کو بہکاؤں گا) تو ان میں سے بہتوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔ خدا نے فرمایا: یہاں سے برے حال میں راندہ ہو نکل (دور جا) اور ان لوگوں میں سے جو تیرا کہنا مانیں گے۔ تو میں یقینا تم اور ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا اور آدم سے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بی بی (بہشت) میں رہا سہا کرو اور جہاں سے چاہو کھاؤ پیو مگر اس درخت کے پاس مت جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو دلاسہ دیا تاکہ (نافرمانی) کی وجہ سے ان کی ستر (جو ان کی نظر سے بہشتی لباس سے پوشیدہ تھی کھل گئ) کہنے لگا تمہارے پروردگار نے تم دونوں کو درخت کے پھل کھانے سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ مبادا تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ کے لئے زندہ رہ جاؤ۔ اور ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقینا تمہارا خیر خواہ ہوں غرض دھوکے سے ان دونوں کو کھانے کی طرف مائل کر دیا۔ غرض جونہی اُن دونوں نے اس درخت کے پھل کو چکھا (بہشتی لباس گر گیا) اور سمجھ پیدا ہوئی اور ان پر ان کی شرمگاہ ظاہر ہوئی اور بہشت کے پتے توڑ توڑ کر ڈھانپنے لگے تب ان کے پروردگار نے ان کو آواز دی کیوں میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا۔ اور کیا یہ نہ جتادیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ دونوں عرض کرنے لگے: اے ہمارے پالنے والے! ہم نے

آپ اپنا نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم بالکل گھاٹے میں رہیں گے۔ حکم ہوا تم میاں بیوی شیطان سب کے سب بہشت سے نیچے اُترو۔ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے۔ اور ایک خاص وقت تک ٹھہرنا ہے اور زندگی کا سامان ہے۔ خدا نے یہ بھی فرمایا کہ تم زمین ہی میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں دوبارہ تم کو زندہ کریں گے۔

سورہ اعراف آیت ۱۸۹تا ۱۹۰

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِیَسۡکُنَ اِلَیۡهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِیۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَیۡتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیۡمَاۤ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾

وہ خدا وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص آدمؑ سے پیدا کیا اور اس کی بچی ہوئی مٹی سے اس کا جوڑا بنا ڈالا تاکہ اس کے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے تو بیوی ایک ہلکے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ زیادہ دن سے بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں میاں بیوی اپنے پروردگار سے دعا کرنے لگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں نیک (فرزند) عطا فرمائے تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے پھر جب خدا نے ان کو فرزند عطا فرمایا (کہ جو اولاد خدا نے ان کو عطا کی تھی) لگے اس میں خدا کا شریک بنانے، لیکن خدا کی شان شرک سے بہت اونچی ہے۔

سورہ طٰہٰ آیت ۱۲۰تا ۱۲۸

فَوَسۡوَسَ اِلَیۡهِ الشَّیۡطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الۡخُلۡدِ وَمُلۡکٍ لَّا یَبۡلٰی ﴿۱۲۰﴾

﴿۱۲۰﴾

فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ ۚ وَعَصٰۤى
اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۖ ۝۱۲۱ ﴿۱۲۱﴾
ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ۝۱۲۲ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ
لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ۝۱۲۳
﴿۱۲۳﴾ وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ۝۱۲۴
﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ۝۱۲۵ ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ
اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ۝۱۲۶ ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ
يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى ۝۱۲۷ ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ
اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِىۡ مَسٰكِنِهِمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى
النُّهٰى ۝۱۲۸ ﴿۱۲۸﴾

شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا اے آدمؑ کیا میں تمہیں ہمیشگی کی زندگی کا درخت اور وہ سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتا دوں چنانچہ دونوں میاں بیوی نے اس میں سے کچھ کھایا تو ان کا آگا پیچھا ان پر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے پتّے اپنے آگے پیچھے چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو راہ ثواب سے بے راہ ہو گئے اس کے بعد ان کے پروردگار نے برگزیدہ کیا۔ پھر ان کی توبہ قبول کی اور ان کی ہدایت فرمائی کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اُتر جاؤ۔ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے۔ ہماری آیتیں بھی تو

تمہارے پاس آئی تھیں تو انہیں بھلا بیٹھا اور اس طرح آج تم اس کی پیروی کرنا کیونکہ جو شخص میری ہدایت پر چلے گا۔ نہ تو وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پھنسے گا اور جس شخص نے میری ہدایت سے منہ موڑا تو اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا بنا کرکے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا الہٰی میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ تو نے مجھے آنکھوں والا بنایا تھا۔ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ خدا فرمائے گا: ایسا ہی ہے۔ تو بھلا دیا جائے گا اور جس نے حد سے تجاوز کیا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اس کو ایسا ہی بدلہ دیں گے اور آخرت کا عذاب تو یقینا بہت سخت اور بہت دیر پا ہے۔ تو کیا (اہل مکہ) کو اس خدا نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ پھرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لئے قدرت خدا کی یقینی بہت سی نشانیاں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیت ۶۱، ۶۲

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲

جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس، وہ غرور سے کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹّی سے پیدا کیا اور بولا بھلا دیکھو تو سہی یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی۔ اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے تو میں (دعوے سے کہتا ہوں) قدر قلیل کے سوا اس کی نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔

سورہ حجر آیت ۲۸ تا ۳۰

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۲۸ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۲۹ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۳۰

(اے رسول!) وہ وقت یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا میں ایک آدمی کو خمیر دی ہوئی مٹّی سے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگے پیدا کرنے والا ہوں تو جس وقت میں اس کو ہر طرح سے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا غرض فرشتے تو سب کے سب سر بسجود ہو گئے مگر ابلیس (ملعون) کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہ ہوا۔ اور سجدہ سے انکار کیا۔

سورہ کہف آیت ۵۰

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۵۰

وہ وقت یاد کرو، جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا یہ (ابلیس) جنّات سے تھا وہ اپنے پروردگار کے حکم سے بھاگ نکلا۔ تو لوگو! کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارا قدیمی دشمن ہے۔ ظالموں نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا دوست بنایا۔

سورہ بقرہ آیت ۳۰ تا ۳۹

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ؕ قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ
يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَ يَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مَا
لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۳۰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ
بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۳۱ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ
اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ۳۲ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ
قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا
كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۳۳ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَ
اسۡتَكۡبَرَ وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۳۴ وَ قُلۡنَا يٰٓاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُكَ الۡجَنَّةَ وَ كُلَا
مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا ۖ وَ لَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۳۵ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيۡهِ ۖ وَ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ
لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ حِيۡنٍ ۳۶ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۳۷ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا مِنۡهَا جَمِيۡعًا ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى
فَمَنۡ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۳۸ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۳۹

(اے رسول! اس وقت کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں اپنا ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں تو (فرشتے تعجب سے) کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین

میں فساد اور خونریزیاں کرتے ہیں حالانکہ اگر خلیفہ بنانا ہے تو ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ ہم تیری تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے فرمایا کہ اس میں شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور آدمی کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے آدمؑ کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم اپنے دعوے میں مستحق خلافت ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ سب فرشتوں نے عاجزی سے عرض کی تو (ہر عیب سے) پاک ہے۔ ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔ اس وقت خدا نے آدمؑ کو حکم دیا اے آدمؑ! تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دو۔ پس جب آدمؑ نے (فرشتوں کو ان چیزوں کے نام) بتا دیئے تو خدا نے فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا: کیوں میں نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے چُھپے ہوئے راز کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے تھے (وہ سب جانتا ہوں اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آگیا اور کافر ہو گیا۔ اور ہم نے آدمؑ سے کہا تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں بفراغت کھاؤ پیو۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا نقصان آپ کرو گے۔ تب شیطان نے آدمؑ و حوّاؑ کو دھوکا دے کر وہاں سے ڈگمگایا اور آخر کو ان کو جس عیش اور راحت میں تھے اس سے نکال پھینکا۔ ہم نے کہا: (اے آدمؑ و حوّاؑ) تم زمین پر اُتر پڑو تم میں سے ایک ایک کا دشمن ہو گا اور زمین میں تمہارے لئے ایک خاص وقت (قیامت) تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے (معذرت) کے چند الفاظ سیکھے پس خدا نے ان الفاظ کی برکت سے آدم کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اور جب آدم کو یہ حکم دیا تھا کہ یہاں سے اُتر پڑو (تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو اس کی پیروی کرنا

کیونکہ جو لوگ میری پیروی کریں گے ان پر قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ رنجیدہ ہوں گے اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جُھٹلایا تو وہی جہنمی ہوں گے۔ اور ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہیں گے۔

سورہ آلِ عمران آیت ۳۳

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۳۳

بے شک خدا نے آدمؑ و نوحؑ، خاندان ابراہیمؑ اور خاندان عمرانؑ کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے۔

سورہ حجرات آیت ۱۳

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۱۳

لوگو! ہم نے تو تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو سب سے بڑا پرہیزگار ہو بے شک خدا بڑا واقف کار اور خبردار ہے۔

سوانح حیات حضرت ادریس علیہ السلام

لفظ ادریس علیہ السلام درس وتدریس سے ماخوذ ہے۔ ان کا اصل نام اخنوخ تھا اور شجرہ نسب یہ ہے۔ اخنوخ بن یرد بن مہلائیل ابن قنان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام۔ آپ مقام منیف میں پیدا ہوئے جو مصر کا ایک علاقہ ہے۔ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد بزرگوار کی عمر بروایت ناسخ التواریخ ایک سو ساٹھ سال تھی آپ کی والدہ کا نام بروایت ثعلبی اثوت تھا آپ چونکہ صحف آسمانی کا درس کثرت سے دیا کرتے تھے اور آباؤ اجداد کی شریعت کے احکام بیان کیا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب ادریس علیہ السلام ہو گیا۔

علّامہ مجلسیؒ کا بیان ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کا سینہ بہت چوڑا تھا اور سینے پر بہت بال تھے۔ دُہرے بدن کے آدمی تھے۔ ان کے سر کے بال بہت باریک اور گھنے تھے۔ آہستہ چلتے اور کم بولتے تھے۔ ان کی قیام گاہ مسجد سہلا میں تھی جو کوفہ کے قریب ہی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دس چیزوں میں منفرد فرمایا تھا:

(۱) آپ نبیٔ مرسل تھے۔

(۲) آپ پر تیس صحیفے نازل ہوئے

(۳) علم نجوم سے بہرہ ور فرمایا

(۴) آپ پہلے شخص ہیں جس نے قلم سے لکھنے کی ابتداء کی

(۵) کپڑے سینا انہوں نے ایجاد کیا

(٦) جنگ کا اسلحہ انہوں نے ایجاد کیا

(۷) جہاد کی بنیاد انہوں نے قائم کی

(۸) کفار اور ان کی اولاد کو گرفتار کرنے کی بنیاد آپ نے ڈالی

(۹) لباس سی کر پہننا آپ نے ایجاد کیا

(۱۰) خدا نے سب سے پہلے زندہ آسمان پر اُٹھایا۔

اس کے علاوہ آپ نے دنیا میں سو شہر آباد کئے۔ کشف الغمہ میں ہے کہ آپ کو ۷۲ زبانیں معلوم تھیں اور آپ ہر زبان میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔

آپ ہی نے آفتاب کو برجوں میں منتقل ہونے کی بابت فرمایا اور رویت ہلال کی طرف رہبری کی۔

ستاروں کے برج شرف میں آنے کے متعلق بتایا، برجوں کے نام رکھے اور نجوم کی اصطلاحیں قائم کیں۔

سیار ثوابت اوج و حقیق، تثلیث و تربیع و تدلیس کی وضاحت کی۔

بروایت اخوان الصفا وہ تیس سال تک حصول معلومات کے لئے آسمان کے گرد زحل کے ساتھ چکر لگاتے رہے ہیں۔

روضۃ الصفا میں ہے کہ انبیاء کی تعداد اپنے علم کے ذریعہ سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے بتائی تھی
۔

اولاد قابیل میں ایک شخص "نویال" نامی نے لہو دلعب کے آلات کی تعمیر و تشکیل میں مہارت رکھتا تھا۔ اسی کو شیطان نے انگور سے شراب بنانے کی ترکیب بتائی اور شراب خوری زور پکڑ گئی اور سو سال کے اندر ہی سب شراب خور اور زناکار بن گئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کے واسطے مبعوث فرمایا۔

جیسا کہ قارئین آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ایک سو شہر آباد کئے آپ کے ان تعمیری کاموں میں اہرام مصر کی تعمیر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

موّرخ کاشانی تحریر فرماتے میں کہ حضرت ادریس علیہ السلام کو علم نبوت اور کتب آباؤ اجداد سے یہ معلوم تھا کہ عہد نوحؑ میں ایسا عظیم طوفان آئے گا کہ ساری دنیا غرق ہو جائے گی اور کوئی چیز زمین پر محفوظ نہ رہے گی۔ اس بناء پر انھوں نے ذخائر علم و حکمت اور خزانہ طب و ہیئت کو بچانے کے لئے اہرام کی تعمیر کرائی۔

یہاں یہ وضاحت کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ یہ اہرام صرف چھ ماہ میں تیار ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا تھا:

"اس شخص نے کہدو جو اسے گرانا چاہتا ہو کہ وہ اسے چھ سال میں بھی گرا نہیں سکتا حالانکہ میں نے اسے چھ ماہ میں بنایا ہے جبکہ گرانا بنانے سے زیادہ آسان ہے"۔

اہرام کی قدامت کے متعلق کہا گیا ہے کہ "یہ اہرام اس وقت بنائے گئے تھے (نسر گدھ) طائر.برج سرطان میں تھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس بنیاد کو ابتدائے اسلام سے بارہ ہزار سال ہو چکے تھے (ناسخ التواریخ ج ۸۶ و تحقیق طہرانی نمبر ۵ طبع ایران)۔

اہرام کی تعمیر کا مقصد قبور احباب کو ناپید ہونے سے بچانا تھا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر جب ۶۵ سال ہوئی تو ان کے یہاں ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے متوشلخ رکھا۔ متوشلخ کی والدہ کا نام "بردخام" تھا۔ اور نور محمدی ﷺ ان کے صلب میں منتقل ہوا۔

وعظ و نصائح کے سلسلہ میں آپ سے پوچھا گیا تو علاوہ اور باتوں کے فرمایا:

تین چیزوں میں نیکیاں ہیں:

(ا) جب غصہ آئے تو حلم و بردباری سے کام لے

(۲) تنگدستی کے وقت کرم گستری اور بخشش کرے

(۳) جب کوئی قبضہ میں آئے تو اسے بخش دے اور رحم سے کام لے۔

پھر فرمایا: عاقل وہ ہے جو تین گروہوں کی توہین نہ کرے

(۱) بادشاہ (۲) علماء (۳) احباب۔

جب حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر کافی گزر چکی اور آسمان پر جانے کا وقت آیا تو آپ نے اپنے فرزند کو (متوشلخ جس کے لفظی معنی ہیں متشرع کے ہیں) اپنا جانشین اور ولی بنایا اور ان کو ہدایت کی کہ خلوصِ دل کے ساتھ عبادت کریں۔ (تاریخ یعقوبی)

آپ کی عمر کے متعلق کافی اختلاف ہے لیکن علّامہ مجلسیؒ نے آپ کی عمر ۳۰۰ سال تحریر فرمائی ہے۔ جو کرار دی صاحب کے نزدیک صحیح ہے۔

جب متوشلخ کی عمر ۱۲۷ سال ہوئی تو آپ نے ''عربا'' عورت سے نکاح کیا جس سے لمک پیدا ہوئے۔ متوشلخ کی کافی اولادیں تھیں آخر میں نوح علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہی آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ حضرت لمک سے ۱۸۲ سال کی عمر میں حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر قرآن میں

سورہ انبیاء آیت نمبر 86/85

"وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِدۡرِیۡسَ وَ ذَا الۡکِفۡلِ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ ۚ وَ اَدۡخَلۡنٰہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ"

(اے رسول) اسمٰعیلؑ، ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کے واقعات یاد کرو کہ یہ سب صابر بندے تھے۔ اور ہم نے ان سب کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل کرلیا۔

سورہ مریم آیت نمبر 57/56

"وَ اذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ٭ۙ وَّ رَفَعۡنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا"

(اے رسول) قرآن میں ادریسؑ کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچّے (بندے اور) نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو بہت اونچی جگہ بہشت میں بلند کرکے پہنچادیا۔

حضرت ادریس کا شجرہ نسب

حضرت ادریس علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا تھے۔ آپ پر بکثرت صحیفے نازل ہوئے آپ بجا فنِ کتابت، علم نجوم، حساب ہیئت، فن احیاء

طب، ترازو و پیمانہ اور اوزار کے موجد ہیں۔

آپ کو توریت میں اخنوح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اس قدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ ملک الموت بااجازت آپ کی زیارت کو آئے۔ تو آپ نے فرمایا میری روح قبض کرو تاکہ اس کی تلخی معلوم ہو۔

پھر آپ نے فرمایا: مجھ کو آسمانوں پر لے چلو دوزخ اور جنّت کی سیر کراؤ۔ جب سیر کر چکے تو ملک الموت نے کہا چلئے میں آپ کو زمین پر پہنچا دوں اس پر حکم خدا ہوا: اے ملک الموت ! انہیں اب یہیں رہنے دو۔ کیونکہ دنیا کی موت کی سختی اٹھا چکے اور دوزخ سے گذر چکے۔

حضرت حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام مختلف زبانوں اور کتابوں میں کئی ناموں سے منسوب ہیں لیکن امام رضا علیہ السلام آپ کا نا ''سکن'' بتاتے ہیں۔ آپ کا لقب ''شیخ الانبیاء، شیخ مرسلین، اور نجی اللہ'' تھا۔ آپ پہلے نبی میں جن کو ''ادلوالعزم'' ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ مؤرخین نے نوح علیہ السلام نام موسوم ہونے کی تین وجہ بتائیں ہیں۔ جس میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کشتی میں لانے کی سعی کی اور کامیابی نہ ہوئی اور ان کے سامنے ان کا بیٹا ڈوب گیا تو آپ روئے اس لئے آپ کو نوح (رونے والا) کہا جاتا ہے۔ صاحب روضتہ الصفاء نے اس قول کو اختیار کیا۔

علّامہ مجلسی بحوالہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر پانچ سو سال تک گریہ کیا اس وجہ سے ان کا نام نوح قرار پایا۔ خداوند عالم نے بھی انہیں لفظ نوح سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت کا رنگ گندمی سر بڑا، آنکھیں بڑی، ڈاڑھی گھنی اور لمبی تھی۔ اور بلند قامت تھے۔ آپ کو فہ ں میں رہتے تھے اور نجاری کا پیشہ کرتے تھے۔ آپ بالوں کا لباس پہنتے تھے اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ اور گھاس پات پر گزراوقات تھی۔ آپ اولاد قابیل پر مبعوث ہوئے اور ساری عمر تبلیغ کرتے رہے لیکن ۸۰ لوگوں سے زیادہ نے اثر قبول نہ کیا۔ جبکہ 950 سال انہوں نے تبلیغ کی آپ پر کوئی صحیفہ نازل نہیں ہوا۔ بلکہ سابقہ صحیفہ پر عمل پیرا رہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت کے مطابق آپ 850 سال کی عمر میں مبعوث بہ رسالت

ہوئے۔

آپ کی عمر کا ایک طویل وقت گزر گیا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت نوح علیہ السلام سے گفت و شنید ہوئی۔ اس کے بعد تبلیغ کے ارادے سے آبادی میں پہنچے، دیکھا۔ ستر ہزار آدمی عید کے سلسلہ میں جمع ہیں۔آپ نے بلند آواز سے فرمایا "لا الٰہ الا اللہ" اور اسی کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اپنی نبوت کا حوالہ دے کر اپنی بات منوانے کی سعی کی۔ سرکشوں پر یہ سنکر بہت ہیبت طاری ہوئی سب لرزا بر اندم ہوئے اور آتشکدے سرد ہو گئے۔

آپ کا خطاب سن کر عمورہ بنت عمران فوراً ایمان لے آئی جبکہ اس کے باپ نے اس کو کافی منع کیا اور اس کو ایک کمرہ میں بند کرکے آب و دانہ بند کر دیا یہاں تک کہ ایک سال تک اسی قید خانہ میں گزر گیا ایک سال بعد کھولا تو دیکھا پیشانی سے نور چمک رہا ہے اور نہایت اچھّی حالت میں ہے۔ لوگوں کو سخت تعجب ہوا ۔لوگوں نے احوال دریافت کیا کہ تو کیسے اس طرح زندہ رہی؟

اس نے بتایا کہ میں جب بھوک سے مرنے لگی تو میں نے نوح علیہ السلام کے پروردگار سے درخواست کی مجھے آب و دانہ عنایت کر تو نوح علیہ السلام بہ اعجاز خود کھانا لے کر آتے اور مجھے کھلا کر چلے جاتے۔

اس کے بعد نوح علیہ السلام کی شادی عمورا سے ہو گئی۔ جن سے سام پیدا ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ دوسری بیوی کافرہ تھی۔ جس سے حام، اسام اور کنعان پیدا ہوئے جناب سام طوفان نوح سے ۹۸ سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام میں دس ایسی خصوصیات تھیں جو آپ میں منفرد تھیں:

(۱) پہلے اولوالعزم پیغمبر تھے۔

(۲) طوفان نوح علیہ السلام میں فرزندان آدم ختم ہوگئے۔ سوائے آپ کی تین اولادوں کے۔ جس سے ساری نسل آگے بڑھی اس لئے آپ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

(۳) وہ تمام اہل زمین پر مبعوث ہوئے تھے۔

(۴) پہلے نبی تھے جن کو ساری مخلوق کے کافر ہونے کا صدمہ تھا۔

(۵) پہلے نبی تھے جن کی بد دعا سے ساری امت ہلاک ہو گئی۔

(۶) پہلے نبی ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے زمین پر برآمد ہوں گے اور مبعوث ہوں گے۔

(۷) تمام انبیاء میں سب سے زیادہ عمر پائی۔

(۸) باوجود طول عمر ہونے کے اعضاء میں پیری کے آثار پیدا نہیں ہوئے اور نہ بال سفید ہوئے۔

(۹) عبادتِ الٰہی تبلیغ کے باوجود شب و روز سات سو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

(۱۰) تبلیغ کے سلسلے میں اذیت کے باوجود دل تنگ نہ ہوتے اور استقلال کے ساتھ لا الله الا الله کہتے جاتے تھے۔

مؤرّخین کا کہنا ہے کہ بعثت کے بعد تبلیغ دین میں مصروف رہتے اور گھر گھر جا کر ”قالو لا الله الا الله“ کا سبق دیا کرتے۔ لوگ آپ کو دیوانہ کہتے اور پتھروں کی بارش کرتے یہاں تک کہ آپ پتھروں میں چھپ جاتے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے اور آپ کو صحت مند کرتے اور آپ پھر سے تبلیغ شروع کر دیتے آخر کار بارگاہِ خداوندی میں عرض کی یا اللہ یا تو توانہیں ہدایت کر یا مجھے صبر عطا فرما۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اسی دعا پر خداوند عالم نے فرمایا اے نوح! یہ ایسے لوگ ہیں جن کی نسل میں مسلمان کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ اب اس رد عمل میں جو کہنا چاہتے ہو کہو میں سنوں گا، یہ سن کر ہاتھ بلند کئے اور کہا خدایا ان کافروں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ ایک طوفان آب رونما کر دے کہ یہ سب ہلاک ہو جائیں نہ یہ مسلمان ہوتے ہیں اور نہ کسی کو مسلمان ہونے دیتے ہیں۔

خالق عالم نے آپ کی دعا قبول کی۔ حکم دیا کہ تم خرمے کے درخت لگاؤ یہاں تک کہ چالیس سال گزرنے کے بعد درخت تیار ہوگئے اس دوران تبلیغ کرتے رہے اور طوفان سے آگاہ کرتے رہے اور درختوں کو کاٹ کر ایک ہزار تختے تیار کئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلامکی تعلیم کے مطابق کشتی تیار کرنا شروع کی جب کشتی تیار ہو گئ تو کشتی میں پنجتن پاک کی تختی نصب کی جو اس عہد تحقیق اور تجسس میں برآمد ہو چکی ہے جس کی تفصیل کتاب ''ایلیا'' مطبوعہ پاکستان میں ہے۔

آخر کار طوفان کا آغاز ہوا حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی مقام مسجد کوفہ آہنی تندور پر روٹی پکارہی تھیں کہ تندور سے پانی ابلنا شروع ہوا انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو مطلع کیا۔ آپ نے بڑا پتھر اس کے منہ پر رکھ دیا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی تو حکم خداوندی ہوا اب تم اپنی اولاد اور مومنین کو لے کر کشتی پر سوار ہو جاؤ اور جملہ مخلوق کا ایک ایک جوڑا لے لو۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اس کشتی پر تین طبقے تھے اور نوّے خانے تھے نیچے کے طبقے میں درندوں اور دیگر چوپایوں کو رکھا، درمیانی طبقے میں کھانے پینے کی چیزیں رکھیں اور اوپر انسانوں کو ٹھہرایا۔ چونٹی اور دراج کو بھی پہلے طبقے میں رکھا۔ سب سوار ہوگئے لیکن ان کی دوسری بیوی جس کا نام واغلہ تھا اور اُسی کا بیٹا کنعان کشتی پر سوار نہ ہوئے اور نوح علیہ السلام کے تعمیلِ حکم سے انکار کر دیا۔ کہا آپ میری فکر نہ کریں میں اس بڑے پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ بالآخر وہ غرق ہو گیا۔ کشتیٔ نوح علیہ السلام کوہِ جودی پر ٹھہری۔ حضرت نوح

علیہ السلا مخشکی کاانتظار کرنے کے بعد کشتی سے اُترے اور انہوں نے اس مقام کا نام'' سوق الثمنان'' رکھا۔ کشتی سے اُترنے کے بعد پانچ سو سال تک زندہ رہے ان کی زندگی ہی میں ایک بار سخت وبا پھیلی اور ساری امت مر گئی سوائے حضرت کی اولادوں کے کوئی باقی نہ بچااس کے بعد پھر سے دنیاآباد ہوئی اس لئے آپ کو آدم ثانی کہتے ہیں۔

موٴرخین کا بیان ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری ایّام پر پہنچے توآپ نے اپنے فرزند سام کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اور وصیّت کی کہ شرک اور تکبر سے بچتے رہنا کیونکہ ان دونوں کا ارتکاب کرنے والا کبھی جنّت میں نہ جائے گا ولی عہدی کے وقت جناب سام کی عمر چار سواڑتالیس سال تھی بردایت علّامہ مجلسی جانشینی دس ذالحجہ کو ہوئی۔ کراروی صاحب کے نزدیک انتقال کے وقت آپ کی عمر ۲۵۰۰سال تھی۔

سام بن نوح علیہ السلام کا عہد

جناب سام ان کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے تبلیغ میں مصروف ہوگئے اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے صلب میں دویعت تھا۔آپ کے پہلے بیٹے ارفخشد تھے اس کے بعد آٹھ بیٹے اور عطا ہوئے۔ جناب نے ارفخشد کو اپنا جانشین مقرر کیا۔آپ نے مرجانہ سے شادی کی اور اس سے لائق فائق فرزند عطا ہوا جس کا نام انہوں نے "شالخ" رکھا۔ایک روایت میں ہے کہ جناب ارفخشند پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے طوفان نوح کے بعد علم افلاک کی از سر نو تدوین اور اس کا اختراع کیا۔

سالخ بن ارفخشند کا عہد

آپ رشد و ہدایت کے سلسلہ کو آگے بڑھاتے رہے۔ یہاں تک بروایت یعقوبی جب آپ کی عمر ایک سو تیس سال ہوئی تو خدا نے کعبہ بنت عویلم ابن سام کے بطن سے ایک فرزند عطا کیا جس کا نام انہوں نے عابر رکھا جو بعد میں ہود کے نام سے موسوم ہوئے اور نبی خدا کی حیثیت سے مشہور ہوئے حضرت شالخ نے ۴۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر قرآن میں

سورہ نجم آیت 52

"وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى"

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس نے پہلے قوم عاد کو ہلاک کیا اور پھر ثمود کو غرض کسی کو نہ چھوڑا اور (اسکے پہلے) نوح کی قوم کو بے شک یہ بڑے ظالم لوگ تھے۔

سورہ قمر آیت نمبر 16/9

"كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۹ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ
مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۰ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۱۱ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا
فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۱۲ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۱۳ تَجْرِیْ
بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۱۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۱۵ فَكَیْفَ كَانَ
عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۱۶"

اس سے پہلے نوح کی قوم نے بھی اُن کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اے بار الٰہ! میں ان کے مقابلہ میں کمزور ہوں اب تو ہی ان سے بدلا لے اور ہم نے موسلا دھار پانی کے آسمان سے دروزے کھول دیئے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے جو

ایک کام کے لئے مقدّر ہو چکا تھا دونوں پانی مل کر ایک ہو گئے اور ہم نے ایک کشتی پر جو لکڑی اور کیلوں سے تیار کی گئی تھی سوار کیا اور وہ ہماری نگرانی میں چل رہی تھی۔ یہ اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لئے جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا۔ تو کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے ان کو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا۔

سورہ اعراف آیت نمبر 64/59

"لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥٩ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰكَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ٦٠ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٦١ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٦٢ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٦٣
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ٦٤"

بیشک ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور میں تمہاری نسبت (قیامت کے) بڑے خوفناک دن سے ڈرتا ہوں ان کی قوم کے چند سرداران نے کہا ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہو تو نوح نے کہا: اے میری قوم میں گمراہ نہیں بلکہ میں تو پروردگار کی طرف سے رسول ہوں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیتا ہوں اور تمہارے لئے خیر خواہی کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں

جانتا ہوں تم نہیں جانتے کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے تمہارے پاس تمہیں میں ایک مرد آدمی کے ذریعے سے تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) لے کر آیا ہے تاکہ تمہیں عذاب سے ڈرائے اور تم پرہیزگار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اس پر بھی لوگوں نے ان کو جھٹلایا تب ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی پر سوار تھے بچالیا باقی جتنے لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو ڈبو مارا۔ یہ سب کے سب اندھے لوگ تھے۔نوح کی قوم نے جب ہمارے (پیغمبر) کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈبو مارا اور ہم نے ان لوگوں کو عبرت کی نشانی بنادیا اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورہ شعراآیت نمبر 122/105

"كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ١٠٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ١٠٦ إِنِّي
لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ١٠٧ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ١٠٨ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٠٩ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ١١٠ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ
وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ١١١ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ١١٢ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ
رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ١١٣ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ١١٤ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ١١٥ قَالُوا
لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ١١٦ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ١١٧
فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ١١٨ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ١١٩ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ١٢٠ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ١٢١ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ١٢٢"

نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جُھٹلایا تو ان کے بھائی نوح نے کہا تم لوگ خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ۔ میں تمہارا یقینی پیغمبر ہوں تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں اس تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت تو نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس سارے جہان کے پالنے والے خدا پر ہے تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو وہ لوگ بولے جب کمینوں اور مزدوروں نے (لالچ سے) تمہاری پیروی کرلی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں ۔نوح نے کہا: یہ لوگ جو کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر اور کیا غرض ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم اتنی سمجھ رکھتے اور میں تو ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔ میں تو صرف عذاب خدا سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں لوگ کہنے لگے: اے نوح! اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تم ضرور سنگسار کردیئے جاؤگے (آخر) نوح نے عرض کی: پروردگار! میری قوم نے یقینا مجھے جُھٹلایا اب تو میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کردے مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ میں ان کو نجات دے ہم نے نوح اور اس کے ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی باقی لوگوں کو غرق کردیا بے شک اس میں بھی ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور شک نہیں کہ تمہارا پروردگار سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 3

"ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ٣ وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ٤ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ٥"

اولاد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کار ساز نہ بنانا بیشک نوح بڑا شکر گذار بندہ تھا۔

سورہ یونس آیت 71 / 74

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ! اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ۷۱ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۷۲"

(نوح نے کہا) اگر تم نے میری بات نہ مانی اور میری نصیحت سے منہ موڑا تو میں تم سے کچھ مزوری تو مانگی نہ تھی میری مزوری تو صرف خدا ہی پر ہے اس کی طرف سے مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں اس پر بھی ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو نجات دی اور ان کو اگلوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو ڈبو مارا پھر ذرا غور تو کرو جو عذاب سے ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیا خراب انجام ہوا پھر ہم نے نوح کے بعد اور رسولوں کو ان کی قوم کے پاس بھیجا۔ وہ پیغمبر ان کے پاس روشن پیغام لے کر آئے اس پر بھی یہ لوگ جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے ہم یوں ہی حد سے گذر جانے والوں کے دلوں پر (گویا خود) مہر لگا دیتے ہیں۔

سورہ ہود آیت 25 / 49

"وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۲۵ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ٢٦ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ
اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ مَا نَرٰى
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ٢٧ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا
كٰرِهُوْنَ ٢٨ وَ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ٢٩ وَ يٰقَوْمِ مَنْ
يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ٣٠ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ
يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٣١ قَالُوْا يٰنُوْحُ
قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٣٢ قَالَ
اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ٣٣ وَ لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْۤ اِنْ اَرَدْتُّ
اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ ٣٤ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ٣٥ وَ اُوْحِيَ نُوْحٍ
اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ٣٦ وَ
اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ٣٧ وَ

يَصْنَعُ الْفُلْكَ، وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا
فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ ۳۸ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ
يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۳۹ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ
كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ
اِلَّا قَلِيْلٌ ۴۰"

ہم نے نوح کو ضرور ان کی قوم کے پاس بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا میں تو تمہارا عذاب الٰہی سے صریحی دھمکانے والا ہوں اور یہ سمجھا ہوں کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تم پر ایک دردناک دن کے (قیامت) کے عذاب سے ڈراتا ہوں تو ان کے سرداروں نے جو کافر تھے کہنے لگے ہم تو تم کو اپنا ہی سا ایک آدمی سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں تمہارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس ہمارے چند رذیل لوگ اور وہ بھی بے سوچ سمجھے سرسری نظر میں۔ ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوح نے) کہا: اے میری قوم! کیا تم نے یہ سمجھا ہے؟ تو میں اپنے پرورگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنی رحمت سے (نبوت) عطا فرمائی ہے وہ تم کو سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اس کو زبردستی تمہارے گلے منڈھ سکتا ہوں اور تم اس کو ناپسند کئے چلے جاؤ اور میری قوم میں تو اس سلسلے میں کسی مال کا طالب نہیں میری مزدوری تو بس خدا کے ذمہ ہے اور میں تو تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے نکال نہیں سکتا کیونکہ یہ لوگ بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے میں دیکھتا ہوں کہ تمہی لوگ جہالت کرتے ہو میری قوم میں اگر ان غریب بیچاروں کو نکال دوں تو خدا کے عذاب سے بچانے میں میری مدد کون کرے گا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے۔ میں تو تم سے یہ

نہیں کہتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں میں غیب دان ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں رذیل ہیں یہ نہیں کہتا کہ خدا ان کے ساتھ ہر گز بھلائی نہ کرے گا ان کے دلوں کی خدا ہی خوب جانتا ہے اور اگر میں ایسا کہوں بھی یقینی ظالم ہوں وہ لوگ کہنے لگے اے نوح تم ہم سے بہت جھگڑے اور بہت جھگڑا کر چکے پھر تم اگر سچّے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہم پر لا چکو نوح نے کہا اگر چاہے گا تو خدا ہی عذاب لائے گا اور تم لوگ کسی طرح اسے ہرا نہیں سکتے اور اگر میں چاہوں تمہاری کتنی ہی خیر خواہی کروں اگر خدا کو بہکانہ منظور ہے تو میری خیر خواہی کچھ بھی تمہارے کام نہ آئے گی۔ہاں تمہارا پروردگار ہے اور اسی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (اے رسول) کیا (کفّار مکہ) کہتے ہیں کہ قرآن کو (تم نے خود گھڑ لیا ہے) تم کہدو کہ اگر میں نے اس کو گڑھا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو گناہ کرتے مجرم ہوئے اس کا میں بری الذمہ ہوں۔ نوح کے پاس یہ وحی پہنچ گئی تھی جو ایمان لا چکے وہ لا چکے ان کے سوا تمہاری قوم سے کوئی ایمان نہ لائے گا تو تم خواہ مخواہ ان کا کارستانیوں کا کچھ غم نہ کھاؤ (اور بسم اللہ) کرکے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بنا ڈالو اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے سفارش نہ کرنا کیوں کہ یہ لوگ ضرور بالضرور ڈبوئے جائیں گے اور نوح کشتی بنانے لگے۔جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگ ان کے پاس سے گزرتے تو ان سے مسخرہ پن کرتے تھے نوح اُن کے جواب میں کہتے ارے تم اس وقت مسخرہ پن کرتے ہو جو جس طرح تم ہم پر ہنستے ہوں اسی طرح ہم تم پر ایک وقت ہنسیں گے اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا کہ کس پر عذاب نازل ہوا ہے کہ (دنیا میں) اسے رسوا کردے اور بیشک قیامت میں دائمی عذاب نازل ہونا ہے یہاں تک کہ ہمارا حکم (عذاب) نازل ہوا اور تنور جوش مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا اے نوح ہر قسم کے جانداروں میں سے نر و مادہ کا جوڑا لے لو اور جس کی ہلاکت کا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اس کے ساتھ اپنے سب

گھر والے اور جو لوگ ایمان لا چکے ان سب کو کشتی میں بٹھا لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی تھوڑے سے لوگ لائے تھے۔ نوح نے اپنے ساتھیوں سے کہا بسم اللہ۔ خدا کے نام سے اس کا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور کشتی ہے کہ پہاڑوں کی سی اونچی لہروں میں ان لوگوں کو لئے چلی جا رہی ہے۔ نوح نے اپنے بیٹے کو جو ان سے الگ تھلگ ایک گوشہ میں تھا آواز دی اے میرے فرزند! آمیری کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ وہ بولا مجھے (معاف کیجئے) میں ایسی کسی پہاڑی کا سرا پکڑ لوں گا جو مجھے پانی میں ڈوبنے سے بچا لے گی۔ نوح نے کہا: (اے کمبخت) آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی رحم فرمائے گا اور یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ یکایک دونوں باپ بیٹوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا جب خدا کی طرف سے حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور آسمان برسنے سے تھم جا۔ پانی گھٹ گیا اور لوگوں کا کام تمام کر گیا اور کشتی جو دی (پہاڑی) پر جا ٹھہری اور چار طرف پکار دیا گیا کہ ظالم لوگو! خدا کی رحمت سے دوری ہو اور جس وقت نوح کا بیٹا ڈوب رہا تھا تو نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی اے میرے پروردگار اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا اہل میں شامل ہے اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لوں گا اور اس میں تو شک نہیں تیرا وعدہ سچا ہے۔ تو سارے جہان کے حاکموں سے بڑا ہے تو میرے بیٹے کو نجات دے۔ خدا نے فرمایا: (اے نوح) تم یہ کیا کہہ رہے ہو ہرگز وہ تمہارے اہل میں شامل نہیں وہ بدچلن ہے (دیکھو) جس کا تم کو علم نہیں ہے اس کے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھا دیتا ہوں نادانوں کی سی بات نہ کیا کرو۔ نوح نے عرض کی: اے میرے پرورگار! تجھی سے پناہ مانگتا ہوں جس چیز کا مجھے علم نہ ہو میں ایک درخواست کروں اور اگر تو مجھے میرے قصور نہ بخش دے گا اور مجھ پر رحم نہ کھائے گا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا (جب طوفان جاتا رہا) حکم دیا: اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور ان

برکتوں کے ساتھ کشتی سے اُترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان میں سے کچھ لوگوں پر اور تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں تم کو تھوڑے دن بعد بہرہ ور کریں گے پھر ہماری طرف ان کو نافرمانی کی وجہ سے دردناک عذاب پہنچے گا (اے رسول) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعہ پہنچاتے ہیں جو اس سے قبل نہ تم جانتے تھے اور نہ ہی تمہاری قوم۔ تم تو صبر کرو اس میں شک نہیں کہ آخرت کی خوبیاں پرہیزگاروں کے لئے ہیں۔

سورہ انعام آیت نمبر 83

"وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۸۵"

ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب (سا بیٹا اور پوتا عطا کیا) ہم نے سب کو ہدایت کی اور ان سے پہلے نوح کی بھی ہم نے ہدایت کی اور ان ہی (ابراہیم) کی اولاد سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون سب کی ہم نے ہدایت کی اور نیکوں کاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں۔

سورہ صافات آیت نمبر 83/75

"وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ/ ۷۵ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ/ ۷۶ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِينَ/ ۷۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ/ ۷۸ سَلٰمٌ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ ۷۹ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۸۰ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۸۱ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِينَ ۸۲ وَاِنَّ مِنْ شِيعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيمَ ! ۸۳"

نوح نے اپنی قوم سے مایوس ہو کر ہم کو ضرور پکارا تھا (دیکھو) ہم کیا خوب جواب دینے والے تھے ہم نے اس کو اور اس کے لڑکے بالوں کو بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان میں وہ برکت دی) کہ

ان ہی کی اولاد کو (دنیا میں) برقرار رکھا اور بعد کو آنے والے لوگوں میں ان کا اچھا پر چار باقی رکھا ساری خدائی میں (ہر طرف سے) نوح پر سلام (ہی سلام) ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ نوح ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے باقی لو گوں کو ڈبو مارا اور یقینا ان ہی کے طریقہ پر چلنے والوں میں ابرہیم بھی ضرور تھے۔

سورہ ذاریات آیت نمبر 46

"وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾"

(ان سے) پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ بدکار لوگ تھے۔

سورہ نوح آیت نمبر 26/1

"إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ
يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ
ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾
وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ
وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَ

يَجْعَل لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؟ ۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۱۳ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۱۴ اَلَمْ
تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۱۵ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ
الشَّمْسَ سِرَاجًا ۱۶ وَ اللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۱۷ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ
يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۱۸ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاجًا ۲۰ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗٓ اِلَّا
خَسَارًا ۲۱ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۲۲ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا
سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۲۳ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۲۴
مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۲۵ وَ قَالَ
نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۲۶ ”

ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کی قوم پر عذاب آئے ان کو ڈراؤ تو نوح اپنی قوم سے کہنے لگے: اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈراتا اور سمجھاتا ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں موت کے مقررہ وقت تک باقی رکھے گا بیشک جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جاسکتا اگر تم سمجھو (جب لوگوں نے نہ مانا) تو عرض کی: پروردگار! میں اپنی قوم کو ایمان کی طرف بلاتا رہا لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ گریز ہی کرتے رہے اور میں نے جب ان کو بلایا کہ (یہ توبہ کریں) اور تو انہیں معاف کردے تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور مجھ سے بچنے کو کپڑے اوڑھ لئے اور بہت

شدّت سے اکڑ بیٹھے پھر میں نے ان کو بلا اعلان بلایا پھر ان کو ظاہر بظاہر سمجھایا اور ان کی پوشیدہ بھی فہمایش کی۔ میں نے ان سے کہا: اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے تم پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائے گا تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح کا پیدا کیا تم نے غور نہیں کیا خدا نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اسی نے چاند کو نور بنایا اور سورج کو روشن چراغ بنایا اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر تم کو اسی میں لے جائے گا اور قیامت میں اسی سے نکال کھڑا کرے گا اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اس کے بڑے بڑے اور کشادہ رستوں میں چلو پھرو۔ نوح نے عرض کی: پروردگار! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص کی تابعداری میں کہ جس نے ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا فائدہ نہ پہنچایا اور انہوں نے میرے ساتھ بڑی بڑی مکاریاں کیں اور اُلٹے کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا ود اور سواع کو نہ بغوث یعوق و نسر کو چھوڑنا اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر چھوڑا اور (ان) ظالمو کی گمراہی کی اور بڑھا دے تاکہ وہ اپنے گناہوں کی بدولت پہلے تو ڈوبائے گئے پھر جہنم میں جھونکے گئے تو ان لوگوں نے خدا کی سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ نوح نے عرض کی: ان کافروں میں سے روئے زمین پر کسی کو بسا ہوا نہ رہنے دے کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو پھر یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی گنہگار اور کٹّر کافر ہی ہوگی۔ پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور (ان) ظالموں کی تباہی کو زیادہ کر۔

سورہ ابراہیم آیت نمبر 9

"اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۛؕ وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ بَعۡدِهِمۡ ۛؕ لَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فِىۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ وَقَالُوۡۤا اِنَّا كَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ۹"

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم عاد وثمود اور (دوسرے لوگ) جو ان کے بعد ہوئے ان کو وہ خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس ان کے وقت کے پیغمبر معجزے لے کر آئے اور سمجھانے لگے تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ پر اُلٹا دے مارا اور کہنے لگے جو حکم دے کر تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو مانتے نہیں اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو بڑے گہرے شک میں پڑے ہیں۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 77/76

"وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۷۶ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۷۷"

اے رسول لوط سے بھی پہلے (ہم نے) نوح کو نبوت پر فائز کیا جب انہوں نے ہم کو آواز دی تو ہم نے ان کی دعا سن لی پھر ان کو اور ان کے ساتھیوں کو طوفان کی بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کے مقابلہ میں ان کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی) برے لوگ تھے ہم نے ان کو ڈبو مارا۔

سورہ مومنون آیت نمبر 30/23

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا
تَتَّقُوۡنَ ۲۳ فَقَالَ الۡمَلَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ مَا ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ۙ یُرِیۡدُ اَنۡ
یَّتَفَضَّلَ عَلَیۡکُمۡ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِکَۃً ۚۖ مَّا سَمِعۡنَا بِہٰذَا فِیۡۤ اٰبَآئِنَا
الۡاَوَّلِیۡنَ ۲۴ۚ اِنۡ ہُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِہٖ جِنَّۃٌ فَتَرَبَّصُوۡا بِہٖ حَتّٰی حِیۡنٍ ۲۵ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ بِمَا
کَذَّبُوۡنِ ۲۶ فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَ فَارَ
التَّنُّوۡرُ ۙ فَاسۡلُکۡ فِیۡہَا مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ وَ اَہۡلَکَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَیۡہِ الۡقَوۡلُ
مِنۡہُمۡ ۚ وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ اِنَّہُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ۲۷ فَاِذَا اسۡتَوَیۡتَ اَنۡتَ وَ مَنۡ
مَّعَکَ عَلَی الۡفُلۡکِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ نَجّٰنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۲۸ وَ قُلۡ رَّبِّ
اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ۲۹ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنۡ کُنَّا لَمُبۡتَلِیۡنَ
۳۰"

ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تو نوح نے ان سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم اس سے ڈرتے نہیں تو ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا یہ بھی تو بس تمہارے ہی سا آدمی ہے مگر اِس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر بزرگی حاصل کرے اور اگر خدا پیغمبر بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو نازل کرتا ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے باپ داداؤں سے بھی نہ سنی بس یہ ایک آدمی ہے اور اس کو جنون ہو گیا ہے غرض تم لوگ ایک خاص وقت تک اس کے انجام کا انتظار کرو۔

نوح نے یہ باتیں سُن کر دعا کی: اے میرے پالنے والے! میری مدد کر کیونکہ ان لوگوں نے مجھ کو جُھٹلادیا تو ہم نے نوح کے پاس وحی کی کہ تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو جب ہمارا عذاب آجائے اور تنور سے پانی اُبلنے لگے تو تم اس میں ہر قسم کے (جانوروں) میں نر و مادہ دو دو کا جوڑا اور اپنے لڑکے بالوں کو بٹھالو مگر ان میں سے جس کی نسبت (غرق ہونے کا پہلے ہی حکم ہو چکا ہے) انہیں چھوڑ دو اور جن لوگوں نے ہمارے حکم سے سرکشی کی ہے کچھ کہنا سننا نہیں کیونکہ یہ لوگ ڈوبنے والے ہیں غرض جب تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی پر بیٹھو تو کہو تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات دی اور دعا کرو، اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (درخت کے پانی کی) بابرکت جگہ میں اُتارنا تو تو سب اُتارنے والوں سے بہتر ہے اس میں شک نہیں کہ اس میں (ہماری قدرت) کی بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس ان کا امتحان لینا منظور تھا۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 15/14

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۱۴ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۵"

ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس رہے اور ہدایت کیا کرتے اور جب نا مانا تو آخر طوفان نے انہیں لے ڈالا اور وہ اس وقت بھی سرکش ہی تھے پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت) کی نشانی قرار دی۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 33

"اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۳۵"

بیشک خدا نے آدم و نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہاں سے بر گزیدہ کیا ہے۔

سورہ الحدید آیت نمبر 26

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ جَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِہِمَا النُّبُوَّۃَ وَ الۡکِتٰبَ فَمِنۡہُمۡ مُّہۡتَدٍ ۚ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۲۶"

بیشک ہم ہی نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں سے بعض ہدایت یافتہ میں اور ان میں سے بہتیرے بدکار ہیں۔

سورہ تحریم آیت نمبر 10

"ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّ امۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَیۡنِ فَخَانَتٰہُمَا فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡہُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا وَّ قِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیۡنَ ۱۰"

خدا نے کافروں (کی عبرت) کے لئے نوح کی بیوی (داعلہ) اور لوط کی بیوی (داہلہ) کی مثال بیان کی ہے یہ دونوں ہمارے بندوں کی تصرف میں تھیں تو دونوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی تو ان کے شوہر خدا کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہ آئے اور ان کو حکم دیا گیا اور جانے والوں کے ساتھ جہنم میں تم دونوں بھی داخل ہو جاؤ۔

حیات حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام کا اصلی نام عابر تھا۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے شیخ عباس قمی نے شکل و شباہت میں حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ اخلاق اور عبادات حضرت نوح علیہ السلامکے مشابہ بیان کی ہے۔

سلسلہ نسب میں موٴرخین ہیں تھوڑاسا اختلاف ہے۔

ہو د عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہدایت ہے چونکہ آپ کی قوم کے بہت سے افراد نے آپ سے ہدایت پائی اس لئے آپ کو ہود کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

آپ بہت خوبصورت تھے۔آپ کے جسم پر بڑے بڑے بال تھے، تنو مند اور قد آور تھے آپ پیشے کے لحاظ سے گازرانی تھے اور شریعت حضرت نوح علیہ السلام پر عمل پیرا تھے موٴرخین کا بیان ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے تو ان کو نے قوم عاد پر مبعوث کیا گیا انہیں بذریعہ وحی ہدات کی گئ کہ وہ قوم ہو د کو راہ راست پر لائیں عاد ملک عرب میں ایک قوم تھی جو بہت بلند قامت کی مالک تھی۔ قوت و طاقت میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھی مقام حضر موت سے عمان تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہ پتھر کاٹ کر اپنا مکان بناتے تھے۔ ان کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ تھی سب کے سب بت پرست تھے حضرت ہود علیہ السلام چالیس سال تک ان میں تبلیغ کرتے رہے جب حضرت ہود علیہ السلام عاجز آگئے تو قوم سے کہا: اگر تم میری بات نہ مانوگے تو میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کی طرح دعا کروں گا۔ لیکن اپنی طاقت کے زعم میں آپ کی بات ماننے سے انکار کردیا لیکن آپ سعی کرتے رہے آخر تنگ آکر بارگاہِ خداوندی میں بددعا کی فوراً دعا قبول ہوئی قحط سالی نے فروغ پایا اور بارش بند ہو گئی یہ حالت ۳ سے ۷ سال تک جاری

رہی جب حالت زیادہ خراب ہوئی تو انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا اس سنگلاخ پہاڑ کو سرسبز اور شاداب بنا دیں تو ہم آپ پر ایمان لائینگے آپ نے دعا کی وہ سنگ خارہ سرسبز ہو گیا لیکن یہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔

الغرض قحط نے جب شدّت اختیار کی تو اپنی سابقہ روایات کے مطابق مکہ جا کر دعا کا پروگرام بنایا۔ لیکن وہاں پہنچ کر تعیشات میں پڑ گئے جب ہوش میں آئے تو دعا کی اور حزقیل بن عمرو نے دعا کی جو قوم عاد کا نمائندے تھا ادھر لقمان جو درپردہ مسلمان تھے پالنے والے پروردگار سے دعا کی کہ توان کی دعا نہ سننا آواز غیبی آئی کہ تمہاری دعا قبول ہوئی اس کے بعد ابر کے تین لکّے بساط آسمانی پر پھیل گئے جن میں سے ایک سفید ایک سرخ اور ایک سیاہ تھا آواز آئی اے حزقیل ان تین ٹکڑوں سے ایک کو اختیار کر اس نے سیاہ کو اختیار کیا ہے جو خاکستری سے پر ہے۔ جب قوم عاد نے ابر دیکھا اس کے نیچے جمع ہو گئے۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو لے کر ایک طرف چلے گئے حضرت ہود علیہ السلام نے ابر سیاہ پر نظر ڈالی تو سمجھ گئے کہ عذاب الیم کا مقدمہٗ عظیم آگیا انہوں نے اپنے ماننے والوں کو لے کر جن کی تعداد بروایت روضتہ الصفا چار ہزار تھی ایک طرف روانہ ہو گئے اور ان کے بچاؤ کے لئے اپنی انگلی سے زمین پر ایک دائرہ کھینچ دیا اور ان لوگوں کو ہدات کی کے دائرے سے باہر نہ نکلیں۔

حضرت ہود علیہ السلام کی حفاظتی تدبیر کے بعد بادِ صرصر جسے بادِ عقیم بھی کہتے ہیں جو سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ سے نکلتی تھی اس میں اتنی شدت تھی کہ اس سے بچنے کا سوال ہی نہ تھا اس ہوا نے تمام مکانات باغ، مویشی اور انسانوں کو زمین سے اٹھا کر اس طرح پھینکا کہ سب معدوم ہو گئے یہ ہوا آٹھ دن اور سات راتیں تک چلتی رہی۔

علّامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں باد صرصر آنے سے پہلے چیونٹیوں کا عذاب آیا جو انکے گوشت کو کھاتیں اور آنکھ اور

کان میں گھس جاتیں (حیات القلوب)۔
حضرت ابن عباس کا بیان ہے ایّام عذاب میں حضرت ہود علیہ السلام تمام مسلمانوں کو لے کر ایک پہاڑی پر گئے تھے جہاں ان کو بادِ نسیم سحری معلوم ہوتی تھی۔
قرآن مجید میں ہے کہ "اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ" (سورہ قمر آیت ۱۹) یہ یوم عذاب چہار شنبہ (بدھ) کا دن ہے اور ماہ شوال تھا مورخ یعقوبی کا بیان ہے کہ قوم کی تباہی کے بعد اس جگہ ثمود بن جاز ر بن ردم بن سام بن نوح کی اولاد آباد ہوئی جس کی ہدات کے لئے حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے عاد اور ثمود چچازاد بھائی تھے قوم ثمود کو عاد ثانیہ بھی کہتے ہیں۔
علّامہ اردبیلی کا بیان ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک کا نام قانع اور دوسرے کا قحطان تھا یہ بیٹے اس وقت پیدا ہوئے جب حضرت ہود کی عمر ۴۳ سال تھی حضرت ہود علیہ السلام نے قانع کو اپنا جانشین مقرر کیا تقرری کا وقت ۱۰ ذالحجہ بتایا جاتا ہے۔
جناب قانع علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلامکے جانشین ہونے کے بعد تبلیغ میں مصروف ہوئے یہ وہ زمانہ ہے جب ارض بابل نمایاں حیثیت حاصل کر چکی تھی وہیں نمرود جبار پیدا ہوا یہ وہ شخص ہے جس نے نہریں جاری کرنے اور اشجار لگانے اور مکانات تعمیر کرنے میں کافی ترقی کی۔
قانع کی عمر جب تیس سال ہوئی تو انہوں نے عروہ نبت حلقونی بن عویلم بن سلام سے نکاح کیا ان سے راعون نامی فرزند پیدا ہوا جس کی پیشانی سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر تھا قانع کی عمر جب دو سو تیس سال ہوئی تو آپ کا انتقال ہو گیا اپنی موت سے پہلے آپ نے اپنے بیٹے راعون کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔
راعون جانشینی کے بعد دعوت تبلیغ میں مصروف ہوئے انہیں کے زمانہ میں "نمرود جبار" نے صرح کی

بنیاد ڈالی ۶۷ سال حکومت کرتا رہا۔ جب راعون کی عمر ۳۲ سال ہوئی تو انہوں نے بنت سلمیٰ حولیا سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے ساروغ یا شارخ پیدا ہوئے۔ شارخ کے علاوہ راعون کے چار بیٹے دوسری عورتوں سے پیدا ہوئے جب آپ کی عمر ۳۰۹ سال ہوئی تو آپ نے شارخ کو اپنا جانشین بنایا۔ جانشینی کے وقت شارخ کی عمر ۳۴ سال تھی۔ شارخ کے زمانہ میں بت پرستی کو بہت فروغ ہوا۔ یہ لوگ چاند، سورج، پتھر، پانی، اور ہوا کی پوجا کرتے تھے۔

شارخ کی عمر ۳۰ سال ہوئی تو انہوں نے تملکہ بنت ماخیل بن عویل بن سام بن نوح سے نکاح کرلیا اور ان کے بطن سے ناخور پیدا ہوئے ناخور کی پیدائش کے وقت شارخ کی عمر ۱۳۰ سال تھی جب آپ کی عمر ۲۳۰ سال ہوئی تو انہوں نے ناخور کو اپنا جانشین مقرر کیا بتاریخ ۳ ماہ آب یوم یک شنبہ انتقال کرگئے۔

شارخ کی وفات کے بعد آپ تبلیغ اسلام میں مصروف ہوئے اور جب آپ ۲۹ سال کے ہوئے تو ادنی سے نکاح کیا جس سے تین بیٹے پیدا ہوئے ناخور نے ۱۴۸ سال کی عمر میں انتقال کیا اور تارخ کو اپنا جانشین مقرر کیا آپ نے ستّر سال کی عمر میں تونابنت نمردار سے نکاح کیا جس سے خلیل اللہ حضرت ابراہم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

امام ابو اسحاق احمد بن محمد ابراہیم الثعلبی ایک روایت کے حوالے سے لکھتے ہیں جب کسی نبی کی امت ہلاک ہوجایا کرتی تو وہ اپنی ایمان دار جمعیت کو لے کر مکہ میں آخری عمر گذارتے تھے رکن و مقام زم زم کے درمیان ۹۹ انبیاء کی قبریں ہیں جن میں حضرت ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام شعیب علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام شامل ہیں۔

علّامہ مجلسیؒ حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد کے سلسلہ میں تحریر کرتے ہیں جب واقعہ تباہیٔ عاد کو ہزاروں سال گزر گئے اور وہ زمانہ آیا جب عباسی خلافت کا دور چل رہا تھا تو منصور عباسی نے علی بن یقطین

کے ذریعہ اپنے قصر کے نزدیک ایک کنواں کھودنے کو کہا۔ کنواں منصور کی حیات میں کھودا گیا لیکن پانی نہ نکلا پھر مہدی نے اپنے دور میں یہ سلسلہ شروع کیا ایک پتھر نکلا اس کے توڑنے پر شدید قسم کی سرد ہوا نکلی اور نزدیک کے تمام لوگ ہلاک ہوگئے علماء سے معلوم کیا گیا مگر کوئی جواب نہ مل سکا آخر کار حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلایا گیا۔

آپ نے فرمایا: یہ قوم عاد کے عذاب کی جگہ ہے جو کچھ نمایاں ہو رہا ہے اس کا بقایا ہے۔

پھر معتصم عباسی نے اس کام کو شروع کا اور پھر متوکل نے کھدائی شروع کی پھر ایک بڑا پتھر نکلا اس کے توڑنے پر بھی انتہائی سرد ہوا نکلی اور نزدیک کے تمام لوگ ہلاک ہوگئے متوکل نے اپنے دور کے علماء سے مشورہ کیا کوئی جواب نہ ملا آخر حضرت امام نقی علیہ السلام کو بلایا گیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: یہ مقام احقاف ہے جہاں قوم عاد پر عذاب نازل ہوا تھا اور اس کی تفصیل بتائی تو متوکل کو تسلّی ہوئی (حیات القلوب ج ۱ ص ۷۰ طبع ایران)

موٴرخین کا بیان ہے کہ جب حضرت ہود علیہ السلام زندگی کے آخری ایام گزار رہے تھے تو قوم عاد کے دو بیٹے شدید اور شدّاد بن عملاق سطح ارض پر بمقام شام شان و شوکت کے ساتھ اُبھرے جبکہ عملاق خواہر زادہ ضحاک بادشاہ تھا اس کے بعد شدید اور پھر شداد بادشاہ ہوا اس کے زیر نگر ۲۶ بادشاہ تھے۔

حضرت ہود علیہ السلام شدید کے پاس تشریف لائے اور اس کو دعوت ایمان دی اور کہا تو خداوند واحد و یکتا پر ایمان لا۔ لیکن یہ ایمان نہ لایا یہ سات سال حکومت کرنے کے بعد عالم کفر میں فوت ہوگیا اس کے بعد اس کا بھائی ساری سلطنت کا واحد بادشاہ بنا۔

حضرت ہود علیہ السلام کو فرمان خداوندی ملا کہ شدّاد کو راہ راست پر لانے کی سعی کرو حضرت ہود علیہ السلامدربار شدّاد میں پہنچے اور اس کو دعوت ایمان دی اور اس کو بتایا یہ ساری حکومت تجھ کو خداوند عالم کی

طرف سے عطا ہوئی ہے اب تیرا فرض ہے کہ تو اپنا سرِ نیاز اس کے سامنے جھکا دے۔
اس نے دریافت کیا کہ تمہارا خدا مجھے کیا دے گا؟
آپ نے فرمایا دنیا: میں تیرا مرتبہ اور بلند ہوگا مرنے کے بعد تجھے جنّت ملے گی۔
اس نے جنّت کے اوصاف معلوم کئے تو حضرت ہود علیہ السلام نے اس کی تفصیل بتائی۔
تو وہ یوں گویا ہوا کہ میں خود اس زمین پر جنّت تعمیر کروں گا اور اسکے بعد اس نے جنّت کی تعمیر کا کام شروع کیا جس میں اس کو ۳۰۰ یا ۵۰۰ سال لگ گئے (تفصیل کے لئے کراروی صاحب کی تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں) تواریخ میں ہے کہ جب شدّاد کی جنّت تیار ہوئی تو اطلاع دی گئی وہ اس وقت حضر موت میں رہتا تھا جب وہ ایک شخص کے ساتھ جنّت میں داخلہ کے لئے آگے بڑھا تو دیکھا ایک شخص کھڑا ہے۔ شدّاد نے پوچھا تو کون ہے؟
اس نے کہا: میں "ملک الموت" ہوں اور تیری روح قبض کرنے آیا ہوں۔
شدّاد نے گھوڑے سے نیچے آنے کی مہلت مانگی۔
اس نے کہا: حکم خدا نہیں اور روح قبض لی۔
جملہ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ شدّاد کے مرنے کے بعد اس کی تعمیر کردہ جنّت غائب ہو گئی۔

حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر قرآن میں

سورہ نجم آیت نمبر 50

"وَ اَنَّہٗۤ اَہۡلَکَ عَادَاۨ الۡاُوۡلٰی ۵۰"

اس نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا اور ثمود کو بھی غرض کسی کو بھی نہ چھوڑا

سورہ قمر آیت 21/18

"کَذَّبَتۡ عَادٌ فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ۱۸ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا صَرۡصَرًا فِیۡ یَوۡمِ
نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّ ۱۹ تَنۡزِعُ النَّاسَ ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ ۲۰ فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَ
نُذُرِ ۲۱"

کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے عاد (کی قوم) نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی جو لوگوں کو (ان کی جگہ سے) اس طرح اُکھاڑ چھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے تھے تو ان کو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔

سورہ اعراف آیت 72/65

"وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاہُمۡ ہُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ
۶۵ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیۡ سَفَاہَۃٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ
الۡکٰذِبِیۡنَ ۶۶ قَالَ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ سَفَاہَۃٌ وَّ لٰکِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۶۷

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ٦٨ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ
نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٦٩ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ٧٠ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ٧١ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ٧٢”

(ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (لوگو) سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم تو تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں ہود نے کہا اے میری قوم مجھ میں تو حمات کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگارِ عالم کا رسول ہوں میں تمہارے پاس تمہارے پروردگارِ عالم کے پیغامات پہچائے دیتا ہوں اور میں تمہارا سچّا خیر خواہ ہوں کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس تمہیں میں کے ایک مرد آدمی کے ذریعے سے (آیا) کہ تمہیں عذاب سے ڈرائے اور (وہ وقت یاد) کرو جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد خلفیہ (جانشین) بنایا اور تمہاری خلقت میں بہت زیادتی کر دی تم خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ

تو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ صرف خدا کی عبادت کریں اور جن کو ہم ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں چھوڑ بیٹھیں پس اگر تم سچّے ہو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ۔ ہود نے جواب دیا (بس سمجھ لو) کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا کیا تم مجھ سے چند فرضی ناموں کے بتوں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گڑھ لئے ہیں حالانکہ خدا نے ان کے لئے کوئی سند نہیں اُتاری بس تم بھی (عذابِ خدا کا) انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جُھٹلایا تھا ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی یہ لوگ ایمان والے تھے بھی نہیں۔

سورہ فرقان آیت نمبر 38

"وَّ عَادًا وَّ ثَمُوۡدَا۠ وَ اَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوۡنًۢا بَیۡنَ ذٰلِکَ کَثِیۡرًا ۳۸"

(اسی طرح) عاد و ثمود اور نہر والوں اور ان کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو (ہم نے ہلاک کر ڈالا) اور ہم نے ہر ایک سے مثلیں بیان کر دیں تھیں۔

سورہ شعراء آیت نمبر 140/123

"کَذَّبَتۡ عَادُ ۨالۡمُرۡسَلِیۡنَ ۱۲۳ اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ ہُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۱۲۴ اِنِّیۡ لَکُمۡ
رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ۱۲۵ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۱۲۶ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ
اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۱۲۷ اَتَبۡنُوۡنَ بِکُلِّ رِیۡعٍ اٰیَۃً تَعۡبَثُوۡنَ ۱۲۸ وَ تَتَّخِذُوۡنَ
مَصَانِعَ لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ۱۲۹ وَ اِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِیۡنَ ۱۳۰ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ

اَطِيْعُوْنِ ١٣١ وَ اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ١٣٢ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ١٣٣
وَ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ١٣٤ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ١٣٥ قَالُوْا سَوَآءٌ
عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ١٣٦ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ١٣٧ وَمَا
نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ١٣٨ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ١٣٩ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ١٤٠ ”

قوم عاد نے پیغمبروں کو جُھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے میں یقینا تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو میں تو تم سے اس تبلیغ رسالت پر کوئی مزدوری بھی نہیں مانگتا میری اجرت تو بس ساری خدائی کے لانے والے (خدا) پر ہے۔ تم کیا ہر اونچی اونچی جگہوں پر عمارتیں بناتے رہتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تم ہمیشہ یہیں رہو گے ڈرو تم جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی کے ساتھ ڈالتے ہو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اُسی سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں خوب جانتے ہو (اچھا سنو) اس نے تمہارے چار پایوں، لڑکے بالوں اور باغوں، چشموں سے مدد کی میں تو تم پر یقینا ایک بہت بڑے عذاب سے ڈراتا ہوں وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے سب برابر ہے یہ (ڈراوا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب وغیرہ نہ کیا جائے گا غرض ان لوگوں نے ہود کو جُھٹلایا تو ہم نے بھی ان کو ہلاک کر ڈالا بے شک اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہت سے ایمان لانے والے بھی نہ تھے وراس میں شک نہیں تمہارا پروردگار یقینا سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔

سورہ ہود آیت نمبر 60/50

”وَ عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُفْتَرُوْنَ ٥٠ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ٥١ وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ٥٢ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا
بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ٥٣ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا
اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ٥٤
مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ٥٥ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا
مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥٦ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ
اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ٥٧ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ٥٨ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ٥٩ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً
وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ٦٠“

(ہم نے) قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انھوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارا کوئی پروردگار نہیں تم بس نرے افترا پرداز ہو اے میری قوم میں اس (سمجھانے) پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس اسی کے ذمہ ہے

جس نے مجھے پیدا کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اے میری قوم تم اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کرو پھر اپنے گناہوں سے توبہ کرو تو وہ تم پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائے گا (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوّت اور بڑھادے گا مجرم بن کر اس سے منہ نہ موڑو وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر آئے نہیں ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ تم پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو بس یہ کہتے ہیں بس ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں مجنون بنا دیا ہے (اسی وجہ سے) تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ بیشک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو تم خدا کے سوا کسی کو (دوسروں کو) اس کا شریک بناتے ہو اس سے میں بیزار ہوں تم سب کے سب مجھ سے مکّاری کرو اور مجھے (دم مارنے کی) بھی مہلت نہ دو تو بھی مجھے پرواہ نہیں کیونکہ میں صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور روئے زمین پر چلنے پھرنے والے سب کی چھوٹ اسی کے ہاتھ میں ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (انصاف) کی سیدھی راہ پر ہے اس پر بھی اگر تم اس سے منہ موڑتے ہو تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں اسے تو میں یقینا پہنچا چکا اور میرا پروردگار تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کرکے تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا جانشین کرے گا تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اس میں تو شک نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب عذاب کا حکم آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے اپنی مہرانی سے نجات دی اور ان سب کو سخت عذاب سے بچالیا (اے رسول) یہ حالات قوم ہود کے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اس دنیا میں بھی ان پر لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن (لگی رہے گی) دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار کیا دیکھو ہود کی قوم عاد پر (ہماری بارگاہ سے) دھتکاری پڑی

سورہ حم سجدہ آیت نمبر 16/13

"فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ؕ۱۳ اِذۡ جَآءَتۡهُمُ
الرُّسُلُ مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ مِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا
لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۱۴ فَاَمَّا عَادٌ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ
بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَ قَالُوۡا مَنۡ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَهُمۡ هُوَ اَشَدُّ
مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ۱۵ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡصَرًا فِىۡۤ اَيَّامٍ
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيۡقَهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَخۡزٰى وَهُمۡ
لَا يُنۡصَرُوۡنَ ۱۶"

اگراس پر بھی کفّار منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں تم کواُسی بجلی گرنے (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد اور ثمود کی بجلی کی کڑک کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر یہ خبر لے کرآئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق روئے زمین میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوّت میں کون ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی غور کیا کہ خدا جس نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ان سے قوّت میں کہیں بڑھ کے ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکاری کرتے رہے تو ہم نے بھی (تو ان کے) نحوست والے دنوں میں ان پر بڑی زوروں کی آندھی چلائی تاکہ دنیا کی زندگی میں ان کو رسوائی کے عذاب کا مزا چکھادیں اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہے پھر ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی۔

سورہ احقاف آیت نمبر 26/21

"وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٢١ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٢٢ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ٢٣ فَلَمَّا رَاَوْهُ
عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ
بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٢٤ ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا
مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ٢٥ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ
فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْئِدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
وَ لَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۙ ٢٦"

(اے رسول) تم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں ڈرایا اور ان کے پہلے بھی اور ان کے بعد بھی بہت سے ڈرانے والے پیغمبر گزر چکے ہیں (اور ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہم کو دھمکی دیتے ہو لے آؤ ہود نے کہا اس کا علم تو بس خدا ہی کو ہے

اور میں (جو احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ میں پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو تو جب ان لوگوں نے دیکھا عذاب بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف بڑھ رہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچار رہے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں عذاب بھرا ہوا ہے۔ جو اپنے پروردگار کی طرف سے ہر چیز کو تباہ و برباد کردے گا وہ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا ہم گنہگار لوگوں کی یوں ہی سزا کیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیا تھا جن میں تمہیں (کچھ بھی) مقدور نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ دیئے تھے) چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس عذاب کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے اُسی نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔

سورہ ذاریات آیت نمبر 42/41

"وَ فِیۡ عَادٍ اِذۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمُ الرِّیۡحَ الۡعَقِیۡمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنۡ شَیۡءٍ اَتَتۡ عَلَیۡہِ اِلَّا جَعَلَتۡہُ کَالرَّمِیۡمِ ﴿۴۲﴾"

عاد کی قوم (کے حال) میں بھی ہم نے ان پر ایک بے برکت آندھی چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔

سورہ ابراہیم آیت نمبر 9

"اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۬ۛ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ۬ۛؕ لَا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ فِیۡۤ

اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۹"

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم عاد اور ثمود اور دوسرے لوگ جو ان کے بعد ہوئے (کیونکر خبر ہوتی) ان کو تو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس ان کے دفت کے پیغمبر معجزے لے کر آئے اور سمجھانے لگے تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ پر الٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو حکم لے کر تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم اس کے بڑے گھرے شک میں پڑے ہیں

سورہ حاقہ آیت نمبر 4 / 8

"كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ۵ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ۶ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ۸"

(وہ) کھڑ کھڑانے والی (جس کو) عاد و ثمود نے جھٹلایا غرض ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے گئے۔ رہے عاد تو وہ بہت تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے خدا نے اسے سات رات اور آٹھ دن لگاتار اان پر چلایا تو ان لوگوں کو اس طرح ڈھے مرے پڑے دیکھتا ہے کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بچا کھچا دیکھتا ہے۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 38

"وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ، وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸"

قوم عاد کو ثمود کو (بھی ہلاک) کر ڈالا اور (اے اہل مکہ) تم کو تو ان کے (اجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے اور شیطان نے ان کی نظر میں ان کے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور انہیں سیدھی راہ چلنے سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام کے عرصہ دراز کے بعد حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود پر مبعوث ہوئے۔

""ثمود"" ""ثمد"" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی تھوڑے پانی کے ہیں یہ لوگ بروایت طبری حاد ثانی کہے جاتے تھے۔ عاد اور ثمود چچازاد بھائی تھے قوم ثمود حجاز اور بلاد شام کے درمیان رہا کرتے تھے عاد کی تباہی کے بعد انہوں اسکو آباد کیا۔ یہ لوگ پہاڑیوں کو کاٹ کر اس کے اندر گھر بنایا کرتے تھے۔ نہایت قوی تنو مند اور مضبوط لوگ تھے ان لوگوں کے بنائے ہوئے مکانات کے نشانات، مکانات اب بھی موجود ہیں اور نہایت فراخی کی زندگی بسر کرتے تھے اور سب کے سب بت پرست تھے۔

جب قوم ثمود کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو خداوند عالم نے ان کی اصلاح کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث کیا۔آپ سولہ سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔

آپ کا شجرہ نسب ۹ پشتوں میں حضرت نوح علیہ السلام سے ملتا تھا۔ ثعلبی کے بقول آپ کا نسب یوں ہے، صالح بن عبید بن اسف بن ماسع بن عبید بن جاذر بن ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح۔

آپ نہایت کمسنی میں مبعوث ہوئے آپ کی زبان و گفتگو میں نرمی اور چاشنی تھی۔ ہمیشہ برہنا پا رہے تاحیات اپنے لئے کوئی گھر نہ بنایا۔ ایک مسجد میں رہتے تھے وہیں عبادت کرتے۔آپ پیشہ کے اعتبار سے تاجر تھے اور اکثر وعظ کیا کرتے۔

علاّمہ عبدالحاکم جوہری نے کتاب نوادرالاخبار ہیں ان کے وعظ جمع کئے ہیں۔

۱۶سال کی عمر سے آپ نے تبلیغ شروع کی اور آخر عمر تک یہ سلسلہ جاری رہا قوم ثمود ۷ سے ۹ قبائل پر مشتمل تھی وہاں ایک کنواں تھا جس کے گرد یہ آباد تھے۔

مذہبی اعتبار سے خدا پرست نہ تھے بلکہ ایک مچھلی کی پرستش کیا کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے متواتر اپنے چار اصحاب کو ان کی طرف بھیجا جس میں تین کو انہوں نے قتل کر دیا چوتھے صحابی مع ولی کے اُن کے پاس پہنچے اور آپ نے مچھلی کو خدا کی اطاعت کا حکم دیا جو وہ بجالائی اس کے باوجود یہ قوم راہِ راست پر نہ آئی بالآخر خداوندِ عالم نے ان سب کو دریا برد کر دیا۔

الغرض حضرت صالح علیہ السلام جب ثمود کی سرکشی سے عاجز آچکے تو اپنی تبلیغ کا آخری فیصلہ کیا اور یہ طے پایا کہ قوم ثمود کے عید والے دن سب کے سامنے آپ معجزہ ظاہر کریں۔ چنانچہ جندع بن عمر نے اپنے ستّر ساتھیوں کے مشورہ سے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا آپ اس بڑے پتھر جس کا نام کائبہ ہے اِس سے ایک اونٹنی پیدا کر دیں جو سرخ رنگ ہو اور اس کی پیشانی سیاہ ہو، بدن پر بڑے بڑے بال ہوں دس ماہ کی گابھن ہو اور کم از کم ایک میل لمبی ہو اور یہ کہ پیدا ہوتے ہی بچّہ دے اور اتنا دودھ دے کے سب کے سب اس سے سیراب ہو سکیں بچّہ ماں جیسا ہو تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے اور ایمان لائینگے اور اگر تم ہماری شرط پوری نہ کر سکے تو ہم تم کو زندہ نہ چھوڑینگے۔

مختصراً حضرت صالح علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی ابھی آپ کی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ اونٹنی پہاڑ سے ظاہر ہو گئی جس کے بعد جندع بن عمر اور اس کے پانچ ساتھی ایمان لائے باقی قوم زواب بن عمر کی سربراہی میں کفر پر ڈٹی رہی۔ لیکن پوری قوم اونٹنی سے فیضیاب ہوتی رہی۔ عوام الناس کو اس سے بہت فائدہ تھا جبکہ خواص اس اونٹنی کی وجہ سے متنفّر تھے۔ چنانچہ ایک زمانہ کے بعد قدار نامی شخص نے اس اونٹنی کو پے کر دیا جس کے بعد اونٹنی کا بچّہ تین دفعہ چیخا جس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو بتادیا کہ

تمہارے پاس تین دن ہیں اس کے بعد عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

جب عذاب کے نمایاں آثار پیدا ہوگئے تو حضرت صالح علیہ السلام اپنے ایماندار ہمراہیوں کو لے کر شام سے فلسطین کی طرف روانہ ہوگئے۔

تفسیر جلال العیون میں ہے کہ ایمانداروں کی تعداد چار ہزار تھی حضرت صالح علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد عذاب نازل ہوااور سب کے سب ختم ہوگئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کا بیان ہے غزوہ تبوک جاتے ہوئے آنحضرت ﷺ معتوب وادی سے گزرے تھے فرمایا تھا کہ اس وادی سے سے جلد نکل چلو یہ معتوب وادی ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے کوئی ۱۸۰، ۲۰۰، ۲۶۰اور کچھ ۲۸۰ لکھتے ہیں۔ کراروی صاحب کے نزدیک ۲۸۰ صحیح ہے اور آپ نجف اشرف میں حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت نوح علیہما السلام کی قبر کے پاس دفن ہیں۔

ایک سوال

امام حسن علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی ایسی مخلوق ہے جو بطن مادر سے نہیں پیدا ہوئی۔

آپ نے فرمایا وہ سات ہیں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام
(۲) حضرت حوا علیہا السلام
(۳) کوّا
(۴) ناقہ صالح علیہ السلام
(۵) گوسفند ابراہیم علیہ السلام
(۶) مارِ بہشت
(۷) شیطان

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ فجر آیت نمبر 9

"وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۹"

اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراش کر گھر بناتے تھے۔

سورہ نجم آیت نمبر 51

"وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۵۱"

اسی نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا اور ثمود کو بھی۔

سورہ الشّمس آیت نمبر 15/11

"كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ﴿١١﴾ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ
سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ﴿١٤﴾ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ﴿١٤﴾ وَ لَا
يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾"

قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا جب ان میں کا بڑا بد بخت اُٹھ کھڑا ہوا تو خدا کے رسول (صالح علیہ السلام) نے اُن سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی سے تعرض نہ کرنا مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب سے ان پر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک) کرکے برابر کردیا اور اس کو ان کے بدلے کا کچھ خوف تو ہے نہیں۔

سورہ بروج آیت نمبر 20/18

"فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾"

کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے (یعنی) فرعون اور ثمود کی (ہاں ضروری پہنچی) مگر کفّار تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورہ قمر آیت نمبر 23 علیہ السلام 31

"كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ
﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَ

نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۲۸ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى
فَعَقَرَ ۲۹ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ۳۰ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا
كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۳۱"

(قوم) ثمود نے ڈرانے والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی جو ہمیں میں سے ہے اس کی پیروی کریں ایسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے کیا ہم سب میں سے بس اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا تعلّی کرنے والا ہے ان کو عنقریب کل ہی معلوم ہو جائے گا کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا۔ (اے صالح) ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں تم ان کو دیکھتے رہو اور (تھوڑا) صبر کرو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کردی گئی ہے۔ ہر باری والے کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہئے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس نے پکڑ کر اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں (تو دیکھ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ کا عذاب بھیجا تو وہ جاڑے والے سوکھے ہوئے بھوسے کی طرح ہوگئے۔

سورہ اعراف آیت نمبر 79/73

"وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ! قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۷۳ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ
عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۷۴ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۷۸
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۷۹ ”

ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں سے کہا: اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن دلیل آہی چکی ہے۔ یہ خدا کی بھیجی ہوئی اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اس کو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں جہاں چاہے چرتی پھرے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچے ورنہ تم دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور وہ وقت یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد زمین میں خلیفہ (جانشین) بنایا ہے اور تمہیں زمین میں اس طرح بسایا کہ تم ہموار زمین میں (بڑے بڑے) محل اُٹھاتے ہو اور پہاروں کو تراش کر گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور روئے زمین میں فساد نہ کرتے پھرو تو ان کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بے چارے غریبوں سے جو ایمان لائے تھے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے صالح حقیقتاً اپنے پروردگار کے سچّے رسول ہیں؟ ان بے چاروں نے جواب دیا کہ جن باتوں کا وہ پیغام لائے ہیں ہمارا تو اُسی پر ایمان ہے جن لوگوں کو اپنی دولتِ دنیا پر گھمنڈ تھا کہنے لگے ہم تو جس پر تم

ایمان لائے ہو اسے نہیں مانتے۔ غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور (بیباکی) سے کہنے لگے اگر تم سچّے رسول ہو تو جس خدا سے تم ہم کو ڈراتے ہو اب لاؤ تب انہیں زلزلے نے لے ڈالا اور وہ لوگ زانوں پر سر کئے جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اس کے بعد صالح ان سے مل گئے اور ان سے مخاطب ہوئے: اے میری قوم! میں نے تو اپنے پروردگار کا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی کی تھی (اور اونچ نیچ) سمجھا دی تھی۔

حاشیہ

چونکہ آپ اور آپ کی قوم ثمود کی اولاد سے تھی اس وجہ سے ان کو قوم ثمود کہتے ہیں یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرف کافی مالدار تھے جب حضرت صالح علیہ السلام ان کی ہدایت کے واسطے نبی بن کر آئے تو سولہ سال کے تھے آخر سمجھاتے سمجھاتے ایک سو بیس برس کے ہوگئے یہ نہ مانے اور یہ پہاڑ کے پتھر کی پرستش کرتے تھے جب آپ نے منع کیا تو وہ لوگ کہنے لگے اگر تم اس پہاڑ سے ایک اوٹنی مع بچّے کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئینگے آپ نے دعا کی جو پوری ہوئی پر یہ لوگ پھر بھی ایمان نہ لائے اس وقت خدا کا حکم ہوا کہ ایک روز اونٹنی پانی پیئے گی اور ایک روز دوسرے لوگ اپنے مصرف میں لائیں گے چونکہ یہ قاعدہ مقرر ہوا (دودھ بھی اونٹنی اتنا دیتی کہ سب کے سب سیراب ہو جاتے) آخر ان لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور سب نے مل کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اس کے بچّے نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ فریاد کی حضرت صالح علیہ السلام نے ان کی فہمائش کی اگر تم تین دن کے اندر توبہ کرلو تو تمہاری نجات ہو جائے گی مگر ان لوگوں نے نہ مانا آخر چوتھے روز ایک شدید چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے اور زمین میں شگاف پیدا ہوا اور ان کے دل و جگر پاش پاش ہوگئے اس کے بعد آسمان سے آگ برسی جس سے سب جل کر خاک ہوگئے۔

سورہ شعرا آیت نمبر 159/144

"وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۴۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۱۴۱ اِذْ قَالَ لَهُمْ
اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۴۲ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۱۴۳ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوْنِ ۱۴۴ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۴۵
اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ۱۴۶ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۱۴۷ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا
هَضِيْمٌ ۱۴۸ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۱۴۹ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۱۵۰ وَ لَا
تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۱۵۱ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ۱۵۲ قَالُوْۤا
اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۱۵۳ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ۱۵۴ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۱۵۵ وَ لَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۵۶ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۱۵۷
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۵۸ وَ اِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۵۹"

قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی صالح نے ان سے کہا تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقینا تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تو تم سے اس تبلیغِ رسالت پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا پر ہے) کیا جو چیز یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ، چشمے اور کھیتیاں اور چھوہارے جن کی کلیاں لطیف اور نازک ہوتی ہیں

ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیئے جاؤ گے اوراسی وجہ سے) پوری مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کر گھر بناتے ہو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور زیادتی کرنے والوں کا ساتھ مت دو۔ وہ لوگ بولے تم پر تو بس جادو کردیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو) تم بھی تو بس ہمارے ہی جیسے آدمی ہو پس اگر تم سچّے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس لاؤ صالح نے کہا یہی اونٹنی معجزہ ہے ایک باری اس کے پانی پینے کی ہے ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کا اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑے (سخت) روز کا عذاب تمہیں لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے (اور اس کو مار ڈالا) پھر خود پشیمان ہوئے پھر انہیں عذاب نے لے ڈالا۔ بیشک اس میں یقینا ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں کے بہتیرے ایمان لائے بھی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔

سورہ نمل آیت نمبر 53/45

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۴۵
قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۴۶ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تُفْتَنُوْنَ ۴۷ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۴۸
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ۴۹ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۵۰ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵۱ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا

ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۵۲ وَ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵۳
"

ہم ہی نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو وہ صالح کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے لگے۔ صالح نے کہا: اے میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پیشتر برائی کے واسطے کیوں جلدی کرتے ہو تم لوگ خدا کی باگاہ میں توبہ و استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ لوگ بولے ہم نے تو تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا۔ صالح نے کہا تمہاری بد قسمتی خدا کے پاس ہے۔ (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ تم لوگوں کی آزمائش کی جارہی ہے اور شہر میں نو آدمی تھے جو بانئ فساد تھے اور اصلاح کی فکر نہ کرتے تھے ان لوگوں نے باہم کہا خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح پر شب خون مارینگے اور اس کے بعد اس کے والی وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم لوگ ان کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور ہم لوگ تو یقینا سچّے ہیں اور ان لوگوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی (ہماری تدبیر کی) ان کو خبر نہ تھی (اے رسول) دیکھو ان کی (تدبیر) کا کیا برا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ بس یہ ان نے گھر ہیں کہ ان کی نافرمانی کی وجہ سے خالی و ویران پڑے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لے بڑی عبرت ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیز گار تھے بچالیا۔

نبی اسرائیل آیت نمبر 59

"وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ۵۹"

(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تم سے ہم نے کہہ دیا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو ہر طرف سے روک رکھا ہے کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ہم نے جو خواب تم کو دکھایا ہے یہ لوگوں کے (ایمان کی) آزمائش (کا ذریعہ) ٹھہرایا تھا اور اسی طرح وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجود کہ ان لوگوں کو (طرح طرح) سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا ان کی سرکشی کو بڑھاتا گیا۔

سورہ ہود آیت نمبر 68/61

"وَ ثَمُودَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا! قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۶۱ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۶۲ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ۶۳ وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ۶۴ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ۶۵ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْیِ یَوْمِىٕذٍؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۶۶ وَ اَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۶۷ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَاؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۶۸"

ہم نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسی نے تم کو زمین کی مٹّی سے پیدا کیا اور تم کو اسی میں بسایا اس سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے) قریب ہے اور سب کی سنتا ہے اور دعا قبول کرتا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے صالح اس سے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو تم اب جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے اس کی پرستش سے ہم کو روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں کہ اس نے متحیّر کر دیا صالح نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی بارگاہ سے رحمتِ نبوت عطا کی ہے اس پر بھی اگر میں اس کی نا فرمانی کروں تو خدا کے عذاب سے بچانے میں میری کون مدد کرے گا پھر تم سوا نقصان کے کچھ بڑھا تو دو گے نہیں اے میری قوم یہ خدا کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت) کا ایک معجزہ ہے اگر اس کے حال پر چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے کھائے) اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تمہیں خدا کا عذاب لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں اور مار ڈالا۔ صالح نے کہا اچھّا تین دن تک اپنے گھروں میں چین اڑا لو یہی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا پھر جب ہمارے عذاب کا وقت آ پہنچا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اپنی مہربانی سے نجات دی اور ان کو اس دن کی رسوائی سے بچا لیا اور اس میں شک نہیں تیرا پروردگار زبردست غالب ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا اور وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے مر مٹے گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے تو دیکھو قوم ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تھی (کیسی سزا دی گئی) سن رکھو کہ قوم ثمود دھتکاری ہوئی ہے۔

سورہ الحجر آیت نمبر 84/80،

"وَ لَقَدۡ کَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ اٰیٰتِنَا فَکَانُوۡا عَنۡہَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ کَانُوۡا یَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ الصَّیۡحَۃُ مُصۡبِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۸۴﴾"

حجر کے رہنے والے (قوم صالح) نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا اور باوجود یکہ ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں اُس پر بھی یہ لوگ اس سے رو گردانی کرتے رہے اور بہت دلجمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے آخر ان کو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑے زوروں کی چنگھاڑ نے لے ڈالا جو کچھ بھی وہ اپنی حفاظت کی تدبیر کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کچھ بھی کام نہ آئی اور ہم نے آسمان اور زمین کو جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت اور مصلحت سے پیدا کیا ہے۔

سورہ حم سجدہ آیت نمبر 18/17

"وَ اَمَّا ثَمُوۡدُ فَہَدَیۡنٰہُمۡ فَاسۡتَحَبُّوا الۡعَمٰی عَلَی الۡہُدٰی فَاَخَذَتۡہُمۡ صٰعِقَۃُ الۡعَذَابِ الۡہُوۡنِ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸﴾"

رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو پسند کیا تو ان کے کرتوتوں کی بدولت ذلّت کے عذاب کی بجلی نے ان کو لے ڈالا۔

سورہ ذاریات آیت 45/43

"وَ فِیۡ ثَمُوۡدَ اِذۡ قِیۡلَ لَہُمۡ تَمَتَّعُوۡا حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہِمۡ فَاَخَذَتۡہُمُ الصّٰعِقَۃُ وَ ہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۴۴﴾"

ثمود کے حال میں بھی (قدرت کی نشانی) ہے جب اُن سے کہا گیا ایک خاص وقت تک خوب چین کر لو تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو ایک روز کڑک اور بجلی نے لے ڈالا وہ دیکھتے ہی رہ گئے پھر اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے۔

سورہ ابراہیم آیت 9

" اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۬ؕ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ بَعۡدِہِمۡ ؕ لَا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ فِیۡۤ اَفۡوَاہِہِمۡ وَ قَالُوۡۤا اِنَّا کَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ وَ اِنَّا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَیۡہِ مُرِیۡبٍ ﴿۹﴾"

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور دوسرے لوگ جو ان کے بعد ہوئے (کیوں کر ہوتی) ان کو تو سوا خدا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس ان کے وقت کے پیغمبر معجزے لے کر آئے اور سمجھانے لگے تو اُن لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ پر الٹا ماد یا اور کہنے لگے جو حکم لے کر تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اس کے بڑے شک میں پڑے ہیں۔

سورہ حاقہ آیت نمبر 5/4

" کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾"

(وہی) کھڑ کھڑانیوالی (جس کو) عاد اور ثمود نے جھٹلایا غرض ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

سورہ عکبوت آیت نمبر 38

"وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۚ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ۳۸"

قوم عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور اے (اہل مکہ) تم کو تو ان لوگوں کے (اُجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کاموں کو اچھّا کر دکھایا تھا اور اُنہیں (سیدھی) راہ چلنے سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بہت ہوشیار تھے

سوانح حیات حضرت ابراھیم علیہ السلام

موٴرخین کا بیان ہے کہ عہد حضرت ہو د علیہ السلام و صالح علیہ السلام کے عرصہ دراز کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت کا آغاز ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام بمقام کوثا میں پیدا ہوئے جو نواح کو فہ میں ایک گاؤں تھاآپ کے والد کا نام تارخ تھا اور آپ کی والدہ گرامی کا نام تونا تھاآپ کی ولادت سے پہلے بابل بلکہ چوتھائی دنیا پر نمرد دابن کنعان کی حکومت تھی۔

نمردو اپنے باپ دادا کی طرح بت پرستی کرتا لیکن رعایا کے ساتھ انصاف برتتا تھا پھر شیطان کے بہکانے سے خود خدا بن بیٹھا۔ سارے عالم میں اپنی شکل کے بت بنا کر پھیلا دیئے اور حکم دیا کہ سب میری پوجا کر یں مجھ کو خدا مانیں۔

اس نے ایک ہزار سات سو سال تک حکومت کی وہ پہلا حکمران تھا جس نے سر پر تاج رکھا اور خدائی کا دعویٰ کیا اسی دوران ایک شب خواب دیکھا کہ افق بابل پر ایک ستارہ طالع ہوا جس کے نور جمال سے آفتاب اور ماہتاب نابود ہوگئے ہیں خواب سے بیدار ہو کر اس نے منجموں، کاہنون اور قیافہ شناسوں کو طلب کیا اور اپنا خواب بیان کیا خلید بن عاص جو منجموں کا سردار تھا بولا نہایت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ یہ خواب اجرام فلکی کے تاثرات کا نتیجہ ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ کی مملکت میں عنقریب ایک بچّہ پیدا ہوگا جو آپ کی سلطنت اور آپ کی خدائی کے اختتام کا پیغام ہوگا۔ وہ ایک نئے دین کا اعلان کرے گا اور نئی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا منجمّوں نے یہ خبر بھی دی کہ فلاں شب کو اس لڑکے کا نطفہ قائم ہوگا لہٰذا

نمرود نے حکم دیا کہ سب مردوں کو شہر سے باہر کرادو اور کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ جاسکے اور درو ازوں پر پہرے بیٹھا دیئے اس طرح عورتوں کو آزادی سے گھومنے کی آزادی مل گئی۔ براہیم علیہ السلام کی والدہ بھی تفریح کرنے گھومتی اس دروازے پر پہونچیں جہاں حضرت تارخ نگران کی حیثیت سے متعین تھے دونوں کی نظر ملتے ہی جنسی جذبات مشتعل ہوئے اور رات کی تاریکی میں اپنی بیوی سے مجا معت کی۔ اس طرح ایک غار میں حکم خدا پورا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام غار ہی میں پرورش پاتے رہے۔

طبری میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی والدہ نے جب اپنے شوہر کے سامنے پیش کیا تو خدا نے تارخ کے دل میں بیٹے کی محبت پیدا کردی اور حکمِ نمرود کو فراموش کر بیٹھے۔ تارخ کی وفات پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پرورش ان کے چچا آذر نے اپنے سر لے لی آذر بت تراشی اور بت فروشی کرتا تھا اور لڑکوں کو بت فروشی کے لئے استعمال کرتا تھا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اور لڑکوں کے ساتھ بت فروشی کے لئے بازار بھیجنا چاہا پہلے تو آپ راضی نہ ہوئے پھر حالات کی روشنی میں راضی ہوئے اور بتوں کو بازار میں گھسیٹتے اور آواز لگاتے رہے کوئی ایسا ہے جو اس قسم کے بت خریدے جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔

آذر کے پاس آپ کی شکایت پہنچی تو آذر نے مواخذہ کیا تو آپ نے فرمایا: کیوں اپنے بتوں کو پوجتے ہو جو نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں ان کی پرستش چھوڑ دو اور خدائے واحد کی عبادت کرو۔

بروایت روضۃ الصفا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ کی خبر نمبرود تک پہنچی۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دربار میں حاضری کا حکم دیا۔

آپ دربار میں پہنچے لیکن نہ نمرود کو سلام کیا اور نہ سجدہ۔

نمرود نے کہا تم نے مجھ کو سجدہ کیوں نہ کیا؟

آپ نے فرمایا: میں اپنے خالق کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا۔

اس نے پوچھا: تمہارا خدا کون ہے؟

آپ نے فرمایا: میرا خدا مردہ کو زندہ کرتا اور زندہ کو مارتا ہے۔

اس نے قید خانے سے دو آدمیوں کو بلا کر ایک کو مار ڈالا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہا یہ تو میں بھی کرتا ہوں۔

آپ نے فوراً فرمایا: میرا خدا آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو خدا ہے تو مغرب سے نکال دے۔

یہ سن کر وہ عاجز ہوا اور چپ ہو گیا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے دربار سے واپس آئے اور کُھلم کُھلا تبلیغ شروع کر دی جس سے بے شمار لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اب آپ کی کوشش تھی کہ اجتماعی تبلیغ شروع کریں اس مقصد کے لئے آپ نے عید کا دن مقرر کیا جب سب لوگ عید گاہ جانے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آذر نے زور دے کر کہا تم بھی چلو آپ نے کہا میں مریض ہوں میں نہیں جا سکتا جب یہ لوگ عید گاہ چلے گئے تو آپ بت خانے پہنچے اور ایک مضبوط تیشے کے ذریعہ بتوں کو چکنا چور کر دیا اور بڑے بُت کے گلے میں تیشہ ڈال دیا اور وہاں سے چلے گئے۔

عید گاہ سے واپسی پر اُنہوں نے اپنے بتوں کا جب یہ حشر دیکھا نمرود کو اس کی خبر کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بر سر عام نمرود کے دربار میں حاضر کیا گیا۔

نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ حرکت تم نے کی ہے؟

حضرت ابراہم علیہ السلام نے کہا: ان کا سب سے بڑا موجود ہے جو کچھ ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا

اس سے پوچھو اگر بتا سکے تو ٹھیک ہے ورنہ سمجھ لو یہی مجرم ہے ورنہ یہ مان لو کہ اس کا عدم وجود برابر ہے ۔

مشرکین یہ سنکر شرمندہ ہوئے پھر کہا تم جانتے ہو یہ بول نہیں سکتے۔

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تُف ہے تم پر کہ تم خدا لا شریک کو چھوڑ کر لا یعنی صورتوں کو پوجتے ہو اس کے بعد آپ برابر تبلیغ کرتے رہے۔

نمرود نے جب دیکھا کہ اس کی خدائی کے ساتھ ساتھ اس کا تخت و تاج بھی خطرے میں ہے تو اس نے گرفتار کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید خانہ میں ڈال دیا اور ایک روایت کے مطابق سات سال قید میں رکھا اور انہیں نذر آتش کرنے کا فیصلہ کیا۔

نذر آتش کی بڑی لمبی چوڑی تفصیل ہے جس کو یہاں بیان کرنا مقصود نہیں۔ ایک بہت بڑے رقبہ پر آگ روشن کی گئی جو میلوں پر محیط تھی اس کے قریب جانا ناممکن تھا لہٰذا منجنیق کے ذریعہ آپ کو آگ میں پھینکا گیا تو مختلف فرشتوں، ہوا، پانی نے آپ سے آپ کی مدد کی خواہش کی یہاں تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بھی آپ سے دریافت کیا کہ کوئی حاجت ہے۔

فرمایا: بے شک لیکن تم سے نہیں صرف اس باری تعالیٰ سے جس کو میرے وجود کا علم ہے۔

چنانچہ فرمان باری ہوا "قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ" آگ فوراً گل و گلزار میں تبدیل ہو گئی۔ (انبیاء...۶۹)

الغرض ایک روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام تین دن یا سات دن اسی آگ میں بیٹھے رہے منجنیق کے واقعہ سے متعلق جاننے کے خواہش مند حضرات سید نجم الحسن کراروی صاحب کی تاریخ اسلام

پڑھیں۔

مورخ ابن واضح کا بیان ہے کہ حالات کے پیش نظر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خداوندِ عالم نے حکم دیا کہ تم شہر نمرود سے نکل کر ارض مقدس شام جاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے نکل کر مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے مقام قط جو کہ رملا اور ایلیا کہ درمیان ہے قیام کیا۔ بروایت ثعلبی و روضتہ الصفایہ وہی مقام ہے جو قدس کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۶ سال تھی اور سارہ بانجھ بھی۔ لیکن حضرت کے دل میں فرزند کی تمنا پیدا ہوئی اس کے بعد ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوئے اصل نام عبرانی میں اشموئیل تھا جو کثرت استعمال سے اسماعیل ہو گیا۔

طبری کے بیان کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ کو حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اسماعیل سے کدورت پیدا ہوئی آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا ان ماں بیٹے کو میری نظروں سے دور کردو۔

اسی دوران جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی اسی کام میں ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام و اسماعیل علیہ السلام کو کہیں اور لے جایا جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد باری تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسماعیل جن کی عمر اس وقت دو سال تھی لے کر ایک طرف چل دیئے چلتے چلتے مقام زم زم پہنچ کر اس میدان میں ٹھہر گئے لیکن نہ اس جگہ کوئی سبزہ تھا اور نہ پانی اور نہ کوئی آبادی۔

بارگاہِ خداوند عالم میں عرض کی: پالنے والے! اس بے آب و گیاہ وادی میں اپنی ذریّت چھوڑے جاتا ہوں اب تو ہی ان کا نگہبان ہے۔

الغرض بروایت روضۃ الصفا حضرت ابراہیم علیہ السلام تین دن اس وادی میں قیام کے بعد رخصت ہوئے۔

جناب ہاجرہ نے سوال کیا: آپ ہم کو کس پر چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

توآپ نے فرمایا: یہی مشیت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانے کے بعد جناب ہاجرہ نے اپنے بچّے کو ایک چھوٹے سے درخت کے نیچے لٹا دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانے کیے بعد کھانا پانی ختم ہو گیا یہاں تک کہ ماں کا دودھ بھی خشک ہو گیا اپنے اور بیٹے پر پیاس کا غلبہ ہوا توآپ کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑتی رہیں اس دوران آپ کو شیر کی آواز محسوس ہوئی آپ دوڑ کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچیں توآپ نے دیکھا کہ جس جگہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس کی شدّت سے ایڑیاں رگڑ رہے تھے اس جگہ چشمہ ابل رہا ہے۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام سجدہ شکر بجا لائیں۔

طلبِ آب کے لئے حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے درمیان سات چکر لگائے تھے جس کی اللہ تعالیٰ نے حج کے موقع پر حاجیوں پر سعی واجب قرار دے دی۔

جناب ہاجرہ علیہا السلام ابھی چشمہ کے قریب ہی کھڑی تھیں کہ پروردگار نے آواز دی یہ تیرا فرزند منصب نبوت پر مبعوث ہوا یہ اپنے باپ کے ساتھ میرا گھر (کعبہ) تعمیر کرے گا یہ سُن کر حضرت ہاجرہ علیہا السلامساری تکلیفیں بھول گئیں۔

آب زم زم سطح ارض پر نمایاں ہونے سے پرندے منڈلانے لگے اور عرب قبائل کو طائروں کے اُڑنے سے پانی کا پتہ چلا مکہ سے شام جانے والے تجّار وہاں پہنچے تو حضرت سے اجازت لے کر وہاں قیام کیا۔

اول اول یمن کے دو قبائل (۱) بنی جرہم اور (۲) قطور یہاں آکر آباد ہوئے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ جانے کے ایک سال بعد۔ یعنی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام دو سال کے ہوئے تو آپ ان کے حالات معلوم کرنے آئے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام بہت مسرور ہوئیں لیکن حضرت نے سارہ سے وعدہ کرلیا تھا کہ سواری سے نہ اتریں گے اس لئے جب حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا آپ سواری سے اتریں تاکہ آپکا سر مبارک دھوؤں تو آپ نے معذرت کی کہ میں وعدہ خلافی نہیں کرسکتا کیونکہ میں سائرہ سے وعدہ کرچکا ہوں کہ سواری سے نہ اتروں گا حضرت ہاجرہ علیہا السلام ایک بڑا پتھر لائیں جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیر دھلا دیا اس پتھر پر نقش پا ابھر آئے جو مقام ابراہیم قرار پایا۔ دوسری روایت یہ ہے یہ وہ پتھر ہے جس پر خانہ کعبہ بناتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدم رکھے تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پانچ سال کے ہوئے تو حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے بروایت یعقوبی جب جناب ابراہیم علیہ السلام سو سال کے ہوئے اور حضرت سارہ ۹۰ سال کی ہوئیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تولید کی بشارت دی جب مدت حمل پورا ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ ایک ہزار ستارے آسمان پر جمع ہیں آپ نے اس کا ذکر جبرئیل امین علیہ السلام سے کیا تو آپ نے کہا کہ اس کے صلب سے ایک ہزار انبیاء پیدا ہونگے پھر آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ان کی نسل سے ختم لانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہونگے۔

حضرت نے شکر خدا کیا۔

روایت کے مطابق جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ۱۳، ۱۴ سال کی ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ

السلام ان سے ملنے آئے اور کافی عرصہ گذارااسی دوران خداوند تعالیٰ کا حکم آیا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرو اس کے لئے عہد آدم علیہ السلام میں قبلہ کاانتخاب ہوااور اس جگہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نشان بنا دیا۔ چنانچہ دیوار کعبہ بلند ہونا شروع ہوئی اور جب ۹ ہاتھ دیوار بلند ہو گئ تو خداوند نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا حجر اسود کوہ ابو قبیس سے لاؤاور اسے اپنے مقام پر نصب کردو۔

فوراً تعمیل حکم ہوا تکمیل کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں شکر گزاری کی اور دعا و تضرع وزاری کرتے ہوئے درخواست کی: باری تعالیٰ میری اس محنت خانہ کعبہ کو قبول فرما، جبرائیل علیہ السلام نے قبولیت کی بشارت دی۔ پھر مناسک حج بتائے اور یہ لوگ مشغول حج ہوئے اس کے بعد وحی ہوئی کہ دنیاوالوں کو تعمیرِ کعبہ کی خبر کردو تاکہ لوگ حج کے لئے آئیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہامالک میری آواز نحیف ہے کہاں تک جاسکے گی؟

حکم ہوا: تم آواز بلند کرو پہنچانا میرا کام ہے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہو کر پہلے یمن کی طرف پھر مشرق کی طرف آواز دی یہ آواز سب نے سنی اور لبیک لبیک کی آوازیں بلند ہوئیں۔

علّامہ مجلسی سے روایت ہے کہ حج کے لئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مشعرالحرام پہنچے تو رات ہو گئ تھی لہٰذا وہیں سو رہے رات کو خواب دیکھا کہ میں اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہا ہوں۔آپ نے اس کا ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کیا۔

انہوں نے عرض کی: بابادیر کیوں آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں پائینگے۔

ادھر شیطان نے حضرت ہاجرہ علیہاالسلام کو بہکانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔

ادھر آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹا کر اپنی طرف سے ان کو ذبح کردیا لیکن جب آنکھ سے پٹی

کھول کر دیکھا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح کیا پڑا ہے۔
خداوند تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری قربانی کامیاب ہوئی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہوا:"وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ" ہم نے اس قربانی کو ذبح عظیم میں تبدیل کردیا۔(سورہ صافات...۱۰۷)
تاریخ روضۃالصفا میں ہے کہ ان اقعات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ معظّمہ میں اپنا خلفیہ مقرر کیا اور خود فلسطین اور شام کی طرف چلے گئے اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کوان کے انتقال پر حجر کے قریب دفن کیا گیا۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام اکثر خبر گیری کے لئے آیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بیوی سے ملاقات ہوئی کیونکہ آپ شکار پر گئے ہوئے تھے واپسی پر حضرت اسماعیل علیہ السلامکے لئے جاتے ہوئے فرمایا اپنے گھر کے دروزے کی ڈیورھی بدل دو کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے چنانچہ اسماعیل علیہ السلام کو جب معلوم ہوا تو آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ دوسری بیوی کے مطابق فرمایا اپنے گھر کی موجودہ ڈیوڑھی برقرار رکھنا بہت مناسب ہے اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان کی موجودگی میں (یعنی" حیفابنت مضاض" کے ہوتے ہوئے) کوئی شادی نہیں کی۔
موٴرخین کا بیان ہے کہ ابراہیم عجمی لفظ ہے جس کے معنی پدر مہربان ہیں آپ بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے اگر مہمان نہ ملتا تو آپ بھی بغیر کھانا کھائے سو جاتے۔
آپ کو خلیل اللہ اور خلیل الرحمٰن کے لقب ملے،
سب سے پہلے جہاد آپ کے عہد میں فرض ہوا،

تقسیم غنیمت کا اصول معین ہوا،

پائجامہ پہننا،

ناخن کاٹنا،

پانی سے استنجا کرنا،

مساکین کو کھانا کھلانا

اور خیرات کرنا سنت قرار پایا۔

آپ ہی نے سب سے پہلے خمس نکالا۔

آپ پہلے شخص ہیں جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوئے ان سے پیشتر سفید نہ ہوتے تھے۔

آپ دیگر انبیاء کی طرح مختون پیدا ہوئے تھے،

ختنہ کرنا آپ کے دور میں سنت قرار پایا،

آپ نے زمین پر بے شمار سجدے کئے،

نمازِ شب کی پابندی کی،

محمد اور آل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درورد بھیجا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے پروردگار سے مردے کو زندہ کرنے کا سوال کیا جو پورا ہوا۔

خدوند عالم نے آپ سے کہا چار پرندے لو پھر ان کو ذبحہ کرکے پہاڑوں پر رکھ دو پھر سب کو بلاؤ سب تمہارے پاس دوڑ کر آئینگے۔

وہ چار پرندے گدھ، بطخ، مرغ اور مور ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور پھر جب ان کو

آواز دی تو سب اپنی اصلی حالت میں واپس لوٹ آئے۔

تاریخ طبری میں ہے کہ جب آپ کا امتحان لیا اور اس میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں لوگوں کا امام بنا دیا۔

آپ نے سوال کیا: اور میری ذریت میں بھی امامبنا۔

جواب ملا: بے شک ہونگے لیکن میرا یہ عہدہ امامت میری طرف سے ظالموں کو نصیب نہ ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے ماہ رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئے تھے۔

بقول امام ثعلبی حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ابراہیم علیہ السلام پر جو صحیفے نازل ہوئے اس میں کیا ہے؟

تو آپ نے اس کی تشہیر کی اور کہا عقل پر لازم ہے کہ دن کو چار حصوں میں تقسیم کرے۔

پہلے میں عبادت کرے

دوسرے میں صفت باری میں تفکر کرے

تیسرے میں نفس کا محاسبہ کرے

چوتھے میں طلب معاش کرے اور اپنی زبان پر قابو رکھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب مکہ معظّمہ سے واپس شام جانے لگے تو اسماعیل علیہ السلام کو مکہ معظّمہ میں اپنا خلیفہ بنایا اور شام واپس آئے یہاں اسحاق علیہ السلام کو اپنا ولی عہد و خلیفہ مقرر کیا منگل کے دن ماہ آب ۱۰ تاریخ کو ۱۹۵ سال میں انتقال ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین ازواج سے ۸ فرزند پیدا ہوئے آپ کی کوئی بیٹی نہ پیدا ہوئی جس کی آپ کو تمنا تھی تا کہ ان کے مرنے کے بعد سوگ منائے آپ کے دو فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت

اسحاق علیہ السلام شرف نبوت پر فائز ہوئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ اعلیٰ آیت نمبر 19

"صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى ؁۱۹"

بیشک یہی بات اگلے صحیفوں ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی ہے۔

سورہ نجم نمبر 37/36

"اَمۡ لَمۡ يُنَبَّاۡ بِمَا فِىۡ صُحُفِ مُوۡسٰى ؁۳۶ وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓى ؁۳۷"

کیا وہ اس سے باخبر نہیں ہوا ہے کہ جو موسیٰ کی کتابوں میں نازل ہوا ہے؟ اور اسی طرح ابراہیم کی کتابوں میں جس نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح سے ادا کیا تھا۔

سورہ ص آیت نمبر 47/45

"وَاذۡكُرۡ عِبٰدَنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ اُولِى الۡاَيۡدِىۡ وَالۡاَبۡصَارِ ؁۴۵ اِنَّاۤ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ ذِكۡرَى الدَّارِ ؁۴۶ وَاِنَّهُمۡ عِنۡدَنَا لَمِنَ الۡمُصۡطَفَيۡنَ الۡاَخۡيَارِ ؁۴۷"

(اے رسول) ہمارے بندوں ہیں،ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوّت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان لوگوں کوایک خاص صنعت آخرت کی یاد سے ممتاز کیا تھااور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں

سورہ مریم آیت نمبر 50/41

"وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؁ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ؁۴۱ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ

تَعۡبُدُ مَا لَا یَسۡمَعُ وَ لَا یُبۡصِرُ وَ لَا یُغۡنِیۡ عَنۡکَ شَیۡئًا ۴۲ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ قَدۡ جَآءَنِیۡ مِنَ
الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ یَاۡتِکَ فَاتَّبِعۡنِیۡۤ اَہۡدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۴۳ یٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّیۡطٰنَ ؕ اِنَّ
الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِیًّا ۴۴ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ
فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا ۴۵ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِہَتِیۡ یٰۤـاِبۡرٰہِیۡمُ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہِ
لَاَرۡجُمَنَّکَ وَ اہۡجُرۡنِیۡ مَلِیًّا ۴۶ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیۡکَ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَکَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِیۡ
حَفِیًّا ۴۷ وَ اَعۡتَزِلُکُمۡ وَ مَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ ۫ۖ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوۡنَ بِدُعَآءِ
رَبِّیۡ شَقِیًّا ۴۸ فَلَمَّا اعۡتَزَلَہُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۙ وَ ہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَ
یَعۡقُوۡبَ ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا نَبِیًّا ۴۹ وَ وَہَبۡنَا لَہُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَ جَعَلۡنَا لَہُمۡ لِسَانَ
صِدۡقٍ عَلِیًّا ۵۰ "

اے رسول قرآن میں ابراہیم کا بھی تذکرہ کرو اور اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچّے نبی تھے جب انہوں نے اپنے چچا اور منہ بولے باپ سے کہا اے ابّا آپ کیوں اُس چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سُن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے اے میرے ابّا میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو سیدھی راہ دکھا دوں گا اے ابّا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے کیونکہ شیطان خدا کا نافرمان ہے اے ابّا میں یقینا اس سے ڈرتا ہوں کہ مبادا خدا کی طرف سے آپ پر کوئی عذاب ہو تو آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔ آذر نے کہا یا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا اگر تو ان باتوں سے باز نہ آئے گا تو یاد رہے میں تجھ کو سنگسار کردوں گا تو ہمیشہ کے لئے میرے پاس سے دور ہو جا ابراہیم نے کہا اچھّا تو میرا

سلام لیجیۓ مگر اس پر بھی اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا کیونکہ بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے میں نے آپ کو اور ان بتوں کو بھی جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں سب کو چھوڑا اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا امید ہے میں اپنے پرودگار کی عبادت سے محروم نہ ہوں گا غرض جب ابراہیم نے ان لوگوں کو اور جس کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے اسحاق و یعقوب سی اولاد عطا کی اور ہرایک کو نبوت کے درجہ پر فائز کیا اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایا اور ہم نے ان کے لئے اعلی درجہ کا ذکر سراخیر دنیا میں بھی قرار دیا

سورہ شعراء آیت 102/69

"وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ ! ۶۹ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَ قَوۡمِہٖ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۷۰ قَالُوۡا نَعۡبُدُ
اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا عٰکِفِیۡنَ ۷۱ قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ۷۲ اَوۡ یَنۡفَعُوۡنَکُمۡ
اَوۡ یَضُرُّوۡنَ ۷۳ قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ۷۴ قَالَ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ
تَعۡبُدُوۡنَ ۷۵ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ۷۶ فَاِنَّہُمۡ عَدُوٌّ لِّیۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۷۷
الَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ فَہُوَ یَہۡدِیۡنِ ۷۸ وَ الَّذِیۡ ہُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِ ۷۹ وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ
یَشۡفِیۡنِ ۸۰ وَ الَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡنِ ۸۱ وَ الَّذِیۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ
یَوۡمَ الدِّیۡنِ ۸۲ رَبِّ ہَبۡ لِیۡ حُکۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ۸۳ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ
فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۸۴ وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیۡمِ ۸۵ وَ اغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ
الضَّآلِّیۡنَ ۸۶ وَ لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ۸۷ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوۡنَ ۸۸ اِلَّا مَنۡ

اَتَی اللہَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ؕ۸۹ وَ اُزۡلِفَتِ الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ۹۰ وَ بُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِلۡغٰوِیۡنَ ۙ۹۱ وَ
قِیۡلَ لَہُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۙ۹۲ مِنۡ دُوۡنِ اللہِ ؕ ہَلۡ یَنۡصُرُوۡنَکُمۡ اَوۡ
یَنۡتَصِرُوۡنَ ؕ۹۳ فَکُبۡکِبُوۡا فِیۡہَا ہُمۡ وَ الۡغَاوٗنَ ۙ۹۴ وَ جُنُوۡدُ اِبۡلِیۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ؕ۹۵ قَالُوۡا
وَ ہُمۡ فِیۡہَا یَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ۹۶ تَاللہِ اِنۡ کُنَّا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ۹۷ اِذۡ نُسَوِّیۡکُمۡ بِرَبِّ
الۡعٰلَمِیۡنَ ۹۸ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۹۹ فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِیۡنَ ۙ۱۰۰ وَ لَا صَدِیۡقٍ
حَمِیۡمٍ ۱۰۱ فَلَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۱۰۲"

اے رسول! ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ بیان کرو جب انہوں نے اپنے منہ بولے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو وہ بولے ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی کے مجاور بن جاتے ہیں ابراہیم نے کہا بھلا جب تم انہیں پکارتے ہو تو وہ کچھ تمہاری سنتے بھی ہیں یا کچھ تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں کہنے لگے یہ سب تو کچھ نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا تم نے دیکھا بھی کہ جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو تمہارے اگلے باپ دادا کیا کرتے تھے یہ سب یقینا میرے دشمن ہیں مگر سارے جہاں کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست ہے) پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور مجھے پانی پلاتا ہے اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے وہ پھر مجھے مار ڈالے گا اور پھر زندہ کرے گا اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیام کے دن میری خطاؤں کو بخش دے گا پروردگار مجھے علم و فہم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر۔ اور آئندہ آنیوالی نسلوں میں میرا ذکر قائم رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ بہشت کے وارثوں میں سے بنا اور میرے منہ بولے باپ (چچا آذر) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہیں اور

جس روز قبروں سے اٹھائے جائینگے مجھے رسوانہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کام آئے گا اور نہ لڑکے بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے نگاہوں کے پاک دل لئے حاضر ہوگا وہ فائدے میں رہے گا بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے قریب کردی جائے گی اور پھر اہل جہنم سے پوچھا جائے گا خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پرستش کرتے تھے آج وہ کہاں ہیں کیا وہ آج تمہاری مدد کرسکتے ہیں یا وہ خود اپنی آپ مدد کرسکتے ہیں پھر وہ معبود اور گمراہ لوگ اور شیطان کا لشکر غرض سب کے سب جہنم میں اوندھے منہ ڈھکیل دیئے جائینگے اور یہ لوگ آپ میں باہم جھگڑا کریں گے اور گمراہ اپنے معبود سے کہیں گے خدا کی قسم ہم لوگ تو یقینا صریحی گمراہی میں تھے ہم تم کو سارے جہاں کے پالنے والے خدا کے برابر سمجھتے رہے اور ہم کو بس ان گنہگاروں نے جو ہم سے پہلے ہوئے گمراہ کیا اب نہ تو میری کوئی سفارش کرنے والا ہے اور نہ کوئی دل پسند دوست کاش تو ہمیں اب دنیا میں دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم ضرور ایمانداروں میں ہوتے ابراہیم کے اس قصہ میں یقینا ایک بڑی عبرت ہے۔

سورہ ہود آیت نمبر 76/69

"وَلَقَدۡ جَآئَتۡ رُسُلُنَآ اِبۡرَاهِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ
جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِیۡذٍ ٦٩ فَلَمَّا رَاۤ اَیۡدِیَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَیۡهِ نَکِرَهُمۡ وَ اَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ
خِیۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰی قَوۡمِ لُوۡطٍ ؕ ٧٠ وَ امۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِکَتۡ
فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَ مِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ یَعۡقُوۡبَ ٧١ قَالَتۡ یٰوَیۡلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوۡزٌ وَّ هٰذَا
بَعۡلِیۡ شَیۡخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ٧٢ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَ
بَرَکٰتُهٗ عَلَیۡکُمۡ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ٧٣ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِیۡمَ الرَّوۡعُ وَ

جَآئَتۡهُ الۡبُشۡرٰی یُجَادِلُنَا فِیۡ قَوۡمِ لُوۡطٍ ؕ۷۴ اِنَّ اِبۡرَاهِیۡمَ لَحَلِیۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیۡبٌ ۷۵
یٰۤاِبۡرَاهِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمۡ اٰتِیۡهِمۡ عَذَابٌ غَیۡرُ
مَرۡدُوۡدٍ ۷۶ "

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے ابراہیم کو سلام کیا اور ابراہیم نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم بلاتوقف ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے اور ساتھ کھانے بیٹھے پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور دل ہی دل میں ان سے ڈرے اس کو فرشتے سمجھے اور کہنے لگے آپ ڈریں نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف ان کی سزا کے لئے بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم کی بیوی سارہ کھڑی ہوئی تھیں وہ یہ خبر سن کر ہنس پڑیں تو ہم نے انہیں اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی وہ کہنے لگی کیا میں اب بچّہ جننے بیٹھوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو ایک بڑی تعجب خیز بات ہے وہ فرشتہ بولے ہاں تم خدا کی قدرت پر تعجب کرتی ہو اے اہل بیت نبوت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد و ثنا بزرگ ہے پھر جب ابراہیم کے دل سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس اولاد کی خوشخبری بھی آچکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے اور ناز سے سفارش کرنے لگے بے شک ابراہیم بردبار نرم دل ہر بات پر خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہم نے ان سے کہا اے ابراہیم اس بات کی ہٹ مت کرو اس بارے میں جو حکم تمہارے پروردگار کا تھا، آچکا اور اس میں شک نہیں کہ ان پر ایسا عذاب آنیوالا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔

سورہ یوسف آیت نمبر 6

"وَ كَذٰلِكَ يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ وَ يُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَ
عَلٰۤى اٰلِ يَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۶"

تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح اس سے پہلے تمہارا دادا اور پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمتیں پوری کرچکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا تیرا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔

سورہ الحجر آیت نمبر 58/51

"وَ نَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ ۘ ۵۱ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ
وَجِلُوۡنَ ۵۲ قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ۵۳ قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰۤى اَنۡ
مَّسَّنِىَ الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ ۵۴ قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ ۵۵ قَالَ
وَمَنۡ يَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ ۵۶ قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۵۷
قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَ ۵۸"

ان کو ابراہیم کے مہمان کا حال سنا دو جب یہ ابراہیم کے پاس آئے تو پہلے انہوں نے سلام کیا ابراہیم نے جواب سلام کے بعد کہا ہم کو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجئے کیونکہ ہم آپ کو ایسے دانا اور بینا فرزند کی پیدائش کی خوشخبری دیتے ہیں ابراہیمؑ نے کہا بیٹے ہونے کی کیا خوشخبری دیتے ہو جبکہ مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو اب کا ہے کہ خوشخبری وہ فرشتے بولے ہم نے آپ کو بالکل ٹھیک خوشخبری دی

ہے آپ بارگاہِ خداوندی سے بالکل ناامید نہ ہوں، گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہو پھر اے ابراہیمؑ نے کہا اے خدا کے بھیجے ہوئے فرشتوں تمھیں آخر کیا مہم در پیش ہے انھوں نے کہا ہم تو ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

سورہ انعام آیت نمبر 90/75

"وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ٧٥
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ٧٦
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ٧٧ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ٧٨ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٧٩ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ
هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ٨٠ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ! ٨١ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ٨٢ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ٨٣ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ

قَبۡلُ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ وَ اَيُّوۡبَ وَ يُوۡسُفَ وَمُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ
نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ‏ ۸۴ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحۡيٰى وَعِيۡسٰى وَ اِلۡيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۙ‏ ۸۵ وَ
اِسۡمٰعِيۡلَ وَ الۡيَسَعَ وَ يُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ۸۶ وَ مِنۡ اٰبَآٮِٕهِمۡ
وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَ اِخۡوَانِهِمۡ‌ ۚ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ۸۷ ذٰلِكَ هُدَى
اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۸۸
اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحُكۡمَ وَ النُّبُوَّةَ‌ ۚ فَاِنۡ يَّكۡفُرۡ بِهَا هٰٓؤُلَاۤءِ فَقَدۡ
وَكَّلۡنَا بِهَا قَوۡمًا لَّيۡسُوۡا بِهَا بِكٰفِرِيۡنَ ۸۹ اُولٰٓٮِٕكَ الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰٮهُمُ اقۡتَدِهۡ‌ ؕ
قُلْ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٰى لِلۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ۹۰"

جس طرح ہم نے ابراہیم کو دکھایا تھا کہ بت قابل پرستش نہیں اسی طرح ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا انتظام دکھاتے رہے تاکہ وہ ہماری وحدانیت کا تعین کرنے والوں سے ہو جائے تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو ایک ستارہ دیکھا فوراً بول اُٹھے ہائیں کیا یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانے والی چیز کو تو میں خدا بنانا پسند نہیں کرتا پھر جب چاند کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو بول اُٹھے کیا یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ اگر میرا اصلی پروردگار میری راہ نمائی نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا پھر جب آفتاب دمکتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کیا یہی میرا خدا ہے یہ تو سب سے بڑا بھی ہے پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم خدا کا شریک بناتے ہو ان سے میں بیزار ہوں یہ ہرگز خدا نہیں ہو سکتے میں نے باطل سے کترا کر اسی کی طرف اپنا منہ

کرلیا یہ جس نے بہتیرے آسمان اور زمین پیدا کئے میں مشرکین کے ساتھ نہیں ہوں تو ان کی قوم کے لوگ ان سے محبت کرنے لگے پھر ابراہیم نے کہا کیا مجھ سے خدا کے بارے میں محبت کرتے ہو حالانکہ وہ یقینی میری ہدایت کرچکا ہے اور تم جن چیزوں کو خدا کا شریک بناتے ہو میں ان سے ڈرتا ورتا نہیں وہ میرا کچھ بگاڑ (نہیں) سکتے مگر ہاں میرا خدا جو کرنا چاہے تو البتہ کرسکتا ہے میرا پروردگار تو باعتبار سب پر حاوی ہے تم اس میں نصیحت نہیں مانتے۔ جس میں تم خدا کا شریک بناتے ہو میں ان سے کیوں ڈروں جب تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنا دیا ہے جن کی سند تم پر خدا نے نازل نہیں کی اگر تم جانتے ہو تو بھلا بتاؤ تو سہی کہ تم دونوں فریق میں اس قائم رکھنے کا زیادہ حقدار کیوں ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو (ظلم) شرک سے آلودہ نہیں کیا انہی لوگوں کے لئے امن اور اطمینان ہے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں یہ ہماری سمجھائی بجھائی ہوئی دلیلیں ہیں جو ہم نے ابراہیم کو اپنی قوم پر غالب آنے کے لئے عطا کی تھیں ہم جنکے چاہتے ہیں مرتبے بلند کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا باخبر ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب بیٹا پوتا عطا کیا ہم نے سب کی ہدایت کی اور ان سے پہلے نوح کی بھی ہدایت کی اور ان ہی ابراہیم کی اولاد کے داداؤں، سلیمان، ایوب و یوسف، موسیٰ اور ہارون سب کی ہم نے ہدایت کی اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا کرتے ہیں ذکریا، یحییٰ اور عیسیٰ والیاس سب کی ہدایت کی یہ سب خدا کے نیک بندوں میں سے ہیں اسماعیل والیسح، یونس اور لوط کی بھی ہدایت کی اور سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطا کی اور صرف انہی کو نہیں بلکہ ان کے باپ داداؤں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو منتخب کیا اور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کی دیکھو یہ خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں سے جس کو چاہے اس کی وجہ سے راہ پر لائے اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت جاتا یہ پیغمبر وہ لوگ تھے جن کو ہم نے آسمانی کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی پس

اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانے تو کچھ پروا نہیں ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو ان کی طرح انکار کرنے والے نہیں یہ اگلے پیغمبر وہ لوگ تھے جن کی خدا نے ہدات کی پس تم بھی ان کی ہدایت کی پیروی کرو

سورہ صافات آیت نمبر 112/83

"وَ اِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ ! ۸۳ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ۸۴ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَ
قَوۡمِهٖ مَا ذَا تَعۡبُدُوۡنَ ۸۵ اَئِفۡكًا اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ ؕ ۸۶ فَمَا ظَنُّكُمۡ بِرَبِّ
الۡعٰلَمِيۡنَ ۸۷ فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ ۸۸ فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ ۸۹ فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ ۹۰
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ۹۱ مَا لَـكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ۹۲ فَرَاغَ عَلَيۡهِمۡ ضَرۡبًا
بِالۡيَمِيۡنِ ۹۳ فَاَقۡبَلُوۡۤا اِلَيۡهِ يَزِفُّوۡنَ ۹۴ قَالَ اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا تَنۡحِتُوۡنَ ۹۵ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَ
مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۹۶ قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى الۡجَحِيۡمِ ۹۷ فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا
فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ۹۸ وَ قَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ ۹۹ رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنَ
الصّٰلِحِيۡنَ ۱۰۰ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ۱۰۱"

ابراہیم جب اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف پہلو میں ایسا دل لئے ہوئے بڑھے جو ہر عیب سے پاک تھا جب انہوں نے اپنے منہ بولے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑ کر اپنے دل سے گڑھے ہوئے (بتوں) معبودوں کی تمنا ہو تو ساری خدائی کے پالنے والے کے ساتھ تمہارا کیا خیال ہے پھر ایک عید میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا تو ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا میں

عنقریب بیمار پڑنے والا ہوں تو وہ لوگ ابراہیم کی طرف پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے پھر تو ابراہیم چپکے سے ان کے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (طعن سے کہا) تمہارے سامنے اتنے چڑھاوے رکھے ہیں آخر تم کھاتے کیوں نہیں ارے تمہیں کیا ہوگیا یہ تم بولتے تک نہیں پھر تو ابراہیم مارتے ہوئے ان پر پل پڑے اور توڑ پھوڑ کر ایک بڑے بت کے گلے میں کلہاڑی ڈالدی جب ان لوگوں کو خبر ہوئی تو ابراہیم کے پاس دوڑے ہوئے پہنچے ابراہیم نے کہا افسوس تم لوگ اس کی پرستش کرتے ہو جس کو خدا اپنے ہاتھ سے تراش کر بناتے ہو سب کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے یہ سن کر وہ لوگ آپس میں کہنے لگے اس کے لئے ایک بھٹی کی عمارت بناؤ اور اس میں آگ سُلگا کر اس میں اس کو ڈالو پھر ابراہیم کے ساتھ انہوں نے مکاری کرنا چاہی تو ہم نے آگ کو گلزار کر کے نیچا دکھایا اور جب آذر نے نکال دیا تو بولے میں اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہ عنقریب مجھے روبراہ کردے گا پھر عرض کی پروردگار مجھے ایک نیکوکار فرزند عطا فرما تو ہم نے ان کو ایک بڑے نرم دل فرزند کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی پھر جب اسماعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دوھوپ کرنے لگا ابراہیم نے کہا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں میں خود تمہیں ذبح کر رہا ہوں تم غور کرو تمہاری اس میں کیا رائے ہے۔ اسماعیل نے کہا ابّا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے اس کو بے تامل بجالایئے اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں پائیں گے پھر جب دونوں نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے آمادہ دیکھ کر آواز دی اے ابراہیم تم نے خواب کو صحیح کر دکھایا اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملینگے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا سخت اور صریحی امتحان تھا ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک ذبح عظیم قرار دیا اور ہم نے ان کا چرچا بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا ابراہیم پر سلام ہے ہم یوں نیکی کرنے والوں کو جزاء خیر دیتے ہیں بیشک ابراہیم ہمارے خاص ایماندار بندوں سے تھے ہم نے ابراہیم کو اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جو ایک نیکوکار نبی تھے اور ہم

نے خود ابراہیم اور اسحاق پر اپنی برکت نازل کی کی۔

سورہ زخرف آیت نمبر 28/26

"وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۲۶ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۲۷ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۸"

جب ابراہیم نے اپنے منہ بولے باپ آذر اور اپنی قوم سے کہا جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں میں تو اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا وہی بہت جلد میری ہدایت کرے گا اور اسی ایمان کو ابراہیم اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے۔

سورہ نحل آیت نمبر 122/120

"اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۱۲۰ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۲۱ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ ۱۲۲"

ابراہیم لوگوں کے پیشوا خدا کے فرمانبردار بندے تھے اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور مشرکین سے ہرگز نہ تھے اس کی نعمتوں کے شکر گزار اور ان کو خدا نے منتخب کر لیا تھا اپنی سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی اور ہم نے انہیں دنیا میں بھی ہر طرح کی بہتری عطا کی تھی اور آخرت میں بھی یقیناً نیکو کاروں سے ہونگے اے رسول پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔

سورہ ابراہیم آیت نمبر 41/25

"وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۳۴ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ
نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ ۳۵ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ
مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳۶ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ
اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۳۷ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا
نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۳۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَ
هَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۳۹ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ
الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۴۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۴۱"

وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے خدا سے عرض کی پروردگار اس شہر مکہ کو امن و امان کی جگہ بنادے مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچالے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں اے میرے پالنے والے س میں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے لوگوں کو گمراہ بنا چھوڑا ہے جو شخص مری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تجھے اختیار ہے تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر کعبہ کے پاس ایک بے کھیتی ویراں بیا باں مکہ میں اپنی کچھ اولاد کو لا بسایا ہے تا کہ ہمارے پالنے والے یہ لوگ برابر نماز پڑھا کریں تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر تا کہ وہ

لوگ یہاں آکر آباد ہوں اور انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا فرما تاکہ یہ لوگ تیرا شکر کریں
اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو سب سے خوب واقف ہے خدا
سے تو کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے
پر اسماعیل اور اسحاق سے دو فرزند عطا کئے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے اے
مرے پالنے والے میری دعا قبول فرما ہمارے پالنے والے جس دن اعمال کا حساب ہونے لگے مجھ کو اور
میرے ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو بخش دے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 72/51

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ کُنَّا بِهٖ عٰلِمِیۡنَ ۵۱ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡهِ وَ قَوۡمِهٖ
مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیۡلُ الَّتِیۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا عٰکِفُوۡنَ ۵۲ قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیۡنَ ۵۳ قَالَ
لَقَدۡ کُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۵۴ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ
اللّٰعِبِیۡنَ ۵۵ قَالَ بَلۡ رَّبُّکُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الَّذِیۡ فَطَرَهُنَّ ۫ۖ وَ اَنَا عَلٰی
ذٰلِکُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ ۵۶ وَ تَاللّٰهِ لَاَکِیۡدَنَّ اَصۡنَامَکُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ۵۷
فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَیۡهِ یَرۡجِعُوۡنَ ۵۸ قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ
اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۵۹ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًی یَّذۡکُرُهُمۡ یُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِیۡمُ ؕ ۶۰ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا
بِهٖ عَلٰۤی اَعۡیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَشۡهَدُوۡنَ ۶۱ قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ؕ ۶۲ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ٭ۖ کَبِیۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ کَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ ۶۳

فَرَجَعُوۡٓا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡٓا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۶۴ ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ ۚ
لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنۡطِقُوۡنَ ۶۵ قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ
شَيۡـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ؕ ۶۶ اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۶۷
قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡٓا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ۶۸ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا
عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ۶۹ وَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ۷۰ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى
الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ۷۱ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا
جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ۷۲"

اس میں شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان کی حالت سے خوب واقف تھے جب انہوں نے اپنے منہ بولے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جس کی تم لوگ مجاوری کرتے ہو آخر کیا بلا ہیں وہ بولے اور تو کچھ نہیں جانتے مگر اپنے بڑے بوڑھوں کو انہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے ابراہیم نے کہا یقینا تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں تھے وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے ہو یا تم بھی یوں ہی دل لگی کرتے ہو ابراہیم نے کہا مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں تمہارے معبود بُت نہیں بلکہ تمہارا پروردگار آسمان و زمین کا مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس کا گواہ موجود ہوں اور اپنے دل میں کہا خدا کی قسم تمہاری پیٹھ پھرنے کے بعد توڑ کر چکنا چور کردوں گا مگر ان کے بڑے بُت کو اس لئے رہنے دیا تاکہ یہ لوگ عید سے پلٹ کر اس سے رجوع کریں جب کفّار کو یہ معلوم ہوا تو کہنے لگے جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے اس نے یقینی بڑا ظلم کیا کچھ لوگ کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کو جس کو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کا بری طرح ذکر

کرتے سنا تھا لوگوں نے کہا اچھّا تو اس کو سب لوگوں کے سامنے گرفتار کرکے لاؤ تاکہ وہ جو کچھ کہے لوگ اس کے گواہ رہیں غرض ابراہیم آئے اور لوگوں نے اس سے پوچھا کیوں کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے ابراہیم نے کہا یہ حرکت اور ان کے بڑے خدا نے کی ہے اگر یہ بت بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھ لو اس پر ان لوگوں نے اپنے دل میں سوچا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود بر سر ناحق ہو پھر ان لوگوں کے سر اسی گمراہی میں جھکُ دیئے اور تو کچھ بن نہ پڑا مگر یہ لوگ بولے تم کو اچھّی طرح معلوم ہے کہ یہ بت بات نہیں کر سکتے پھر ان سے کیا پوچھیں ابراہیم نے کہا تو کیا تم لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو تمہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ تمہارا نقصان کر سکتے ہیں تم پر اور اس چیز پر جس کو جسے تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے آخر وہ لوگ باہم کہنے لگے اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تو ہم نے فرمایا اے آگ ابراہیم پر بالکل ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث ہو کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ جعلسازی کرنا چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام بنا دیا اور ہم ہی نے ابراہیم اور لوط علیہ السلام کو سرکشوں سے صحیح و سالم نکال کر اس سرزمین شام بیت المقدس میں جا پہنچایا۔ جس میں ہم نے سارے جہاں کے لئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عنایت فرمایا ہم نے سب کو نیک بخت بنایا

سورہ عنکبوت آیت نمبر 31/27/16

"وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ١٦ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا
لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ١٧ وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ١٨ اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ١٩ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ
النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٢٠ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ
اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ٢١ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ز وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ٢٢ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٢٣ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ
حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٢٤ وَ قَالَ اِنَّمَا
اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ز وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۙ ٢٥ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ! وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٢٦ وَ
وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٢٧”

“وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ

اَهۡلَهَا كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ "۳۱"

ابراہیم کو یاد کرو جب انہوں نے کہا بھائیو! خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے بوجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے مگر تم لوگ خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں اپنے دل سے گڑھتے ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے بس خدا ہی سے روزی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو اس کا شکر کرو کیونکہ تم لوگوں کو ایک دن اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے اور اے اہل مکہ اگر تم نے میرے رسول کو جُھٹلایا تو کچھ پرواہ نہیں تم سے پہلے بھی بہت سی اُمتّیں اپنے پیغمبر کو جُھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف احکام کو پہنچا دینا ہے کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا نے کس طرح مخلوقات کو پہلے پیدا کیا اور اس کو پھر دوبارہ پیدا کرے گا یہ تو خدا کے نزدیک بہت آسان بات ہے اے رسول ان لوگوں سے تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر تم چل پھر کر تو دیکھو کہ خدا نے کس طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا پھر اسی طرح وہی خدا قیامت کے دن آخری پیدائش کرے گا بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے جس پر چاہے عذاب کرے اور جس پر چاہے رحم کرے تم لوگ سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے نہ تو تم زمین ہی میں خدا کو زیر کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں خدا کے سوا نہ تو تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار جن لوگوں نے خدا کی آیتوں قیامت کے دن اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے مایوس ہو گئے ان ہی لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیم کی قوم کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا باہم کہنے لگے اس کو مار ڈالو یا جلا کر خاک کر ڈالو اور آخر وہ کر گزرے مگر خدا نے ان کو آگ سے بچا لیا اس میں شک نہیں کہ دنیادار لوگوں کے واسطے اس واقعہ میں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا تم

لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم محبت کرنے کی وجہ سے خدا بنا رکھا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور آخر تم لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس وقت تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا تب صرف لوط ابراہیم پر ایمان لائے ابراہیم نے کہا میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف جہاں اس کو منظور ہوگا نکل جاؤں گا اس میں شک نہیں کہ وہ غالب اور حکمت والا ہے ہم نے ابراہم کو اسحاق سا بیٹا اور یعقوب سا پوتا عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب قرار دی ہم نے ابرہیم کو دنیا میں بھی اچھّا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت ہیں بھی یقینی نیکو کاروں سے ہیں۔

جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس بڑھاپے میں بیٹے کی خوشخبری لے کر آئے تو ابراہم سے بولے ہم لوگ عنقریب اسی گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ اس بستی کے رہنے والے یقینی بڑے سرکش ہیں یہ سنکر ابراہیم نے کہا اس بستی میں تو لوط بھی ہیں فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم ان سے خوب واقف ہیں۔

سورہ بقرہ 124 / 132

"وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۱۲۴ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ
اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ
طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۱۲۵ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ
اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ
۱۲۶ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱۲۷ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱۲۸ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۲۹ وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ
وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۳۰ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ
اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۳۱ وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَ
يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۱۳۲”

اے رسول بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انہوں نے اس کو پورا کر دیا پھر خدا نے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں (اور حضرت ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے فرمایا ہاں مگر میرے اس عہدے پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ جب تم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ قرار دی اور حکم دیا کہ ابراہیم کی اس جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ ابراہیم اور اسماعیل سے عہد و پیمان لیا کہ میرے اس گھر کو طواف و اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھو اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو پناہ اور امن کا گھوارہ بنا اور اس

کے رہنے والوں سے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے اس کو طرح طرح کے پھل کھانے کو دے۔ خدا نے فرمایا (اچھا مگر) جو کفر اختیار کرے گا اس کو دنیا میں چند روز ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے دوں گا پھر آخرت میں اس کو مجبور کرکے دوزخ کی طرف کھینچ لے جاؤں گا وہ بہت برا ٹھکانا ہے (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم اور اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کررہے تھے اور دعا مانگتے جارہے تھے اے میرے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول کر بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے اور نیت کا جاننے والا ہے اے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ کو پیدا کر جو تیرا فرمانبردار ہو اور ہم کو ہماری حج کی جگہ دکھا دے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے اور اے ہمارے پالنے والے مکہ والوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان کے نفس کو پاکیزہ کردے بیشک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقہ سے نفرت کرے مگر جو اپنے کو احمق بنائے اور بیشک ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کرلیا اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھّوں میں ہونگے جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا اسلام قبول کرو عرض کی میں سارے جہاں کے پروردگار پر اسلام لایا اور انہیں طریقوں کی ابراہیم نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہ اے فرزند خدا نے تمہارے واسطے اس دین اسلام کو پسند فرمایا پس تم ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان ہو کر۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 135

"وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ١٣٥"

(یہودی، عیسائی مسلمانوں) سے کہتے ہیں یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو راہِ راست پر آجاؤ (اے رسول) ان سے کہہ دو ہم ابراہیم کے طریقہ پر ہیں جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 258

"اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ‌ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ‌ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ‌ۚ ۲۵۸"

(اے رسول) کیا تم نے اس شخص کے حال پر نظر نہیں کی جو صرف اس برتے پر کہ خدا نے اسے سلطنت دی تھی ابراہیم سے ان کے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے اس سے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو لوگوں کو جلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی شیخی میں آکر کہنے گا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں تمہارے خدا ہی میں کونسا کمال ہے ابراہیم نے کہا اچھا میرا خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اسے پچھم سے نکالو اس پر وہ کافر ہکّا بکّا ہو کر رہ گیا مگر ایمان نہ لایا اور خدا ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 260

"وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى‌ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ‌ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنْ لِّيَطْمَـئِنَّ قَلْبِىْ‌ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا‌ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۶۰"

(اے رسول) وہ واقعہ بھی یاد کرو جب ابراہیم نے خدا سے درخواست کی اے میرے پروردگار تو مجھے بھی

تو دکھادے کہ تو مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدنے کہا کیا تم کواس کا یقین نہیں ابراہیم نے عرض کی کیوں نہیں مگر آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے دل کو پورااطمینان ہو جائے اچھّا اگر یہ چاہتے ہو تو چار پرندے لواوران کو اپنے پاس بلالو اورانکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو پھر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دواس کے بعد ان کو بلاؤ پھر دیکھو تو کیونکر وہ سب کے سب تمہارے پاس دوڑے آتے ہیں سمجھ لو کہ بیشک خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 68/65

"يَآهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَ مَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٦٥ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٦٦ مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٦٧ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ٦٨"

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں خواہ مخواہ کیوں جھگڑتے ہو کوئی ان کو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی حالانکہ توریت وانجیل جن سے یہود اور انصاری کی ابتداء ہے وہ توان کے بعد نازل ہوئی تم اتنا بھی نہیں سمجھتے تم وہی احمق لوگ ہو کہ جس کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو جھگڑا کر چکے اب اس میں کیا خواہ مخواہ جھگڑنے بیٹھے ہو جس کی سرے سے تمہیں خبر ہی نہیں۔ حقیقت حال تو خدا جانتا ہے تم نہیں جانتے ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے کھرے حق پرست تھے۔ اور فرمانبر دار بندے اور مشرکوں سے نہ تھے

ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص ان کی پیروی کرتے تھے اور اس کے پیغمبر اور ایمانداروں کو بھی۔ مومنین کا خدا مالک ہے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 97/95

"قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ، فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۹۵ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۹۶ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۹۷"

اے رسول! کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمایا اب تم ملت ابراہیم اسلام کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے لوگو! عبادت کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ یقیناً یہی کعبہ ہے جو مکہ میں بڑی خیر و برکت والا اور سارے جہاں کے لوگوں کا رہنما ہے اس میں حرمت کی بہت سی واضح اور روشن نشانیاں ہیں منجملہ اس کے مقام ابراہیم ہے جہاں آپ کے قدموں کے پتّھر پر نشان ہیں جو اس گھر میں داخل ہوا امن میں آگیا لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو اور جس نے باوجود استطاعت کے حج سے انکار کیا تو یاد رکھو کہ خدا سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

تشریح:

استطاعت سے مراد اپنے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اتنے دنوں کا سرمایہ اسکے اور اس کے لڑکے بالوں کی ضروریات کا خرچ، صحت اور تندرسی اور راستہ کا امن مراد ہے پس جن لوگوں کو اتنا میسر

ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہو نگے اور ان پر سخت سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجود ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

سورہ ممتحنہ آیت نمبر 6/4

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۶"

مسلمانو ! تمہارے واسطے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کے قول و فعل کا اچھّا نمونہ موجود ہے یہ کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ہم تم سے اور ان بتوں سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بیزار ہیں ہم تو تمہارے دین کے منکر ہیں اور جب تک تم یکتا خدا پر ایمان نہ لاؤ گے ہمارے تمہارے درمیان کھلم کھلا عداوت ہے۔ دشمنی قائم ہو گی مگر ہاں ابراہیم نے اپنے منہ بولے باپ سے کہا میں آپ کے لئے مغفرت کی دعا ضرور کروں گا البتہ خدا کے سامنے تو میں آپ کے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے پالنے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش کا ذریعہ نہ بنا اور پروردگار تو ہمیں بخش دے بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے مسلمانو ! ان لوگوں کے افعال کا ہمارے واسطے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اچھّے نمونہ ہے اور

جو اس سے منہ موڑے تو خدا بھی یقیناً بے پرواہ اور سزاوار حمد ہے۔

سورہ نساء آیت نمبر 126

"وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۱۲۶"

اس شخص سے بہتر دین میں کون ہوگا جس نے خدا کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم کے طریقہ پر بھی چلتا تھا جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور خدا نے ابراہیم کو تو اپنا خالص دوست بنالیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے غرض سب خدا ہی کا ہے اور خدا ہی سب چیز دن کو اپنی قدرت سے گھیرے ہوئے ہے

سورہ حدید آیت نمبر 26

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۲۶"

بیشک ہم ہی نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں کے بہتیرے بدکار ہیں۔

سورہ حج آیت نمبر 27/26

"وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۲۶ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۲۷"

اے رسول وہ وقت یاد کرو جب ہم نے ابر کے ذریعہ ابراہیم کے واسطے خانہ کعبہ کی جگہ ظاہر کر دی اور ان

سے کہا میرا کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور میرے گھر کو طواف اور قیام و رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور لوگوں کو حج کی خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس جوق در جوق پیادہ اور ہر طرح دوسری سواریوں جو دور دراز طے کرکے آئی ہوں چڑھ کر آپہنچیں تا کہ اپنی دنیا اور آخرت کے فائدوں پر فائز ہوں۔

سورہ توبہ آیت نمبر 114

"وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ١١٤"

ابرہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ان کو معلوم ہوگیا کہ وہ یقینا خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہوگئے بے شک ابراہیم بڑے درد مند بردبار تھے۔

سوانح حیات حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برادرزادے اور ماں کی طرف سے خالازاد بھائی تھے۔ آپ بھی اور انبیاء کی طرح مختون پیدا ہوئے تھے آپ کے مزاج میں انتہائی تحمل تھا اور پیشہ زراعت تھا آپ شریعت حضرت ابراہیم پر عمل کرتے تھے آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے تھے اور زیادہ وقت ان کے ساتھ گذارا جب حضرت لوط علیہ السلام بمقام جرون پہنچے تو آپ مبعوث بارسالت ہوئے آپ کو مونعکات جانے کا حکم ملا یہ علاقہ اردن وشام میں واقع ہے یہ پانچ شہروں پر مشتمل تھا۔

حضرت لوط علیہ السلام جب بمقام سدوم پہنچے تو وہیں کی ایک عورت سے شادی کرلی اور تبلیغ شروع کردی یہاں تک کے مدّت تبلیغ ۳۰ سال ہوئی اور کل ۱۴ افراد ایمان لائے وہ بھی آپ کی لڑکیاں اور داماد تھے زوجہ بدستور کافرہی رہی شروع میں قوم لوط کافی خوش کردار تھے لیکن شیطان نے ان کے درمیان مردوں میں اغلام بازی اور عورتوں میں "سحق" کی عادت پیدا کردی اس طرح عوتوں مردوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کردیا اور یہ عادت اس حد تک پہنچ گئی کہ مسافروں کے ساتھ بازور اغلام بازی کرتے اس طرح مسافروں کی آمد ورفت قریب قریب بند ہو گئی کیونکہ ان کی اس حرکت کی شہرت دور تک پھل چکی تھی حضرت لوط علیہ السلام تبلیغ میں مصروف رہے یہاں تک کہ آپ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور آپ نے خداوند تعالیٰ سے عذاب کی دعا کی۔

حضرت لوط علیہ السلامکی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نہایت حسین و جمیل شکل و صورت میں زمین پر بھیجے جب یہ حضرت لوط علیہ السلام کی زراعت پر پہنچے تو آپ مہمانوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے لیکن ساتھ ہی دل گرفتہ بھی ہوئے کیونکہ قوم کی بد کرداری کی وجہ سے گھبرا گئے مہمانوں کو گھر لائے زوجہ سے طعام کے لئے انتظام کو فرمایا اور ساتھ ہی اس کو منع کر دیا کہ مہمانوں کے آنے کی قوم کو اطلاع نہ کرے کیونکہ وہ خود کافرہ تھی اس نے دوسروں تک مہمانوں کی اطلاع کرا دی۔

قوم کو جب مہمانوں کے آنے کی خبر ہو گئی تو دس افراد جمع ہو کر آئے اور کہا کہ مہمانوں کو ہمارے حوالے کرو۔

آپ نے فرمایا یہ ناممکن ہے میں اپنی جان دے سکتا ہوں لیکن تحفظ مہمان سے منکر نہیں ہو سکتا۔

یہ لوگ مہمانوں کو پکڑنے کے لئے اندر جانے لگے تو حضرت لوط علیہ السلام نے مزاحمت کی جس سے آپ کا سر شگافتہ ہو گیا اس وقت بے بسی کی حالت دیکھ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ گھبرائیں نہیں ہم آپ کے بلائے ہوئے فرشتے ہیں یہ سُن کر حضرت لوط علیہ السلام مسرور ہوئے اور ان لوگوں نے فرشتوں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو یہ سب کے سب اندھے ہو گئے۔

اس کی اطلاع اشرار کو ہوئی تو حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تم کو اب برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا تم صبح ہونے سے پہلے ہمارا ملک چھوڑ دو اور یہی قصد باری تعالیٰ بھی تھا چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام وہاں سے نکل آئے سوائے زوجہ حضرت لوط جو کہ کافرہ تھی۔

ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان چار شہروں کی زمین کے طبقوں کو پلٹ دیا اور سب کے سب نیست و نابود ہو گئے۔

روضتہ الصفا میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نزول عذاب کے بعد مقام صفر سے ہجرت کر کے حضرت

ابراہیم کی خدمت آئے اور تا حیات وہیں رہے حضرت لوط علیہ السلام نے ۱۰ ربیع الاول یوم چہار شنبہ ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور شام ہی میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ نجم آیت نمبر 53

"وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۵۳"

اس نے قوم لوط کی الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا۔

سورہ قمر آیت نمبر 39/33

"كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ۳۳ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَّجَّيْنٰهُمْ
بِسَحَرٍ ۳۴ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ۳۵ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا
فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۳۶ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ
۳۷ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۳۸ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۳۹"

لوط کی قوم نے بھی ڈرانے والے پیغمبروں کو جُھٹلایا تو ہم نے اُن پر کنکر بھری ہوا چلائی مگر لوط کے لڑکے بالے کہ ہم نے ان کو پیچھے ہی سے بچالیا ہم شکر کرنیوالوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا تو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چھکو اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

سورہ اعراف آیت نمبر 84/80

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۸۰

اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۸۱ وَ مَا
كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ۸۲
فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۸۳ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۸۴"

لوط کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا اور جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ افسوس تم ایسی بدکاری (اغلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری نہیں کی تھی تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی میں مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو حالانکہ اس کی ضرورت نہیں مگر تم لوگ ہو ہی بے ہودہ صرف کرنے والے نطفہ کو ضائع کرتے ہو اس پر ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے ان ہی لوگوں کو بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو پاک صاف رہنا چاہتے ہیں تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر صرف ایک ان کی بیوی جو اپنی بداعمالی کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ہم نے ان لوگوں پر پتھر کا مینھ برسایا بس ذرا غور تو کرو آخر گنہگاروں کا انجام کیا ہوا۔

سورہ فرقان آیت نمبر 40

"وَ لَقَدۡ اَتَوۡا عَلَى الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡۤ اُمۡطِرَتۡ مَطَرَ السَّوۡءِ ؕ اَفَلَمۡ يَكُوۡنُوۡا يَرَوۡنَهَا ۚ بَلۡ كَانُوۡا
لَا يَرۡجُوۡنَ نُشُوۡرًا ۴۰"

وہ (قوم لوط کے) اس شہر کے پاس سے گزرے جس پر بہت بُری بارش ہوئی (آسمان سے پتھر برسے) کیا انہوں نے اسے دیکھا نہیں؟ (ضرور دیکھا) لیکن وہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

سورہ شعراء آیت نمبر 175/160

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطِ ۣالۡمُرۡسَلِيۡنَ ۱۶۰ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ لُوۡطٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۱۶۱ اِنِّیۡ
لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۱۶۲ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوۡنِ ۱۶۳ وَ مَاۤ اَسۡئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ
اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ۱۶۴ اَتَاۡتُوۡنَ الذُّكۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۶۵ وَ تَذَرُوۡنَ
مَا خَلَقَ لَكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ ۱۶۶ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ
تَنۡتَهِ يٰلُوۡطُ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُخۡرَجِيۡنَ ۱۶۷ قَالَ اِنِّیۡ لِعَمَلِكُمۡ مِّنَ الۡقَالِيۡنَ ؕ ۱۶۸ رَبِّ
نَجِّنِیۡ وَ اَهۡلِیۡ مِمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ۱۶۹ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ۱۷۰ اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِيۡنَ ۱۷۱
ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ۱۷۲ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ۱۷۳ اِنَّ فِیۡ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۱۷۴ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۱۷۵ ”

لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جُھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے کہا تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقینا تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس تبلیغ رسالت پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا ہوں میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے خدا پر ہے کیا تم شہوت پرستی کے لئے سارے جہاں کے لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو تمہارے واسطے جو بیویاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو نہیں نہیں بلکہ تم لوگ حد سے گر جانے والے آدمی ہو۔ان لوگوں نے کہا: اے لوط! اگر تم ایسی باتوں سے باز نہ آئے تو تم نکال دیئے جانے والوں میں سے ہو جائوگے۔ (لوط نے) کہا: میں تو (بہر حال) تمہارے اعمال کا دشمن ہوں۔ پروردگارا! مجھے اور میرے خاندان کو ان کے کرتوتوں سے نجات عطا فرما۔ پس ہم نے اسے اور اسکے خاندان سب کو نجات دی۔

سورہ نمل آیت نمبر 58/54

"وَ لُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۵۴ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۵۵ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۵۶ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ
اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۵۷ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ
الْمُنْذَرِيْنَ ۵۸"

اے رسول لوط کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم دیکھ بھال کر سمجھ بوجھ کر ایسی بے حیائی کرتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو یہ تم اچھّا نہیں کرتے بلکہ تم لوگ بڑی جاہل قوم ہو لوط کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ وہ لوگ بول اٹھے کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی (سیدوم) سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک و صاف بننا چاہتے ہیں غرض ہم نے لوط کو اور ان کے خاندان کو بچالیا مگر اس کی بیوی کہ ہم نے اس کی تقدیر میں پیچھے رہ جانے والوں میں لکھ دیا تھا۔

سورہ ہود آیت نمبر 84/79

"قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۷۹ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ
بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۸۰ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ
بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ
اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۸۱ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۸۲ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۸۳ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۸۴"

لوط کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا تو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ افسوس تم ایسی بد کاری اغلام کرتے ہو تم سے بیشتر ساری خدائی میں کسی نے ایسی بد کاری نہیں کہ تم تو عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی میں مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو حالانکہ اس کی ضرورت نہیں مگر تم لوگ کچھ ہو ہی بے ہودہ صرف کرنے والے کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو اس پر قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ یہ بہت پاک صاف بننا چاہتے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو تب ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر صرف ایک ان کی بیوی کہ وہ اپنی بد اعمالی سے پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ہم نے ان لوگوں پر پتھروں کا مینھ برسایا بس ذرا غور تو کرو کہ گنہگاروں کا آخر انجام کیا ہوا۔

حاشیہ:

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے اور ان ہی کی حقیقی بہن حضرت سارہ زوجہ اولیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھیں حضرت لوط علیہ السلام اہل مولفکات کی ہدات کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے ان سے پانچ سو شہر آباد تھے جن میں سے سب سے بڑا سدوم تھا یہ لوگ شام و مصر کے درمیان شاہراہ پر آباد تھے اور حد درجہ بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے آخر شیطان نے ان کے کان میں پھونکا کہ جو مسافر آئے اس سے اغلام کرو تو ان کی آمد و رفت بند ہو جائے گی۔

غرض یہ لوگ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اس کے اتنے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اس کو رسوا کرتے ان کی فہمائش کے لئے خدا نے حضرت لوط کو بھیجا آپ نے تیس برس تک ان کی ہدایت کی سمجھانے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر ان لوگوں نے نہ مانا خدا کے غضب میں پڑے حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے شہروں کو اپنے سر پر اٹھا کر آسمان تک گئے اور وہاں سے الٹ کر زمین پر پھینک دیا سب کے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ شہر سے باہر تھے ان پر پتھروں کا مینھ برسا۔

سورہ الحجر آیت نمبر 77/58

"قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۵۸ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵۹ اِلَّا
امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۶۰ فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۶۱ قَالَ اِنَّكُمْ
قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۶۲ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۶۳ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ۶۴ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۶۵ وَ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ
مُّصْبِحِيْنَ ۶۶ وَ جَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۶۷ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا
تَفْضَحُوْنِ ۶۸ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ۶۹ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۷۰ قَالَ
هٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۷۱ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۷۲
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۷۳ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۷۴ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۷۵ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۷۶ اِنَّ فِيْ

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ؟""

فرشتوں نے کہا کہ ہم تو ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں مگر لوط کے لڑکے بالے ہم ان سب کو ضروری بچالینگے مگر ان کی بیوی جسے ہم نے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور اپنے لڑکے بالوں سے پیچھے عذاب میں رہ جائے گی غرض خدا کے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے بال بچّوں کے پاس آئے تو لوط نے کہا کہ تم کچھ اجنبی لگتے ہو کہا نہیں بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ عذاب لے کرئے ہیں جس کے بارے میں آپ کی قوم کے لوگ شک میں مبتلاء ہیں اور ہم آپ کے پاس قطعی عذاب کا حکم لے کر آئے ہیں ہم بالکل سچ کہتے ہیں بس آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لے کر نکل جائیں آپ سب کے پیچھے رہیئے گا اور ان لوگوں میں سے کوئی پلٹ کر پیچھے نہ دیکھے اور جدھر جانے کا حکم دیا گیا ہے (شام) ادھر سیدھے چلے جاؤ ہم نے لوط کے پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ بس صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جائے گی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ شہر کے لوگ مہمانوں کی خبر سن کر بری نیت سے خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے لوط نے ان سے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تو تم انہیں ستا کر مجھے رسوا و بدنام نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہم نے تم کو سارے جہاں کے لوگوں کے آنے کی مناہی نہیں کر دی تھی لوط نے کہا تمہیں ایسا ہی کرنا ہے تو یہ مری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کرلو۔ اے رسول تمہارے جان کی قسم یہ لوگ اپنی بد مستی میں مدہوش ہو رہے تھے لوط کی کاہے کو سنتے غرض سورج نکلتے نکلتے ان کو بڑے زوروں کی چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر ہم نے اس بستی کو الٹ کر اس کے اوپر کے طبقہ کو اس کے نیچے کا طبقہ بنادیا اور ان پر کھرنچے کے پتھر برسادئے اس میں شک نہیں کہ اس میں اصلی بات کے تاڑ جانے والوں کے لئے قدرتِ خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں

سورہ انعام آیت نمبر 87

"وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَالۡیَسَعَ وَیُوۡنُسَ وَلُوۡطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَاِخۡوَانِہِمۡ ۚ وَاجۡتَبَیۡنٰہُمۡ وَہَدَیۡنٰہُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۸۷﴾"

زکریا، یحییٰ اور عیسیٰ والیاس سب کی ہدایت کی یہ سب خدا کے نیک بندوں میں سے ہیں اسماعیل اور یسع و یونس و لوط کی بھی ہدایت کی اور سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطا کی اور صرف انہی کی نہیں بلکہ ان کے باپ داداؤں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو اور ان کو منتخب کیا اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کی دیکھو یہ خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں سے جس کو چاہے اس کی وجہ سے راہ راست پر لائے اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت جاتا۔

سورہ صافات آیت نمبر 139/133

"وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَاَہۡلَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّکُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾"

اس میں شک نہیں کہ لوط یقینی پیغمبروں سے تھے جب ہم نے ان کو اور ان کے لڑکے بالوں کو نجات دی مگر ایک ان کی بوڑھی بیوی جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی پھر ہم نے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اے اہل مکہ تم لوگ بھی ان پر سے کبھی صبح اور کبھی شام کو آتے جاتے گذرتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

سورہ ذاریات آیت نمبر 37/32

"قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۳۲ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۳۳ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۳۴ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳۵ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۳۶ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۳۷"

فرشتے بولے ہم تو گنہگار قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر پتھر کے کھرنجے برسائیں جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان لگا دیئے گئے ہیں غرض وہاں جتنے لوگ مومنین سے تھے ان کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک کے سوا مسلمانوں کا گھر پایا ہی نہیں اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے تھے ان کے لئے وہاں عبرت کی نشانی چھوڑ دی۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 75/74/71

"وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۷۱"

"وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۷۴ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۷۵"

ہم ہی نے ابراہیم اور لوط کو سرکشوں سے صحیح و سالم نکال کر اس سرزمین شام بیت القدس میں جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہاں کے لئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی لوط کو ہم ہی نے فہم سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے اُس بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کیا کرتے تھے نجات دی اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ بڑے بدکار آدمی تھے اور لوط کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کرلیا اس میں شک نہیں کہ وہ نیکوکار بندوں میں سے تھے۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 26

"فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۲۶"

لوط ابراہیم پر ایمان لائے ابراہیم نے کہا میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار طرف جہاں اس کو منظور ہوگا نکل جاؤں گا اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 28

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۲۸"

اے رسول لوط کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ ہم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے نہ کیا تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر شہوت کے لئے مردوں پر گرتے ہو اور مسافروں کی رہزنی کرتے ہو تم لوگ اپنی محفلوں میں بری بری حرکتیں کرتے ہو۔ ان سب باتوں کا لوط کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا سوا اس کے کہ کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچّے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب لے آؤ

سورہ عنکبوت آیت نمبر 30

"قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۳۰"

لوط نے دعا کی پروردگار ان مفسدوں کے مقابلے میں میری مدد کر۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 33/32

"قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۳۲ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ

قَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۳۳"

ابراہیم نے کہا:۔اس بستی میں تو لوط بھی ہیں وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم ان سے خوب واقف ہیں ہم تو ان کو اور ان کے لڑکے بالوں کو بچالینگے سوا ان کی بیوی کے وہ البتہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس آئے تو لوط ان کے آنے سے غمگیں ہوئے اور ان کی مہمان نوازی سے تنگ دل ہوئے کیونکہ وہ نوجوان خوبصورت مردوں کی صورت تھے فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور غمگیں نہ ہوں ہم آپ کو اور آپ کے لڑکے بالوں کو بچالینگے مگر آپ کی بیوی جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہے۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 45

"اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ۴۵"

ہم اس بستی پر اور یہاں کے رہنے والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں ان کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم نے یقینا اس لٹی ہوئی بستی میں سے سمجھدار لوگوں کے واسطے عبرت کی ایک واضح نشانی باقی رکھی ہے ۔

سورہ تحریم آیت نمبر 10

"ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۱۰"

خدا نے کافروں کی عبرت کے لئے نوح کی بیوی (واعلہ) اور لوط کی بیوی (داہلہ) کی مثال بیاں کی یہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تصرف میں تھیں دونوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی تو ان کے شوہر خدا کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور ان کو حکم دیا گیا کہ جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

موٴرخین کا بیان ہے حضرت ابراہیم نے اپنی زندگی میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کومکہ معظّمہ میں اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو شام میں خلیفہ اور جانشین مقرر کیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ مبعوث بہ رسالت ہوئے خداوند عالم نے ان کو فراعنہ مصر کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تھا اور آپ ایک عمر دراز تک ان کی ہدایت کرتے رہے طبری میں ہے کہ آپ نے چالیس سال تک تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں وہاں تمام بت پرست مسلمان ہوگئے اس کے بعد آپ واپس مکہ معظّمہ تشریف لے گئے آپ کی عمر ۱۳۷ سال تھی ۹۰ سال باپ کی زندگی میں گزارے ۴۷ سال ان کے انتقال کے بعد آپ کی بعثت عمر بھی ۴۷ سال ہے۔

یعقوبی نے آپ کی پہلی زوجہ کا نام الحارث بن مضاض لکھاہے ان ہی سے ۱۲ بیٹوں کی پیدائش لکھی ہے جب کہ عرائس ثعلبی نے دوسری بیوی کا نام مضاض بن عمر لکھاہے اور ان سے ۱۲ بیٹوں کی ولادت کو صحیح قرار دیاہے نام یہ ہیں:

(۱) قیدار	(۲) ثابت	(۳) دادبل
(۴) بسام	(۵) مسمع	(۶) ذوما
(۷) مسا	(۸) حرا	(۹) فیما
(۱۰) بطور	(۱۱) نافس	(۱۲) قیدما

ثابت اور قیدار کے ذریعہ سے عرب آبادی بڑھی اور ان کی نسل خوب پھلی پھولی اسماعیل علیہ السلام کا سب سے بڑا شرف یہ ہے کہ آپ کی نسل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

مؤرخ ابن واضع کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام دنیا میں پہلے شخص ہیں جنھوں نے عربی بولنا شروع کی اور گھوڑا سواری کی اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے تیر اندازی شروع کی، تیر بنانے کی صنعت شروع کی نیز خانہ کعبہ کی مرمت کی اور بد کرداروں کو کعبہ سے دور رکھا۔آپ کی خصوصیت میں ہے کہ آپ کے پیر رگڑنے سے زم زم پیدا ہوا آپ ہی نے مکہ آباد کیا، عبادت حج کا قیام اور قربانی کی رسم آپ سے وابستہ ہے۔ جیسا کے اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ آپ ۱۳۷ سال زندہ رہے اور انتقال کے بعد حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے پاس مقام حیرون میں دفن کیا گیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ ص آیت 53/48

"وَاذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ الۡيَسَعَ وَذَا الۡكِفۡلِ‌ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِؕ‏ ۴۸ هٰذَا ذِكۡرٌ‌ؕ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍۙ‏ ۴۹ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ‌ۚ‏ ۵۰ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ‏ ۵۱ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ‏ ۵۲ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ‏ ۵۳"

اے رسول اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کرو یہ سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لئے آخرت میں یقینی اچھا آرامگاہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت کے سدا بہار باغات جن کے دروازے ان کے لئے برابر کھلے ہونگے اور یہ لوگ وہاں تکئے لگائے ہوئے ہونگے وہاں چین سے بیٹھے ہونگے وہاں خدام بہشت سے کثرت سے میوے منگوائیں گے اور ان کے پہلو میں نیچے نظروں والی ہم سن بیویاں ہونگی مومنوں یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن قیامت کے لئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

سورہ مریم آیت نمبر 55/54

"وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا‌ ۚ‏ ۵۴ وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا‏ ۵۵"

اے رسول قرآن میں اسماعیل کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ وعدے کے سچّے تھے اور بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے۔

سورہ انعام آیت نمبر 87

"وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷
"

اسماعیل والیسع و یونس ولوط کی بھی ہدایت کی اور سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطاکی صرف انہی کو نہیں بلکہ ان کے باپ داداؤں ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو منتخب کیا اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کی۔

صافات آیت نمبر 110

"فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۱۰۱ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ / سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۰۲ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۱۰۳ وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۱۰۴ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۱۰۵ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۱۰۶ وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۱۰۷ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۱۰۸ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۱۰۹ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۱۱۰"

پروردگار مجھے ایک نیکوکار فرزند عنایت فرما تو ہم نے ان کو بڑے نرم دل لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری دی

پھر جب اسماعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگے تو ابراہیم نے کہا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خود تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو اس میں تمہاری کیا رائے ہے اسماعیل نے کہا ابّا جان جو آپ کو حکم ہوا ہے اس کو آپ بے تامل کیجئے اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں پائینگے پھر جب دونوں نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے ان کو آمادہ دیکھ کر آواز دی اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو صحیح کر دکھایا اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملیں گے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہ یقینا بڑا امتحان تھا اور ہم نے اسمٰعیل کا فدیہ ایک ذبح عظیم بڑی قربانی قرار دیا۔ اور بعد کے آنے ولوں میں ان کا اچھّا چرچا برقرار رکھا۔ ساری خدائی میں ابراہیم پر سلام ہی سلام ہے ہم یوں نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں

سورہ انبیاء آیت نمبر 85

"وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَ ذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۖۚ ۸۵"

اے رسول اسمٰعیل ادریس اور ذوالکفل کے واقعات یاد کرو کہ یہ سب صابر بندے تھے اور ہم نے ان سب کو اپنی خاص رحمت میں داخل کر لیا بیشک یہ سب نیک بندے تھے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 129/126

"وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۱۲۶ وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۱۲۷ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ

ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱۲۸ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۲۹"

اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ابراہیم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے اور دعا مانگتے جاتے تھے اے ہمارے پروردگار ہماری یہ خدمت قبول کر بیشک تو ہی دعا کا سننے ولا ہے اور نیت کا جاننے والا ہے اور اے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک گردہ پیدا کر جو تیرا فرمانبردار ہو اور ہم کو ہمارے حج کی جگہ دکھا دے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے اور اے ہمارے پالنے والے مکہ والوں میں انہیں میں سے ایک رسول کو بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان کے نفس کو پاکیزہ کرے بے شک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 133

"اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۱۳۳"

کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر موت آکھڑی ہوئی اس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد کس کی عبادت کروگے کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ داداؤں ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود خدائے یکتا کی عبادت کریں گے ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

حضرت اسحاق علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زندگی میں حضرت اسحاق علیہ السلام کو شام میں اپنا خلیفہ اور جانشین بنادیا تھا وفات ابراہیم علیہ السلام کے بعد مبعوث بہ رسالت ہوئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت سارا کے بطن سے پیدا ہوئے آپ کی شادی رفقابنت بتوتیل ابن حور بن تاریخ سے کردی گئی آپ کی کنیت ابو اسرائیل تھی بروایت تاریخ لفظ اسحاق کے معنی ہُننے والے کے ہیں رفقابنت بتوتیل سے حضرت اسحاق کے دو فرزند پیدا ہوئے ایک کا نام عض اور دوسرے کا نام یعقوب تھا یہ دونوں جڑواں پیدا ہوئے حضرت اسحاق کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نبی بنے حضرت اسحاق کی عمر ۱۸۵سال لکھی گئی ہے آپ کی قبر بھی جرون میں واقع ہے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ ص 47/45

"وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ۴۵ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۴۶ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ ؕ۴۷"

اے رسول ہمارے بندوں میں ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوّت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت آخرت کی یاد سے ممتاز کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔

سورہ یوسف آیت نمبر 6

"وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۶"

اللہ تعالیٰ ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اِسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار اور حکیم ہے۔

سورہ حجر آیت نمبر 55/53

"قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۵۳ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِیَ

الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ ۵۴ قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ ۵۵"

انہوں نے کہا: ڈر نہیں ہم تجھے ایک دانا و عالم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔ اس (ابراہیم) نے کہا۔ کیا مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں (تو پھر) کس چیز کی بشارت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم سچّی بشارت دیتے ہیں، پس تم مایوس لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

سورہ انعام آیت نمبر 84

"وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ ؕ كُلًّا هَدَيۡنَا ۚ وَنُوۡحًا هَدَيۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ وَ اَيُّوۡبَ وَ يُوۡسُفَ وَمُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۸۴"

اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب عطا کئے اور ہم نے ہر ایک کو ہدایت کی اور نوح کو (بھی) ہم نے ان سے پہلے ہدایت کی تھی اور اس کی ذریت و اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، اور ہارون کو بھی (ہم نے ہدایت کی)۔ اور ہم نیکوکاروں کو اسی طرح سے جزا دیتے ہیں۔

سورہ صافات آیت نمبر 113/112

"وَ بَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۱۱۲ وَبٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَ عَلٰٓى اِسۡحٰقَ ؕ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ ۱۱۳"

ہم نے ابراہیم کو اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی تھی جو ایک نیکوکار نبی تھے ہم نے خود ابراہیم اور اسحاق پر اپنی برکت نازل کی اور دونوں کی نسل میں بعض تو نیکوکار اور بعض نافرمانی کرکے اپنی جان پر ظلم ڈھانے والے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 73/72

"وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ یَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ۷۲ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۷۳"

ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عنایت فرمایا ہم نے سب کو نیک بخت بنایا اور ان سب کو لوگوں کا پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ان سب کی ہدایت کرتے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی وحی بھیجی تھی یہ سب کے سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 136

"قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۱۳۶"

اے مسلمانوں تم کہو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا قرآن اور جو صحیفے ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب پر اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے اور اس کتاب پر جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی اور جو پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہم تو ان میں سے ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے ان کا شمار بھی کبار انبیاء میں ہوتا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام چونکہ جڑواں پیدا ہوئے وقت پیدائش آپ کا ہاتھ اپنے جڑواں بھائی عیص کی پشت پر تھا لہٰذا آپ یعقوب کے نام سے موسوم ہوئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کی وفات پر حضرت یعقوب علیہ السلام کی والدہ نے ان کو اپنے بھائی لیال کے پاس اپنے آبائی وطن فلسطین (شام) روانہ کردیا یہاں ان کے بھائی کنعان کی خاص حیثیت تھی چونکہ یہ سفر رات کے وقت اختیار کیا گیا تھا راتوں رات چلتے رہے تھے اس لئے ان کا لقب اسرائیل قرار پایا یہ لفظ اسریٰ اور لیل سے بنا ہے۔

روضۃ الصفا میں ہے کہ جس زمانہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے ماموں کے پاس پہنچے تو وہاں قحط سالی کا دور تھا ان کے پاس جو کنواں تھا اس کا پانی خشک ہوتا جارہا تھا جس کا ذکر لایان نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کیا آپ نے فرمایا گھبرانے کی بات نہیں ہے اللہ بڑا مسبّب الاسباب ہے چنانچہ آپ نے ڈول سے پانی نکال کر تھوڑا سا پیا باقی اسی میں ڈال دیا خداوند تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ کنویں کا پانی بہت بڑھ گیا جس سے لایان بن بتوئیل آپ کا گرویدہ ہوگیا۔

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے بزرگوار کے کہنے کے مطابق لایان کی بیٹی سے شادی کی

درخواست کی جس کو لایان نے منظور کیا اور راحیل سے ان کی شادی کردی اور ایک کنیز جس کا نام بلھ تھا عطا کی راحیل جلد ہی انتقال کر گئی لہٰذا لایان نے اپنی دوسری بیٹی لیہ سے شادی کردی اس کی کنیز کا نام زلف تھا با اصول شریعت یہ چاروں آپ کے استعمال میں رہیں جن سے بارہ فرزند ہوئے اور آخر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ویند تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت راحیل علیہ السلام کے بطن سے پیدا ہوئے پیدائش کے دو سال بعد رحیل کا انتقال ہو گیا اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کی دوسری ماں اور خالا نے اپنی اولاد کی کی طرح پالا حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ کو ماں ہی کہتے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کا تذکرہ قرآن مجید میں اسباط سے کیا گیا یہ اسباط جمع ہے سبط کی سبط اس درخت کو کہتے ہیں جس کی شاخیں بے شمار ہوں۔آپ کی نسل بھی کافی پھلی پھولی اس لئے اسباط کہا گیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی یاد نے بہت بیچین کیا تو آپ نے لابان سے اجازت لے کر اپنا رخت سفر باندھا اور جب کنعان کے قریب پہنچے تو آپ بھائی عیص کو عالمِ شکار میں پایا۔

بروایت طبری و روضۃ الصفا حضرت یعقوب علیہ السلام جھاڑیوں میں چھپ گئے اور اپنے فرزندوں سے کہا اگر یہ شخص پوچھے کہ یہ سامان کس کا ہے تو بتانا یہ سامان عیص بن اسحاق کا ہے جو غلام تھا جس کا نام یعقوب تھا۔

چنانچہ جب یہ آگے بڑھے تو عیص نے پوچھا جب یعقوب کا نام سنا تو عیص کی آنکھوں میں آنسو گئے۔ یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام جھاڑیوں سے باہر آئے اور دونوں گلے مل کر اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے پھر رات اسی وادی میں گزاری اور صبح کو پورے احترام کے ساتھ داخل وطن ہوئے۔

کنعان میں ایک سال ہی گزرا تھا کہ خداوند عالم نے آپ کو مبعوثِ رسالت کیا اور ایک سو سنتالیس سال کی

عمر میں دونوں بھائیوں نے انتقال کیااور ایک ہی قبر میں دفن ہوئے طبری کے مطابق حضرت عیص کی اولاد میں محض حضرت ایوب علیہ السلام ہی مبعوث بہ رسالت ہوئے روضۃ الصفا میں ہے کہ روم کے تمام باشندے عیص بن اسحاق علیہ السلام کی نسل سے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ ص آیت نمبر 47/45

"وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ الْاَبْصَارِ ۴۵ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۴۶ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۴۷"

رسول ہمارے بندوں میں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان کو ایک خاص صفت آخرت کی یاد سے ممتاز کیا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ لوگ ہیں۔

سورہ یوسف آیت نمبر 6/4

"اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۴ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶

وہ وقت یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں نے گیارہ ستارے اور سورج کو خواب میں دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں یعقوب نے کہا اے بیٹا دیکھو خبردار کہیں اپنا خواب

اپنے بھائیوں سے نہ دُہرا دینا ورنہ وہ لوگ تمہارے لئے مکّاری کی تدبیر کرنے لگیں گے۔ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور جو تم نے دیکھا ہے ویسا ہی ہو گا تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح تم سے پہلے تمہارے دادا پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔

سورہ یوسف آیت نمبر 13/11

قَالُوا يَآ اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۱۲ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۱۳

سب نے یعقوب سے کہا ابّا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا یقین نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم لوگ تو اسکے خیر خواہ ہیں آپ اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ذرا جنگل کے پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے ہم لوگ تو اس کے نگہبان ہیں یعقوب نے کہا تمہارا اس کو لے جانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بے خبر ہو جاؤ اور مبادا اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے۔

سورہ یوسف آیت نمبر 18

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۱۸

اور آخر یہ لوگ یوسف کے کُرتے پر جھوٹ موٹ بھیڑ کا خون بھی لگا لائے تھے یعقوب نے کہا بھڑیئے نے

نہیں کھایا بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچانے کے لئے ایک بات گڑھی ہے ورنہ کُرتا پھٹا ہوا ضرور ہوتا۔ پھر بھی صبر و شکر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔

سورہ یوسف آیت نمبر 67/63

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ٦٣ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ٦٤ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ
رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ
اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ٦٥ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ
مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا
نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ٦٦ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ
عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٦٧

اولاد یعقوب جب اپنے والد (یعقوب) کے پاس پلٹ کر آئے تو سب نے مل کر عرض کی ابّا ہمیں آئندہ غلّہ نہ ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی بنیامین کو بھیج دیجئے تاکہ ہم پھر غلّہ لائیں اور ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے یعقوب نے کہا میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اسکے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا خدا اس کا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور

وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر یعقوب نے کہا جب تک نہ تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد کروگے کہ تم اس کو ضرور صحیح و سالم لے آوٴگے مگر ہاں تم خود گھر جاوٴ تو مجبوری ہے ورنہ میں تو تمہارے ساتھ اس کو نہ بھیجوں گا جب انہوں نے یعقوب کے سامنے عہد کیا تو یعقوب نے کہا تم لوگ جو کہہ رہے ہو اسکا خدا ضامن ہے اور یعقوب نے چلتے وقت (بطور نصیحت) بیٹوں سے کہا اے فرزندو دیکھو خبر دار سب کے سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا میں تم سے اس بلا کو جو خدا کی طرف سے آئے ٹال بھی نہیں سکتا اور حکم بس خدا ہی کے واسطے ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

سورہ یوسف آیت نمبر 81

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ۸۱

تم لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کر جاوٴ اور عرض کرو کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے ہم لوگوں نے تو اپنی دانست میں اسکے لے آنے کا عہد کیا تھا اور ہم کچھ از غیبی آفت کے نگہبان تو نہیں۔

سورہ یوسف آیت نمبر 83/104

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۸۳ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰٓاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ۸۵ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۸۶ يٰبَنِىَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ يُّوۡسُفَ وَ اَخِيۡهِ وَ لَا
تَايۡـئَسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايۡـئَسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ۸۷ فَلَمَّا
دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ مَسَّنَا وَ اَهۡلَنَا الضُّرُّ وَجِئۡنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزۡجٰىةٍ فَاَوۡفِ
لَنَا الۡكَيۡلَ وَ تَصَدَّقۡ عَلَيۡنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجۡزِى الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ ۸۸ قَالَ هَلۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا
فَعَلۡتُمۡ بِيُوۡسُفَ وَ اَخِيۡهِ اِذۡ اَنۡتُمۡ جٰهِلُوۡنَ ۸۹ قَالُوۡۤا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ ؕ قَالَ اَنَا
يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ قَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا ؕ اِنَّهٗ مَنۡ يَّتَّقِ وَ يَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۹۰ قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَاِنۡ كُنَّا لَخٰطِــِٕيۡنَ ۹۱ قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ
عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ؕ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ وَ هُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۹۲ اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا
فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِىۡ يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ وَ اۡتُوۡنِىۡ بِاَهۡلِكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹۳ وَ لَمَّا فَصَلَتِ الۡعِيۡرُ
قَالَ اَبُوۡهُمۡ اِنِّىۡ لَاَجِدُ رِيۡحَ يُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ ۹۴ قَالُوۡا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىۡ ضَلٰلِكَ
الۡقَدِيۡمِ ۹۵ فَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ اَلۡقٰٮهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا ۚ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ
ۚ اِنِّىۡۤ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۹۶ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا اسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا
خٰطِــِٕيۡنَ ۹۷ قَالَ سَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَكُمۡ رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۹۸ فَلَمَّا دَخَلُوۡا
عَلٰى يُوۡسُفَ اٰوٰۤى اِلَيۡهِ اَبَوَيۡهِ وَ قَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ؕ ۹۹ وَ رَفَعَ اَبَوَيۡهِ
عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا

رَبِّیۡ حَقًّا ؕ وَ قَدۡ اَحۡسَنَ بِیۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِیۡ مِنَ السِّجۡنِ وَ جَآءَ بِکُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّیۡطٰنُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ اِخۡوَتِیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَطِیۡفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ۱۰۰ رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ وَ عَلَّمۡتَنِیۡ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ۱۰۱ "

یعقوب نے کہا اس نے چوری نہیں کی بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گڑھی ہے صبر اور خدا کا شکر مجھے خدا سے امید ہے کہ میرے سب لڑکوں کو میرے پاس پہنچادے وہ بڑا واقف کار حکیم ہے اور ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور رو کر کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر اور اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں وہ تو رنج کے بڑے ضبط کرنے والے تھے۔ ان کے بیٹے کہنے لگے آپ تو یوسف کو یاد ہی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بیمار ہو جائیں یا جان ہی دے دیجئے گا یعقوب نے کہا میں تم سے کچھ نہیں کہتا میں تو اپنی بے قراری اور رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ایک بار پھر مصر جاؤ اور یوسف اور اسکے بھائی کو جس طرح ہو ڈھونڈ لاؤ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی ناامید نہیں ہوتا پھر جب سہ بارہ یہ لوگ یوسف کے پاس گئے بہت گڑگڑا کر عرض کی اے عزیز! ہم کو اور ہمارے کنبہ کو قحط کی وجہ سے بہت تکلیف ہو رہی ہے ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو اسکے عوض پورا غلّہ دے دیجئے اور قیمت ہی پر نہیں ہم کو اپنا صدقہ خیرات دے دیجئے اس میں تو شک نہیں کہ صدقہ دینے والوں کو خدا جزائے خیر دیتا ہے اب تو یوسف سے نہ رہا گیا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا

سلوک کیا اس پر وہ لوگ چونکے اور کہنے لگے کیا تم ہی یوسف ہو؟ ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک خدا نے مجھ پر اپنا بڑا فضل و کرم کیا۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص اس سے ڈرتا ہے اور مصیبت میں صبر کرے تو خدا ایسے نیکو کاروں کا اجر برباد نہیں کرتا وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے ہم پر یقینا بڑی فضیلت دی ہے بے شک ہم سرتاپا خطاوار تھے یوسف نے کہا آج سے تم پر کچھ الزام نہیں خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے گا وہ سب سے زیادہ رحیم ہے یہ لو میرا کُرتا اس کو ابّا جان کے چہرے پر ڈال دینا پھر بینا ہو جائینگے اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے کر میرے پاس چلے آؤ اور جونہی قافلہ مصر سے چلا تو ان کے والد یعقوب نے کہہ دیا اگر مجھ کو سٹھیایا ہوا نہ کہو تو ایک بات کہوں وہ لوگ کہنے لگے آپ یقینا پرانے خیال عبث ہیں پڑے ہوئے ہیں پھر یوسف کی خوشخبری دینے والا آیا اور یوسف کے کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا تو یعقوب پھر آنکھوں والے ہوگئے تب یعقوب نے بیٹوں سے کہا میں تم سے نہ کہتا تھا جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ان لوگوں نے عرض کی اے ابّا ہمارے گناہوں کی مغفرت کیجئے بارگاہِ خداوندی میں اور دعا کیجئے بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے غرض جب یہ لوگ مع یعقوب کے چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے کو آئے اور جب سب لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے باپ اور ماں کو اپنے پاس جگہ دی اب آپ لوگ انشاء اللہ اطمینان سے مصر چلئے غرض یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب یوسف کی تعظیم کے واسطے ان کے سامنے سجدے میں گر پڑے اس وقت یوسف نے کہا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اسکے بعد بھی آپ لوگوں کو گاؤں سے شہر لے آیا اور مجھ سے ملا دیا بے شک میرا پروردگار جو کرنا چاہتا ہے اسکی تدبیر خوب جانتا ہے بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے۔

سورہ انعام آیت نمبر 84

"وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَقَ وَ يَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوبَ وَ يُوسُفَ وَمُوسٰى وَ هٰرُوْنَ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۸۴"

اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب عطا کئے اور ہم نے ہر ایک کو ہدایت کی اور نوح کو (بھی) ہم نے ان سے پہلے ہدایت کی تھی اور اس کی ذریت واولاد میں سے دائود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، اور ہارون کو بھی (ہم نے ہدایت کی)۔ اور ہم نیکوکاروں کو اسی طرح سے جزا دیتے ہیں۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 73/72

"وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ نَافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۷۲ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۷۳"

ہم ہی نے ابراہیم اور لوط کو سرکشوں سے صحیح سالم نکال کر اس سرزمین شام بیت المقدس میں جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہاں کے لئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی اور ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عطا کیا ہم نے سب کو نیک بخت بنایا اور سب کو لوگوں کا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے ان کی ہدات کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے کی وحی بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 132/131

"اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۳۱ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ
وَيَعۡقُوۡبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ؕ ۱۳۲"

جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا اسلام قبول کرو عرض کی میں سارے جہاں کے پروردگار پر اسلام لایا اور اسی کی ابراہیم نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے بھی اے فرزندو! خدا نے تمہارے واسطے اس دین کو (اسلام) پسند فرمایا پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہو کر۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 94/93

"كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ
اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۹۳ فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۹۴"

توریت نازل ہونے کے قبل یعقوب نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کرلی بس ان کے سوا بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے حلال تھے اے رسول ان یہودیوں سے کہہ دو کہ توریت لے آؤ اس کو ہمارے سامنے پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو سمجھ لو کہ یہی لوگ ظالم ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر تھے آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور والدہ کا نام راحیل بنت لایان تھا روایت میں ہے کہ آپ بے مثل و بے نظیر حسن و جمال کے مالک تھے بعض علماء کا بیان ہے کہ لفظ یوسف عربی ہے جس کے معنی اسف یا اسیف ہے یعنی غمزدہ آپ کو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں بہت غم اٹھانا پڑا تھا لہذا نام یوسف پڑ گیا جبکہ علماء مؤرخین کا بیان ہے کہ یوسف عربی نہیں بلکہ عجمی ہے جس کے معنی فیروز سربلندی ہے اور یعقوب نے بالہام خداوندی ان کا نام یوسف علیہ السلام رکھا۔

حضرت کا لقب صدیق تھا آپ کا قد و قامت نہایت مناسب رنگ گورا اور بال گھونگھر والے تھے حضرت یوسف کی عمر جب پہلے سال تھی تو آپ کی والدہ حضرت راحیل کا انتقال ہو گیا تو آپ کی دوسری ماں نے جو کہ خالہ تھیں آپ کی پرورش کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ۱۱ سال تھی تو ایک ہی رات میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف نے الگ الگ خواب دیکھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو خواب دیکھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق تھا اور بھیڑیے کا تذکرہ تھا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا اپنے والد سے بیان کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضریوسف علیہ السلام کو ہدایت کی کہ واسخواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی التفات کی نظر کو دیکھتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی جان کے دشمن ہو گئے ایک دن باپ سے اجازت لے کر حضرت یوسف علیہ السلام

کو بھیڑیں چرانے کے بہانے سے لے گئے اور ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہاکہ حضرت یوسف علیہ السلامکو بھیڑیا کھا گیا۔ اس غم میں حضرت یعقوب علیہ السلام اتنا روئے کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

ادھر یوسف علیہ السلام کنوئیں میں پڑے رہے اسی دوران ایک قافلہ ادھر سے گزرااور پانی کے لئے ڈول ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام اس میں بیٹھ کر نکل آئے جب بھائیوں کو خبر ہوئی تو ان کو چند درہم کے عوض قافلہ والوں کے ہاتھ بیچ ڈالا مصر پہنچ کر عزیز مصر نے بڑی قیمت پر خرید لیااور سات سال تک آپ کی پرورش ہوتی رہی۔ جب آپ نے جوانی میں قدم رکھا، عزیز مصر کی بیوی زلیخا آپ کے حسن کی گرویدہ ہو گئی اور اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک کمرہ میں بند کر دیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام شیطانی حرکت سے بچنے کے لئے بھاگے زلیخا نے پیچھے سے آپ کا دامن پکڑ لیا جو پھٹ گیا اسی دوران عزیز مصر نے آکر دروازہ کھولا تو زلیخا نے فوراًالزام حضرت یوسف علیہ السلام پر لگا دیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک دودھ پیتے بچےّ کی گواہی پیش کی جس سے عزیز مصر مطمئن ہوا لیکن پھر بھی یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔

آپ قید خانے میں قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتا دیا کرتے تھے ایک دن دو قیدی آئے جو سازش کے الزام میں قید کئے گئے تھے انہوں نے خواب دیکھا جس کی تعبیر حضرتِ یوسف علیہ السلام نے بتائی کہ تم میں سے ایک چھوٹ جائے گااور دوسرا دار پر چڑھ جائے گا جس کے بارے میں آپ کو معلوم تھا کہ یہ چھوٹ جائیگااس سے کہا تو جب اپنے کام پر بحال ہو تو اپنے مالک سے میرا ذکر ضرور کرنا لیکن یہ شخص شیطان کے بہکاوے میں آگیا اسے اس وقت یاد آیا جب بادشاہ نے اپنے خواب کا ذکر کیا تو اس نے کو یاد آیا اس نے کہا کہ ایک قیدی جو قید خانہ میں ہے وہ آپ کے خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بلوایا

گیا لیکن حضرت یوسف علیہ السلامنے شرط رکھی کہ پہلے مجھ کو بے خطا مان کر مجھ کو رہا کیا جائے ورنہ میں جیل کی دیواروں کو نہ چھوڑ وں گا چنانچہ آپ باعزت بری ہوئے اور عزیز مصر کے خواب کی تعبیر بتائی۔ جس کے بعد بادشاہ نے خود حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کا خطاب دے کر حکومت آپ کے حوالے کر دی اور یوں آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچے سات سال قحط کے دوران ایسا انتظام کیا کہ وہ قحط کا دور بخوبی گزر گیا۔ بادشاہ مصر ریان بن ولید آپ کے حسن وتدبیر سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنا شاہی تاج آپ کے سر پر رکھا اور شاہی خلعت اور اپنی خاص تلوار حوالے کر کے تخت شاہی پر بٹھا دیا اور خود تخت سے دستبر دار ہو گیا۔

موٴرخین کا بیان ہے دنیا میں جب لوگ قحط سے مرنے لگے تو آپ نے اناج فروخت کرنے کا ایک اصول مرتب کیا کہ مصریوں اور باہر والوں کو برابر غلّہ دیا جاتا ایک اونٹ سے زیادہ کسی کو غلّہ نہ ملتا آپ نے جو غلّے کی قیمت مقرر کی وہ یہ تھا کہ پہلے سال روپیہ کے عوض دوسرے سال زیور اور جواہرات کے عوض تیسرے سال چوپائے اور جانوروں کے عوض چوتھے سال غلام اور لونڈیوں کے عوض پانچویں سال گھر درخت اور گھریلو اثاثہ جات کے عوض چھٹے سال کھیتوں اور نہروں کے عوض اور ساتویں سال جانوروں کے عوض۔ غرض اس طرح اس تمام ملک کا کوئی متنفس ایسا نہ رہا جو حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام یا لونڈی نہ رہا ہو خداوند تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے غلامی کے دھبے کو یوں مٹا دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ غلّے کی فروخت اور آپ کے اخلاق کا چرچا باہر ہونے لگا اور لوگ باہر سے آنے لگے باہر سے جو سب سے پہلے آئے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فرزند تھے ان کی پیشانی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابانی دیکھ کر ان کی پیشانی چومی اور مناسب پیمانہ میں ان کو غلّہ دیا۔

حضرت کے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے غلّہ فروخت کرنے کا پیمانہ اور آپ کے اخلاق کا چرچا سنا تو انہوں نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے اجازت مانگی تاکہ غلّہ کا کچھ بندوبست کریں مجبوراً آپ

نے اجازت دی تو ان لوگوں نے عزیز مصر کے پاس اپنا نام پتہ لکھ کر اندر بھیجا حضرت یوسف علیہ السلام ان کو دیکھ کر پہچان گئے اپنے والد اور بھائی بنیامین کے بارے میں ساری معلومات فراہم کیں اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے گفتگو کی اور اس کے بعد ان کے سامان کے عوض ہر ایک کو ایک اونٹ کو غلّہ دے دیا انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مہربان دیکھا تو اپنے بھائی بنیامین کا حصہ مانگا آپ نے فرمایا یہ قاعدے کے خلاف ہے اگلی مرتبہ آنا تو اپنے بھائی کو بھی ہمراہ لیتے آنا تاکہ اس کو بھی غلّہ دیا جائے۔

الغرض برادران یوسف علیہ السلام کنعان پہنچے اور اپنے والد سے ساری سرگزشت بیان کی اور دوسری دفعہ "بنیامین" کو بھی لے جانے پر اصرار کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور ہدایت کی کہ تم لوگ ایک دروازے کے بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہونا تاکہ نظر بد نہ لگے جونہی یہ لوگ مصر پہنچے اور اپنے آنے کی اطلاع دی تو سب کو عزت و احترام سے بٹھایا گیا حضرت یعقوب علیہ السلام کی خیریت معلوم کی اور بنیامین کو اپنے پاس بٹھایا اور اس کو چپکے سے بتادیا کہ میں ہی یوسف علیہ السلام ہوں لیکن یہ راز تم کسی پر ظاہر نہ کرنا بنیامین نے کہا اب تو میں آپ کے پاس سے واپس نہ جاؤں گا پھر دونوں میں مشورہ کے بعد بنیامین کے سامان میں پانی پینے کا پیالا رکھ دیا گیا اور جب یہ لوگ واپس چلنے کی تیاریاں کرنے لگے تو منادی نے اعلان کیا کہ سب کے سامان کی تلاشی لی جائے گی جب بنیامین کے سامان سے کٹورا برآمد ہو گیا تو سزا کے طور پر ان کو روک لیا گیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں کنعان پہنچے تو انہوں نے بنیامین کے بارے میں دریافت کیا۔ اس واقعہ کو سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام چیخ مار کر رونے لگے یوسف علیہ السلام کو تو رو ہی رہے تھے اب بنیامین کو بھی رونے لگے پھر اپنے پوتے فارض بن یہود کو بلا کر

عزیز مصر کے نام ایک خط تحریر کرایا:
"مجھے آپ کے اخلاق کی اطلاع ملی میں یہ کہنا چاہتا ہوں ہم لوگ اکثر ابتلاء کی منزل میں رہے ہیں ہمارے دادا ابراہیم علیہ السلام تھے جن کے دست و پا باندھ کر آگ میں ڈال دیا گیا خدا نے ان کے لئے آگ کو گل وگلزار بنا دیا اور اب جبکہ میرا ایک لائق فرزند پہلے ہی مجھ سے جدا ہو گیا ہے جس کا نام یوسف علیہ السلام تھا اب میرے بیٹے میرے دوسرے بیٹے کو لے کر چلے گئے جس نے میری کمر توڑ دی زندگی سے عاجز آچکا ہوں اس کو عزیز مصر نے چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے اصل واقعہ کی تو مجھے خبر نہیں میں بطور استدعا کہتا ہوں کہ میرے فرزند کو چھوڑ دیں میں آپ کے لئے آپ کی ترقیٔ تخت و تاج کی خدا بزرگ و برتر سے دعا کروں گا"
یہ خط جونہی حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا پڑھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے فوراً ایک خط تحریر کیا:
"آپ صبر فرمائیں انشاء اللہ بہت جلد آپ کی مراد حاصل ہو جائے گی"۔
یہ خط لے کر فارض بن یہود حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے خط پڑھ کر دل کو تسلی ہوئی چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں کو عزیز مصر کی طرف روانہ کیا جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت ان کی روداد سن کر ضبط نہ کرسکے بے ساختہ بول اٹھے اے میرے بھائیو! تم نار حسد سے جل رہے تھے تم لوگوں نے میرے ساتھ جو کچھ کیا میں معاف کرتا ہوں ۔میں ہی یوسف ہوں یہ میرا بھائی ہے۔
یہ سن کر وہ لوگ کہنے لگے یقینا خدا نے تمہیں ہم پر فضیلت دی ہے بیشک ہم ہی سرتا پا خطاوار ہیں۔
حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک قمیص دی او فرمایا یہ میرا کُرتا میرے والد کے چہرے پر ڈال دینا انشاء اللہ پھر بینا ہو جائیں گے اور عرض کرنا آپ سب لڑکوں بالوں سمیت میرے پاس مصر تشریف لے آئیں۔

الغرض جب بشیر وہاں پہنچا اور یوسف علیہ السلام کا کُرتا حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالا تو تو حضرت کی آنکھیں پھر سے منور ہوئیں ادھر سے حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کے ذریعہ بزرگوار سے جلد مصر پہنچنے کا اصرار کیا آپ وحی ربانی کا انتظار کرتے رہے ان کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین دن میں سفر کا وقت مقرر کیا ادھر حضرت یوسف علیہ السلام پوری تیاریوں کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کے استقبال کے لئے پہنچے جونہی باپ بیٹے نے ایک دوسرے کو دیکھا بغل گیر ہو کر انتہائی گریہ کیا یہاں تک کے بیہوش ہوگئے پھر سب کو لے کر مصر پہنچے اور اپنے تخت پر ماں باپ کو جگہ دی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام مصر پہنچنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس امن و سکون کی زندگی گزارنے لگے یہاں تک کہ ۱۷ سال گزر گئے جب موت کا وقت آیا تو آپ نے سب کو اپنے پاس بلا کر ہدایات دیں اور یوسف علیہ السلام کو اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام جن کی سلطنت کو وفات یعقوب علیہ السلام کے بعد ۲۳ سال گزر چکے تھے یہاں تک کہ انقلاب آیا اور مصر شاہی کا ایک شخص جس کا نام قابوس بن معون بن نوح تھا یہ کافر تھا آپ اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے لیکن اس نے ہدایت قبول نہ کی اسی دوران آپ نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا جو یہ فرمارہے تھے بیٹا بس اب آجاؤ آپ نے اس خواب کے بعد جملہ عزیز واقارب کو جمع کیا اور وصیتیں فرمائیں آپ نے کہا میرے مرنے کے بعد ایک فرعون برسر اقتدار آئے گا جو خدائی کا دعویٰ کرے گا خداوند عالم بن یعقوب سے ایک شخص کو مبعوث بہ رسالت فرمائے گا جس کا نام موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہو گا ان وصیّتوں کے بعد یہودا بن یعقوب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اس کو اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا۔

جب چار سو سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور وہ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو اپنے

ساتھ حضرت یوسف علیہ السلامکی نعش بھی لے لی اس طرح حضرت یوسف کی وصیت کی تعمیل ہوئی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ یوسف آیت نمبر 104/10

""قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا
يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ١٢ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ
الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ١٣ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ١٥ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ؕ ١٦
قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَآ
اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ١٧ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ١٨ وَ
جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ
بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ١٩ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا
فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ٢٠ وَ قَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ
يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ / وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٢١ وَ لَمَّا بَلَغَ

اَشُدَّهٗۤ اٰتَیۡنٰهُ حُكۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۲۲ وَرَاوَدَتۡهُ الَّتِیۡ هُوَ فِیۡ
بَیۡتِهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَ قَالَتۡ هَیۡتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیۡۤ
اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۲۳ وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوۡ لَاۤ اَنۡ رَّاٰ
بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡٓءَ وَ الۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِیۡنَ
۲۴ وَ اسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَ قَدَّتۡ قَمِیۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّ اَلۡفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ
مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡٓءًا اِلَّاۤ اَنۡ یُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۲۵ قَالَ هِیَ رَاوَدَتۡنِیۡ
عَنۡ نَّفۡسِیۡ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ كَانَ قَمِیۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَ هُوَ
مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ۲۶ وَاِنۡ كَانَ قَمِیۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ فَكَذَبَتۡ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۲۷ فَلَمَّا
رَاٰ قَمِیۡصَهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنۡ كَیۡدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیۡدَكُنَّ عَظِیۡمٌ ۲۸ یُوۡسُفُ
اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا : وَاسۡتَغۡفِرِیۡ لِذَنۡۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـِٕیۡنَ ۲۹ وَ قَالَ
نِسۡوَةٌ فِی الۡمَدِیۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰهَا
فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَیۡهِنَّ وَ اَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ
اٰتَتۡ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّیۡنًا وَّ قَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَیۡهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ وَ
قَطَّعۡنَ اَیۡدِیَهُنَّ وَ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیۡمٌ ۳۱ قَالَتۡ
فَذٰلِكُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ ؕ وَ لَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَ لَئِنۡ لَّمۡ

يَفۡعَلۡ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ٣٢ قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا
يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ‌ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ٣٣
فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ٣٤ ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ
مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰيٰتِ لَيَسۡجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيۡنٍ ٣٥ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ‌ؕ قَالَ
اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا‌ ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِىۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ
الطَّيۡرُ مِنۡهُ‌ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ‌ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ٣٦ قَالَ لَا يَاۡتِيۡكُمَا طَعَامٌ
تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُكُمَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمَا‌ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِىۡ رَبِّىۡ‌ؕ اِنِّىۡ تَرَكۡتُ
مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ٣٧ وَاتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِىۡۤ
اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ‌ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ؕ ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ
اللّٰهِ عَلَيۡنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ٣٨ يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ
ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَيۡرٌ اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ‌ؕ ٣٩ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً
سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ‌ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ‌ؕ اَمَرَ اَلَّا
تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ‌ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ٤٠ يٰصَاحِبَىِ
السِّجۡنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسۡقِىۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا‌ ۚ وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَيُصۡلَبُ فَتَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡ
رَّاۡسِهٖ‌ؕ قُضِىَ الۡاَمۡرُ الَّذِىۡ فِيۡهِ تَسۡتَفۡتِيٰنِ‌ؕ ٤١ وَقَالَ لِلَّذِىۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا

اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ/ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ط، ۴۲ وَ
قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْيَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۴۳ قَالُوْٓا
اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۴۴ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ
ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۴۵ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِیْ
سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ
لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۴۷ ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ
شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۴۸ ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۴۹ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ
قَالَ ارْجِعْ رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيْمٌ ۵۰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا
عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ/ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ
اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۵۱ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ كَيْدَ
الْخَآئِنِيْنَ ۵۲ وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵۳ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۵۴ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ
۵۵ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا
مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۵۶ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا
يَتَّقُوْنَ ۵۷ وَ جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۵۸ وَ لَمَّا
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ
اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ۶۰ قَالُوْا
سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۶۱ وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۶۲ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ
قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۶۳ قَالَ هَلْ
اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ۶۴ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا
نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ
ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۶۵ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ
بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۶۶ وَ

قَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِیْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٦٧ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ٦٨ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا
اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٦٩ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ
فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ٧٠ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ
مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ ٧١ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ
٧٢ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ٧٣ قَالُوْا
فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ٧٤ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ٧٥ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ
وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ٧٦ قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ
فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ
شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ٧٧ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ

اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۷۸ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا
مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۷۹ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ
كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا
فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
الْحٰكِمِيْنَ ۸۰ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا
عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۸۱ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ
اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۸۲ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۸۳ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ
قَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ
تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۸۵ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْ
بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ
يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ ۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ
۸۸ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۸۹ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ

لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ
يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ٩٠ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ
كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ٩١ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَ هُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ٩٢ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ
بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ٩٣ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ
تُفَنِّدُوْنِ ٩٤ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ٩٥ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى
وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٩٦ قَالُوْا
يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ٩٧ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٩٨ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ؕ ٩٩ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا
تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ
السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ١٠٠ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ
عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ١٠١ ””

ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو اس کو کسی

اندھے کنوئیں میں (لے جا کر) ڈال دو کوئی راہ گیر اسے نکال کر لے جائے گا اور تمہارا مطلب حاصل ہو جائے گا) سب نے یعقوب سے کہا ابّا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم لوگ تو اس کے خیر خواہ ہیں آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ذرا (جنگل کے) پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم لوگ تو اس کے نگہبان ہیں یعقوب نے کہا تمہارا اس کو لے جانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بے خبر ہو جاؤ اور (مبادا) اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی) اگر اس کو بھڑیا کھا جائے تو ہم لوگ یقینا بڑا گھاٹا اٹھانے والے (نکمّے) ٹھہریں گے غرض یوسف کو جب یہ لوگ لے گئے اور اس پر اتّفاق کر لیا کہ اس کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں اور آخر وہ لوگ کر گزرے تو ہم نے یوسف کے پاس وحی بھجی کہ تم (گھبراؤ نہیں ہم عنقریب تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچائیں گے) تب تم ان کو اس فعل بد سے متنبہ کرو گے جب انہیں کچھ وھیان بھی نہ ہوگا اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس (بناوٹ) سے روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگ اے ابّا ہم لوگ تو جا کر دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا (آ کر) اسے کھا گیا اور ہم لوگ اگرچہ سچّے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں اور یہ لوگ یوسف کے کُرتے پر جھوٹ موٹ (بھیڑ) کا خون بھی (لگا کے) لائے تھے یعقوب نے کہا (بھیڑیئے نے نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچاؤ کے لئے ایک بات گڑھی (ورنہ کُرتا پھٹا ہوا ضرور ہوتا) پھر صبر و شکر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور (خدا کی شان دیکھو ایک قافلہ وہاں آ کر اُترا تو ان لوگوں نے اپنے سقّے کو (پانی بھرنے) بھیجا غرض اس نے (اپنا ڈول ڈالا ہی تھا) کہ یوسف اس میں ہو بیٹھے اور اس نے کھینچا تو نکل آئے وہ پکارا آہا یہ تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسف کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے خدا اس

سے خوب واقف تھے جب یوسف کے بھائیوں کو خبر ہوئی تو آپہنچے اور ان کو اپنا غلام بتایا اور ان لوگوں نے یوسف علیہ السلام کو گنتی کے کھوٹے چند درہم پر بہت تھوڑے دام پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو یوسف سے بیزار ہو ہی رہے تھے (یوسف کو لے کر مصر پہنچے اور وہاں اسے بڑے نفع سے بیچ ڈالا) اور مصر کے لوگوں سے (عزیز مصر) جس نے ان کو خریدا تھا اپنی بی بی (زلیخا) سے کہنے لگا اس کو عزت آبرو سے رکھو عجب نہیں یہ ہمیں کچھ نفع پہنچائے یا (شاید) اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں اور یوں ہم نے یوسف کو ملک مصر میں (جگہ دے کر قابض بنایا اور غرض یہ تھی کہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے کام پر (ہر طرح) غالب و قادر ہے مگر بہتیرے لوگ اس کو نہیں جانتے اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم (نبوت) اور علم عطا کیا اور نیکوکاروں کو ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے اس نے اپنے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کے لئے خود ان سے آرزو کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور (بے تابانہ کہنے لگی لو آؤ۔ یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارے میاں) میرے مالک ہیں انھوں نے مجھے اچھّی طرح رکھا ہے میں ایسا ظلم کیوں کر سکتا ہوں بیشک ایسا ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے زلیخا نے ان کے ساتھ (برا ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے ہم نے اس کو یوں بچایا تا کہ ہم اس سے برائی اور بدکاری کو دور رکھیں بے شک وہ ہمارے خالص بندوں سے تھا اور دونوں دروازوں کی طرف جھپٹ پڑے اور زلیخا نے پیچھے سے ان کا کُرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا اور دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری بی بی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مبتلاء کیا جائے یوسف نے کہا اس نے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ پیتے بچے) نے گواہی دی کہ اگر ان کا

کُرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے اور اگر ان کا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچّے پھر جب عزیز مصر نے ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے) کہنے لگا یہ تم ہی لوگوں کے چلتر ہیں اس میں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں (اور یوسف سے کہا) اے یوسف اس کو جانے دو اور عورت سے کہا کہ تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیوں کہ بے شک تو ہی از سر تا پا خطا وار ہے اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز مصر کی بی بی اپنے غلام سے نا جائز مطلب حاصل کرنے کی آرزو مند ہے بیشک غلام نے اسے الفت میں لبھا لیا ہے ہم لوگ تو یقینا اسے صریحی غلطی میں مبتلا دیکھتے ہیں تو جب زلیخا نے ان کے طعنے سنے تو اس نے ان عورتوں کو بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس آراستہ کی اور اس میں سے ہر ایک عورت میں چھری اور ایک نارنج دی اور کہہ دیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کر ایک قاش اس کو دے دینا اور یوسف سے کہا کہ اب ان کے سامنے سے نکل تو جاؤ تو جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو اس کو بڑا حسین پایا تو (بیخودی میں) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں ماشاء اللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے (تب زلیخا ان عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جس کی بدولت تم سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور ہاں بیشک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خود اس سے آرزو مند تھی مگر یہ بچا رہا اور جس کام کا میں حکم دیتی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو ضرور قید بھی کیا جائیگا اور ذلیل بھی ہوگا یہ سب باتیں سن کر یوسف نے میری بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں خواہش رکھتی ہیں ان کی نسبت قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور ان عورتوں کے فریب کو مجھ سے دفع نہ فرمائے گا تو (مبادا) میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں اور جاہلوں سے شمار کیا جاؤں تو ان کے پروردگار نے ان کی سن لی اور ان سے ان عورتوں کے مکر کو دفع کر دیا اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے پھر عزیز مصر اور اس کے لوگوں نے باوجودیکہ

(یوسف کے پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھ لی تھیں اس کے بعد بھی ان کو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کیلئے ان کو قید ہی کر دیں اور یوسف کے ساتھ اور بھی دو جوان آدمی (قید خانہ میں) داخل ہوئے (چند دن کے بعد) ان میں سے ایک نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں شراب (بنانے کے واسطے انگور نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے بھی خواب میں دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور چڑیاں اس میں سے کھا رہی ہیں (یوسف) ہم کو اس کی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تم کو یقینا نیکو کاروں سے سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں (قید خانہ سے) دیا جاتا ہے وہ آنے بھی نہ پائے گا کہ میں اس کے تمہارے پاس آنے کے قبل ہی تمہیں اسکی تعبیر بتا دوں گا یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں کے ہیں جو میرے پرورد گار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے کہ میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے مذہب کا پیرو ہوں ہمیں مناسب نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اس کا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ اس کا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے اے میرے قید خانے کے دونوں (رفیقوں ذرا غور تو کرو کہ بھلا جدا جدا معبود اچھّے یا خدائے یکتا زبردست (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس ان چند ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گھڑ لیا ہے خدا نے تو ان کے لئے کوئی دلیل نہیں نازل کی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے خاص ہے اس نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر افسوس) بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اے میرے قید خانے کے دونوں رفیقو ! اچھّا اب تعبیر سنو تم میں سے ایک جس نے انگور (والا خواب) دیکھا، رِہا ہو کر اپنے مالک کو شراپ پلانے کا کام کرے گا اور دوسرا جس نے روٹیاں سر پر دیکھی ہیں تو سولی دیا جائے گا اور چڑیاں اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گی جس امر کو تم دونوں

دریافت کرتے تھے وہ یہ ہے اور فیصل ہو چکا ہے اور ان دونوں میں جس کی نسبت یوسف نے سمجھا تھا کہ وہ رِہا ہو جائے گا اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا (کہ میں بے جرم قید ہوں) تو شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف قید خانہ میں کئی برس رہے اسی اثناء میں بادشاہ نے بھی خواب دیکھا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں) اور پھر سات سوکھی بالیاں اے (میرے دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں حکم لگاؤان لوگوں نے عرض کی یہ تو کچھ خواب پریشان سا ہی ہے اور ہم لوگ ایسے خواب پریشاں کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں اور جس نے ان دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی) اور اس کو ایک زمانہ کے بعد یوسف کا قصہ یاد آیا بول اُٹھا کہ مجھے قید خانہ تک جانے دیجئے تو میں اس کی تعبیر بتائے دیتا ہوں غرض وہ گیا اور یوسف سے کہنے لگا اے یوسف اے بڑے سچّے (یوسف) ذرا ہمیں یہ تو بتایئے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری کچھ اور پھر سات سوکھی مرجھائی (اس کی تعبیر کیا ہے) تو میں لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں اور بیان کروں تاکہ ان کو بھی تمہاری قدر معلوم ہو جائے یوسف نے کہا اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم لوگ متواتر سات برس کاشتکاری کرتے رہوگے تو جو فصل تم کاٹو اس کے دانہ کو بالیوں ہی میں رہنے دینا (چھڑانا نہیں) مگر تھوڑا بہت جو تم خود کھاؤ اس کے بعد بڑے سخت خشک سالی کے سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم لوگوں نے اس ساتوں سالوں کے واسطے پہلے سے جمع کر رکھا ہو گا سب کھا جائیں گے مگر قدر قلیل جو تم بیج کے واسطے بچا رکھو گے (بس) پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب مینہ برسے گا اور انگور بھی خوب پھلے گا اور لوگ اس سال انہیں شراب کے لئے نچوڑیں گے یہ تعبیر سنتے ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے حضور میں تو لے آؤ پھر جب شاہی چوبدار

یہ حکم لے کر یوسف کے پاس آیا تو یوسف نے کہا کہ تم اپنے سرکار کی طرف پلٹ جاؤاور ان سے پوچھو کہ آپ کو کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا میں ان کا طلب تھا یا وہ میری اس میں شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی ان کے مکروں سے خوب واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کیا اور پوچھا کہ جس وقت تم لوگوں نے یوسف سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی ان سے تمنّا کی تھی تو تمیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی سب عرض کرنے لگیں ماشاء اللہ ہم نے یوسف میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی (تب) عزیز مصر کی بی بی زلیخا بول اٹھی اب تو ٹھیک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا اصل بات یہ ہے کہ میں نے خود اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی تمنا کی تھی اور بیشک وہ یقینا سچا ہے یہ واقعہ چوبدار نے یوسف سے بیان کیا یوسف نے کہا یہ قصہ میں نے اس لئے چھیڑا کہ تمہارے بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنے والوں کی مکّاری کو ہرگز چلنے نہیں دیتااوریوں تو میں بھی اپنے نفس کے گناہ سے بے لوث نہیں کہتا ہوں کیونکہ میں بھی بشر ہوں اور نفس برابر برائی کی طرف اُبھارتا ہی رہتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے گا اور گناہ سے بچائے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ تو میں اپنے ذاتی کام کے لئے خاص کرلوں گا پھر اس نے یوسف سے باتیں کیں تو یوسف کی اعلیٰ قابلیت ثابت ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ تم آج (سے) ہماری سرکار میں یقینا باوقار اور معتبر ہو یوسف نے کہا جب آپ نے میری قدردانی کی ہے تو مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کیجئے کیونکہ میں اس کا امانتدار خزانچی اور اس کے حساب کتاب سے بھی واقف ہوں غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے اور ہم نے یوسف کو یوں ملک مصر پر قابض بنایا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکو کاروں کے اجر کو

اکارت نہیں کرتے اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے رہے ان کے لئے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے اور چونکہ کنعان میں بھی قحط تھا اس وجہ سے یوسف کے سوتیلے بھائی غلّہ خریدنے کو مصر میں آئے یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو فورا پہچان لیا اور وہ لوگ ان کو نہ پہچان سکے اور جب یوسف نے ان کے غلّہ کا سامان درست کردیا (اور وہ رخصت ہوئے) تو یوسف نے ان سے کہا کہ اب کی آنا تو اپنے سوتیلے بھائی کو جسے تم گھر چھوڑ آئے ہو میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں یقینا ناپ بھی پوری دیتا ہوں اور بہت اچھّا مہمان نواز بھی ہوں پس اگر تم اس کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو تمہارے لئے نہ میرے پاس کچھ غلّہ وغیرہ ہوگا نہ تم لوگ میرے قریب ہی چڑھنے پاؤگے وہ لوگ کہنے لگے ہم اس کے والد سے اس کے بارے میں جاتے ہی درخواست کریں گے اور ہم ضرور اس کام کو کریں گے اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان کی جمع پونجی ان کے بوروں میں چپکے سے رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان لیں اور اس طمع میں شاید پھر پلٹ کر آئیں غرض جب یہ لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کر آئے تو سب نے مل کر عرض کی کہ اے ابّا ہمیں آئندہ غلّہ ملنے کی ممانعت کردی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی بنیامین کو بھیج دیجئے تاکہ ہم پھر غلّہ لائیں اور ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے یعقوب نے کہا میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے پہلے اس کے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو خدا اس کا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب ان لوگوں نے اپنے اپنے اسباب کھولے تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ بعینہٖ واپس کردی گئی ہے تو اپنے باپ سے کہنے لگے اے ابّا ہمیں اور کیا چاہیئے دیکھئے یہ ہماری جمع پونجی تک واپس دیدی گئی اور غلّہ مفت ملا اب بنیامین کو جانے دیجئے تو ہم اپنے اہل و عیال کے واسطے غلّہ لاد لائیں اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں اور ایک بار شتر غلّہ اور بڑھوالائیں گے یہ جواب کی دفعہ لائے

تھے تھوڑا سا غلّہ ہے یعقوب نے کہا جب تک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کرلوگے کہ تم اس کو ضرور مجھ تک صحیح و سالم لے آؤ گے مگر ہاں جب تم خود گھِر جاؤ تو مجبوری ہے ورنہ میں تو تمہارے ساتھ ہر گز اس کو نہ بھیجوں گا پھر جب ان لوگوں نے ان کے سامنے عہد کیا تو یعقوب نے کہا کہ ہم لوگ جو کہہ رہے ہیں خدا اس کا ضامن ہے اور یعقوب نے نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے کہا اے فرزندو! دیکھو خبر دار سب کے سب ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا کہ کہیں نظر نہ لگ جائے اور متفرق دروازے سے داخل ہونا اور میں تم سے اس بلا کو جو خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا حکم تو دراصل خدا ہی کے واسطے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنیوالوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور جب یہ سب بھائی جس طرح ان کے والد نے حکم دیا تھا اسی طرح (مصر) میں داخل ہوئے مگر جو کچھ حکم خدا کی طرف سے آنے کو تھا اسے یعقوب کچھ بھی ٹال نہ سکتے تھے مگر ہاں یعقوب کے دل میں ایک تمنّا تھی جسے انہوں نے بھی یوں پورا کرلیا کیوں کہ اس میں تو شک نہیں کہ اسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحبِ علم ضرور تھا مگر بہتیرے لوگ اس سے بھی واقف نہیں اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس بغل میں جگہ دی اور چپکے سے اس بن یامین سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں تو جو کچھ بد سلوکیاں یہ لوگ تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں اس کا کچھ رنج نہ کرو پھر جب یوسف نے ان کا ساز و سامان سفر غلّہ وغیرہ درست کرادیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا کٹورا یوسف کے اشارے سے رکھوادیا پھر ایک منادی للکار کے بولا کہ اے قافلہ والوں ہو نہ ہو یقیناً تم ہی لوگ چور ہو یہ سن کر یہ لوگ پکارنیوالوں کی طرف پھر پڑے اور کہنے لگے آخر تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اس کا ضامن ہوں کہ جو شخص اس کو لا حاضر کرے گا اس کو ایک بار شتر (غلہ انعام) ملے گا (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ

تمہارے ملک میں فساد کرنے کی غرض سے ہم نہیں آئے تھے اور ہم لوگ کچھ چور تو ہیں نہیں، تب وہ ملازمین بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہوگی۔ یہ لوگ بے دھڑک بول اٹھے کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے بورے میں پیالہ نکلے تو وہی خود اس کا بدلہ ہے تو وہ مال کے بدلہ میں غلام بنالیا جائے ہم لوگ تو ظالموں، چوروں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں غرض یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتہ کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں کے شیلتوں سے تلاشی شروع کی اس کے بعد آخر میں اس پیالہ کو یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتہ سے برآمد کیا یوسف کو بھائی کے روکنے کی ہم نے یوں تدبیر بتائی ورنہ بادشاہ مصر کے قانون کے موافق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر ہاں جب خدا چاہے ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کردیتے ہیں اور دنیا میں ہر صاحب علم سے بڑھ کر ایک اور عالم ہے۔ غرض بنیامین روک لئے گئے تو یہ لوگ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی تو کون سا تعجب ہے اس کے پہلے اس کا بھائی یوسف چوری کرچکا ہے تو یوسف نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا مگر یہ کہہ دیا کہ تم بڑے خانہ خراب بُرے آدمی ہو اور جو (اس کے بھائی کی چوری کا) حال بیان کرتے ہو اس سے خدا خوب واقف ہے اس پر ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس بنیامین کے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں اور اس کو ہی چاہتے ہیں تو آپ اس کے عوض ہم میں سے کسی کو لے لیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے کیونکہ ہم آپ کو بہت نیکوکار (بزرگ) سمجھتے ہیں یوسف نے کہا معاذ اللہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم ضرور بڑے بے انصاف ٹھہرے پھر جب یوسف کی طرف سے مایوس ہوئے تو باہم مشورہ کرنے کے لئے الگ کھڑے ہوئے تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا یہودا کہنے لگا (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں سے خدا کا عہد کرالیا تھا اور اس سے پہلے تم لوگ یوسف کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو تو بھائی جب

تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا خود خدا مجھے کوئی حکم (نہ) دے میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ٹلوں گا خدا سب حکم دینے والوں سے کہیں بہتر ہے تم لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کر جاؤ اور ان سے جا کر عرض کرو اے ابّا آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم لوگوں نے تو اپنی دانست کے مطابق اسکے لے آنے کا عہد کیا تھا اور ہم کچھ (از) غیبی (آفت) نگہبان تو تھے نہیں اور آپ سے بستی (مصر) کے لوگوں سے جس میں ہم لوگ تھے دریافت کر لیجئے اور اس قافلہ سے بھی جس میں ہم آئے ہیں پوچھ لیجئے اور ہم یقینا بالکل سچّے ہیں غرض جب ان لوگوں نے جا کر بیان کیا تو یعقوب نے کہا اس نے چوری نہیں کی بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑلی ہے تو (خیر) صبر (اور خدا کا) شکر خدا سے تو مجھے امید ہے کہ میرے سب (لڑکوں) کو میرے پاس پہنچادے بے شک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے اور یعقوب نے ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور رو کر کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر اور (اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں وہ تو بڑے رنج کے ضابط تھے یہ دیکھ کر ان کے بیٹے کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ یوسف کو یاد ہی کرتے رہے یہاں تک کہ بیمار ہو جایئے گا یا جان ہی دیدیجئے گا یعقوب نے کہا میں تم سے کچھ نہیں کہتا میں تو اپنی بے قراری اور رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو اے میرے فرزندو! ایک بار اور پھر مصر جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو جس طرح بنے ڈھونڈ کر لے آؤ اور خدا کی رحمت سے نااُمید نہ ہو کیوں کہ خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی ناامید نہیں ہوا کرتا پھر جب یہ لوگ (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے تو بہت گڑگڑا کر عرض کی کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے سارے کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہم کو (اس کے عوض) پورا غلّہ دلوا دیجئے اور (قیمت ہی پر نہیں ہم کو اپنا صدقہ خیرات دیجئے اس میں تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا)

کہا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے (اس پر وہ لوگ چونکے اور) کہنے لگے (ہائیں) کیا تم ہی یوسف ہو؟ یوسف نے کہا: ہاں! میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک خدا نے مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا اس میں شک نہیں کہ جو شخص (اس سے) ڈرتا رہے اور مصیبت میں صبر کرے تو خدا ہر گز ایسے نیکو کاروں کا اجر برباد نہیں کرتا وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے یقینا ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم ہی یقینا از سر تا پا خطا وار تھے یوسف نے کہا اب آج سے تم پر کچھ الزام نہیں خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے اور وہ سب سے زیادہ رحیم ہے یہ میرا کُرتہ لے جاؤ اور اس کو ابّا جان کے چہرے پر ڈال دینا کہ وہ پھر بینا ہو جائینگے اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے کر میرے پاس چلے آؤ اور جوں ہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوب) نے کہہ دیا تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسف کی خوشبو معلوم ہو رہی ہے وہ لوگ کہنے (گھر والے پوتے وغیرہ) لگے آپ یقینا اپنے پرانے خیال (عبث) میں پڑے ہوئے ہیں پھر یوسف کی خوش خبری دینے والا آیا اور ان کے کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوب فوراً دوبارہ آنکھ والے ہوگئے تب یعقوب نے بیٹوں سے کہا میں تم سے نہ کہتا تھا جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ان لوگوں نے عرض کی اے ابّا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی (خدا کی بارگاہ میں ہمارے واسطے دعا مانگئے) ہم بیشک از سر تا پا گنہگار ہیں یعقوب نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دعا کروں گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (غرض) جب پھر یہ لوگ (مع یعقوب کے) چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے آئے تو جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے باپ، ماں کو اپنے پاس جگہ دی (اور ان سے) کہا اب انشاء اللہ بڑے اطمینان سے مصر میں چلئے (غرض پہنچ کر) یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب کے سب یوسف کی تعظیم کے واسطے ان کے

سامنے سجدے میں گر پڑے اس وقت یوسف نے کہا اے ابّا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا بیشک اس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اس کے بعد بھی آپ لوگوں کو گاؤں سے شہر میں لے آیا اور مجھ سے ملایا بے شک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کی تدبیر خوب جانتا ہے بے شک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے (اس کے بعد یوسف نے دعا کی) پروردگار تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی باتوں کی تعبیر بھی سکھائی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اُٹھالے اور مجھے نیکو کاروں میں شامل فرما (اے رسول) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہیں وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں اور تمہیں معلوم ہوتا ہے ورنہ جس وقت یوسف کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور ہلاکت کی تدبیریں کر رہے تھے تم ان کے پاس موجود نہ تھے اور کتنا بھی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے تبلیغ رسالت کا کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو سارے جہاں کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہے اور آسمانوں اور زمین میں (خدا کی قدرت کے) کتنی نشانیاں ہیں۔

سورہ یوسف آیت نمبر 10/3

"نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَإِنْ كُنْتَ
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ٣ إِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ٤ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى إِخْوَتِكَ
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٥ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ
اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٦ لَقَدْ كَانَ
فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ٧ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ
نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ٨ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ
لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ٩ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا
يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ١٠"

(اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا میں نے گیارہ ستارے، سورج چاند کو (خواب میں) دیکھا میں نے دیکھا یہ سب ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں یعقوب نے کہا اے بیٹا (دیکھ خبر دار) کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ (دہرانا) وہ لوگ تمہارے لئے مکاری کی تدبیریں کرنے لگیں گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور (جو تم نے دیکھا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح کہ اس سے پہلے تمہارے دادا پر دادا اور ابراہیم اور اسحاق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اس طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے (اے رسول) یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والے (یہود) کے لئے تمہاری نبوت کی یقینا بہت سی نشانیاں ہیں کہ جب (یوسفؑ کے بھائیوں نے) کہ باوجودیکہ ہماری بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اس کا حقیقی بھائی (بنیامین) ہمارے والد کے نزدیک بہت زیادہ پیارے ہیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے والد یقینا صریح غلطی میں پڑے ہیں (خیر اب تو مناسب یہ ہے کہ یا تو) یوسفؑ کو مار ڈالو یا (کم از کم) اس کو کسی جگہ (چل کر)

پھینک آؤ تو البتہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی اور اس کے بعد سب کے سب باپ کی توجہ سے بھلے آدمی ہو جاؤ گے۔

سورہ مومن آیت نمبر 34

"وَ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ يُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا زِلۡتُمۡ فِيۡ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمۡ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلۡتُمۡ لَنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رَسُوۡلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُ ۚ ۳۴"

اور اس سے پہلے یوسف بھی تمہارے پاس معجزے لے کر آئے تھے تو جو جو لائے تھے تو تم لوگ اس میں برابر شک ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب انہوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ اب ان کے بعد ہر گز کوئی رسول نہیں بھیجے گا جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو۔

سوانح حیات حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد تھے آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی نسل سے تھیں آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے اور ابراہیم علیہ السلام کے داماد تھے آپ کا لقب صبور و شکور تھا آپ رطہ اور دمشق کے درمیان پیدا ہوئے اور وہیں مبعوث بہ رسالت ہوئے ۲۷ سال کی کاوشوں کے بعد صرف تین افراد مسلمان ہوئے۔

آپ افضل خلائق ہونے کے ساتھ مالی نقطہ نگاہ سے تمام قریبی قریہ میں ممتاز تھے آپ کا کثیر مال اور دولت کی فراوانی کے باوجود اللہ کی عبادت کا وہ عالم تھا کہ فرشتے بھی انگشت بدندان تھے آپ کھانا اس وقت تک نہ کھاتے جب تک غریبوں بیواؤں اور کم از کم دس مہمانوں کو نہ کھلا لیتے۔ فرشتوں کے متحیر ہونے پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تم شان ایوبی دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھو وہ میرا ایسا بندہ ہے جو ہر حال میں نیک اور عبادت گزار نظر آئے گا اس کو مال ودولت اور مصائب وآلام عبادت سے غافل نہیں کر سکتے اور یوں آپ ابتلا وامتحان میں لا کھڑے کئے گئے۔

آپ اپنی عبادت میں مشغول تھے سارا انظام ان کی اولاد چلا رہی تھی کہ مصائب وآلام کا نزول شروع ہوا جتنا مال اور دولت تھی سب ختم ہوگیا آپ کی جوان اولادیں آپ کے سامنے فوت ہوئیں اہلکار آتے اور آپ کو تباہی کی خبر دیتے آپ کا ایک ہی جواب تھا جاؤ اپنا کام کرو مجھے پریشان نہ کرو جس نے دیا تھا اس نے واپس لے لیا اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ سارا گھر جل گیا جتنا سامان تھا سب ختم ہوگیا لیکن آپ نے محراب عبادت سے سر نہ اٹھایا اور اپنی رفیق حیات کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہتے سب کچھ تباہ

ہونے کے بعد آپ کو بیماری نے گھیر لیا عین حالت نماز میں پیروں میں درد شروع ہوا اور سات ماہ تک ایک ہی جگہ پڑے رہے اس حالت میں بھی عبادت کا کوئی پہلو ترک نہ کیا شیطان ہر موقع پر بہکانے کی کوشش کرتا لیکن آپ کا جواب سن کر اپنا سامنہ لے کر واپس ہو جاتا اور آپ فورا شکر خدا بجا لاتے۔ پھر شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ کو بہکانا شروع کیا آپ کی چار بیویاں تھیں جس میں سے تین نے طلاق حاصل کر لی لیکن آپ کی ایک بیوی جن کا نام رحمت یا رحیمہ یا رحمہ تھا وہ آپ کے ساتھ موجود رہیں لوگوں نے حالات کے بگڑ جانے پر حضرت ایوب علیہ السلام کو شہر بدر کر دیا کسی قریے والے نے آپ کو قبول نہ کیا آخر آپ کو جنگل میں ڈال دیا گیا آپ کے پاس آپ کی سچّی رفیقِ حیات کے علاوہ کوئی نہ تھا پھر بھی آپ کی عبادت میں کوئی فرق نہ آیا اس موقع پر شیطان نے رحیمہ بی بی کو جدائی پر اکسایا لیکن آپ پر اسکا کچھ اثر نہ ہوا حضرت ایوب علیہ السلام کو آکر سارا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا اور تم کو بہکانے کی کوشش میں ہے اب تم اس سے پوری طرح احتیاط کرو لیکن شیطان کبھی طبیب کی صورت کبھی کبھی جوان کی صورت اور کبھی عورت کی صورت آکر رحیمہ بیبی کو بہکاتا رہا آخر تنگ آکر حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا کی اور رحیمہ بی بی سے کہا اب جب میں اچھّا ہو جاؤں گا تو تم کو سو چھڑیاں ماروں گا ابھی آپ کی ناراضگی دور نہ ہوئی تھی کہ شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے آیا اور کہنے لگا تمہارا نام فہرست انبیاء سے کاٹ دیا گیا ہے یہ سن کر بیتاب ہوئے اور دعا کرنے پر مجبور ہوئے ادھر آپ کی زوجہ رحیمہ بی بی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے استدعا کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا بخش دے آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتی ہو یہ بتاؤ کہ اس وقت میری عمر کیا ہے عرض کی ۸۰ سال آپ نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس حال میں دعائے صحت کروں۔

موؔرخین کا بیان ہے جب ابتلاء و امتحان کو سات سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئے کہنے لگے خداوند عالم نے تمہارے دور ابتلاء کو ختم کردیا وہ اُٹھ کھڑے ہوئے مقام معین پر گئے ٹھوکر لگائی پانی کا گرم چشمہ جاری ہوا آپ نے غسل کیا تمام بیماری کے اثرات جاتے رہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوسری جگہ بتائی کے اس کو بائیں پاؤں سے ٹھوکر لگاؤ وہاں سے ٹھنڈا پانی نکلا آپ نے پانی پیا آپ شفایاب ہو کر اصلی حالت میں آگئے اسی دوران رحیمہ بی بی آئیں یہ صورت دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا پھر یہ دونوں گھر واپس آئے خدا نے تمام ضائع شدہ چیزیں آپ کو واپس کردیں جوانی پلٹ آئی خداوند عالم نے ان کو کثیر تعداد میں اولاد عطا کی اور ان کو روم میں مبعوث برسالت کردیا گیا۔

شیطان کی حرکتوں سے متاثر ہو کر آپ نے جو قسم کھائی تھی کہ میں صحت کے بعد سو چھڑیاں ماروں گا اسکی تکمیل کے لئے خداوند عالم نے خود ایک راہ پیدا کردی اور فرمایا اے ایوب علیہ السلام تم سو چھڑیوں کا ایک مٹھا لو اور اپنی زوجہ کو صرف ایک بار مارو جس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں سے کتنا پیار کرتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام روم میں تبلیغ دین میں مشغول رہے یہاں آکر آپ کی عمر کا اختتام آپہنچا تو آپ نے اپنے سب فرزندوں میں ایک جن کا نام حامل تھا اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا جو بعد میں نبی قرار پائے موت کے چند دن پیشتر بلا کر اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق وصیت کی اور راہ اجل کو لبیک کہا۔

آپ کی عمر کے متعلق کافی اختلاف پایا جاتا ہے روایات سے پتا چلتا ہے کہ ۹۰ سال سے لے کر ۲۲۶ سال تک ہے کرار دی صاحب مرحوم کے نزدیک ایک سو چالیس سال درست ہے ان کی قبر مارک جردن (شام فلسطین) میں ہے۔

سورہ ص آیت نمبر 47/41

"وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ! اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ۝۴۱
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ۝۴۲ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۴۳ وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ
اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۴۴ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ الْاَبْصَارِ ۝۴۵ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝۴۶ وَ اِنَّهُمْ
عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۷"

اے رسول ہمارے خاص بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے فرمایا کہ شیطان نے مجھے بہت تکلیف پہنچا رکھی ہے تو ہم نے کہا اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھکرا دو پھر جب چشمہ نکلا تو ہم نے کہا اے ایوبؑ تمہارے نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی حاضر ہے ہم نے ان کے لڑکے بالے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے عطا کیے اور عقلمندوں کے لئے عبرت اور نصیحت قرار دی ہم نے کہا اے ایوب تم اپنے ہاتھوں میں سینکوں کا ایک مٹھا لو اور اس سے اپنی بیوی کو مارو اپنی قسم میں جھوٹے نہ بنو ہم نے ایوب کو یقیناً صابر پایا وہ اچھے بندے تھے بیشک وہ ہماری بارگاہ میں بڑے جھکنے والے تھے

سورہ انعام آیت نمبر 85

"وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۵"

زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس سب کے سب صالحین میں سے تھے۔

حاشیہ:

خدا کے خاص بندوں کی بھی عجب حالت ہے کبھی تو ان کا خوشحالی اور راحت سے امتحان لیا جاتا اور کبھی

تکلیف اور رنج سے حضرت ایوب علیہ السلام بن عیص حضرت یوسف علیہ السلام کے داماد تھے اور آپ کی بیوی کا نام رحیمہ تھا جو زلیخا کے بطن سے تھیں شروع ہی سے بڑے دولت مند تھے اور خدا نے لڑکے بالے بھی کثرت سے عطا کئے تھے آپ ہمیشہ عبادت اور شکر خدا میں بسر کرتے تھے ۸۰ برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد کا امتحان ہوا پھر دوسری طرح امتحان شروع ہوا سب اولادیں مر گئیں دولت تباہ ہو گئی جانور ہلاک ہوگئے اور کھیتیاں برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقہ ہونے لگا غرض ہر طرح مجبور ہوگئے مگر سوائے شکر کے اُف نہ کی ایک بیوی تھیں کہ ہر طرح سے ساتھ دیتیں اور خدمت کرتیں۔ سات برس انہی تکلیفوں میں گزرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپ کو طعنے دینے شروع کر دیئے آخر تم نے کونسا گناہ کیا جس سے تم پر یہ مصیبت آئی اب حضرت ایوب علیہ السلام کو تاب ضبط نہ رہی تو خدا سے دعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہوئی اسی میں آپ نہائے اور اسی کا پانی پیا اور صحت یاب ہوئے پھر خدا نے جتنی دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی اور اولاد بھی زیادہ عطا کی بیماری کے زمانے میں شیطان ان کی بیوی کے سامنے آیا فرط محبت آپ کی زحمت اور تکلیف کا خیال کرکے اس سے علاج کی تمنا کی وہ بولا میں اس شرط پر علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد یہ کہہ دیں کہ تو نے مجھے صحت دی یہ بیچاری نبی زادی تھیں مگر شوہر کی محبت بری چیز ہے اس کے فقرے میں آگئیں اور حضرت ایوب علیہ السلام سے بیان کیا آپ کو سخت صدمہ ہوا مرض کی جھنجلاہٹ اور اپنے صبر و شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصہ میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھّا ہو گیا تو تم کو ۱۰۰ قمچیاں ماروں گا جب صحتیابی ہوئی تو خداوند عالم نے یہ ترکیب بتائی کہ سو سینکوں کا مُٹھا لے کر ایک دفعہ مار دو۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 84/83

"وَ اَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۸۳ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّ اٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَ مِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ ذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ۸۴"

اے رسول ایوب کا قصہ یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ خداوندا بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی ہے اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے کہیں بڑھ کر ہے مجھ پر ترس کھا تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے جو کچھ ان کا دکھ درد تھا دفع کر دیا اور ہم نے ان کے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے والوں کی عبرت کے واسطے عطا کئے۔

حاشیہ:

حضرت ایوب علیہ السلام ایک نبی تھے اللہ نے دنیا کی ہر طرح کی نعمت عطا کی تھی پانچ سو جوڑے بیل کے بکریاں اونٹ، گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے ہزاروں بیگہ کاشت اور باغات تھے ان کی اہلیہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی فراہم کی بیٹی رحیمہ تھیں ان سے سات بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں ایک عرصہ اسی عیش اور آرام میں رہے اس پر ہر وقت عبادت اور شکر گزاری میں رہتے اسکے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا یہ سب چیزیں برباد ہو گئیں مگر آپ برابر شکر کرتے رہے پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی ایسا مرض تھا جو خلق کی نفرت کا باعث ہوا اس پر بھی آپ شکر کرتے رہے پھر جب امتحان کا زمانہ گزر گیا تو خدا نے پھر سب چیزیں عطا کیں اولاد بھی ہوئی اور شفا بھی۔

سوانح حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام خدا کے بر گزیدہ نبی اور افضل خلا تھے آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولادوں میں سے ایک کے فرزند تھے جو قطوراز وجہ ابراہیم کے بطن سے تھے آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی نسل سے تھیں حضرت شعیب علیہ السلام کا نام سریانی زبان میں تیر دن تھا۔

آپ کا لقب خطیب الانبیاء تھا آپ بڑے فصیح بلیغ تھے آپ مناظرہ و مباحثہ میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے اور بڑے حاضر جواب تھے آپ نے شام میں سکونت اختیار کی آپ کے معجزات لاتعداد ہیں جس میں ایک واقعہ آپ کی دلچسپی کے لئے تحریر کر رہا ہوں وہ یہ کہ ایک بار آپ پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے کہ پہاڑ خود جھک گیا اور آپ اس پر چڑھ گئے ترازو آپ نے ایجاد کی آپ ان پانچ پیغمبروں میں ہیں جنہوں نے عربی زبان میں تبلیغ فرمائی ان پانچ پیغمبروں کے نام یہ ہیں

(۱) حضرت ہود علیہ السلام
(۲) حضرت صالح علیہ السلام
(۳) حضرت اسماعیل علیہ السلام
(۴) حضرت شعیب علیہ السلام
(۵) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شعیب علیہ السلام کا پیشہ بکریاں چُرانا تھا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اصحاب ایکہ پر مبعوث ہوئے آپ اولاد ابراہیم سے تھے اس قوم میں چھ بادشاہ تھے مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے

فرزند مدین بن ابراہیم کے نام سے موسوم تھاایک اپنے بڑے بڑے باغات اور گھنے جنگلات کی وجہ سے بہت مشہور تھا ایکہ کے معنی "الشجر الملتف " ہے اسکا علاقہ خلیج سے ساحل بحر احمرادر ارض ثمود وحجاز تک پھیلا ہوا تھااس جنگل میں جنگلی اونت بارہ سنگھے اور ہرنوں کے گلّے کے گلّے رہتے تھے۔

مدین اور ایکہ کے رہنے والے دیگر بد کاریوں کے علاوہ ناپ تول کی بے ایمانی میں بڑے ماہر تھے جب سودا دیتے تو کم تولتے اور جب سامان خریدتے تو زیادہ تولتے تھے اور لوٹ مار کیا کرتے تھے سب کے سب بت پرست تھے ان برائیوں کے باوجود خداوند عالم نے انہیں بڑی فراغت دی ہوئی تھی۔

حضرت شعیب علیہ السلام اسی سرزمین میں مبعوث ہوئے اور اپنی نبوت کا اعلان کیا قبول اسلام کی دعوت دینا شروع کی خدا کو وحدہ لا شریک مانو اور پتھروں کے خداؤں کو چھوڑ دو آپ کے اعلان اسلام ے بعد دور دراز مقامات تک آپ کو فروغ حاصل ہوا یہ دیکھ کر وہاں کے بڑے روساء آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو جب ان کی اس حرکت کا پتہ چلا تو آپ نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا اگر تم نے میری دعوت حق قبول نہ کیا تو تم لوگوں کا بھی وہی حشر ہوگا جو قوم نوح علیہ السلام، قوم لوط علیہ السلام اور قوم ہود علیہ السلام کا ہوا تھا جب یہ باتیں بادشاہ وقت کلمن تک پہنچیں تو اس نے حضرت شعیب علیہ السلام کو قرابت داری اور کمزوری کا حوالہ دے کر اسلام سے انحراف کیا یہاں تک کہ نبوت کو ایک ڈھونگ رچانے سے تعبیر کیا اور کہا تمہیں نبوت کا خبط ہو گیا ہے حضرت شعیب علیہ السلامنے کہا سنو تم کھلم کھلا غلطی پر ہو میری باتوں پر غور کرو اور اپنے کو تنہائی سے بچالو ان کی قوم اور خصوصاً عمارا نے اسکا مذاق اڑانا شروع کیا اور صاف الفاظ میں کہا تم اے شعیب ہم کو ڈرانا دھمکانا بند کرو اور اگر جس

عذاب کا تم حوالہ دیتے ہو لے آؤ۔ آخر حضرت شعیب نے دست دعا بلند کئے اور کہا اے ہمارے پالنے والے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے یہ میری بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔

بالآخر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا تم اپنے ماننے والوں کو لے کر اس سرزمین سے باہر چلے جاؤ کیونکہ عنقریب عذاب آنے والا ہے چنانچہ حضرت شعب علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو جنکی تعداد بروایت ناسخ التواریخ ایک ہزار سات تھی مدین سے لے کر روانہ ہو گئے اور اہل مدین ان کا تمسخر اڑانے لگے حضرت شعیب علیہ السلام ابھی ایک فرسخ ہی گئے تھے کہ نزول عذاب شروع ہو گیا آسمان سے تند و تیز شدید گرم ہوا چلنا شروع ہوئی اور سات شبانہ روز جاری رہی اس ہوا، گرمی اور زلزلہ کی وجہ سے بے شمار لوگ ہلاک اور املاک تباہ ہو گئی اور آخر میں ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا جس کے نیچے سب کے سب جمع ہو گئے اس ابر سے آگ برسی اور سب کے سب جل کر خاکستر ہو گئے پھر مدین کے ان باشندوں کو جو وہیں پڑے تھے ایک ہیبت ناک تیز آواز نے واصل جہنم کر دیا ایک روایت میں ہے کہ مرنے والوں کی کل تعداد ایک لاکھ تھی جس میں سے ساٹھ ہزار بد تھے اور چالیس ہزار وہ تھے جو خود تو بد کردار نہ تھے لیکن برائی کرنے والوں کو برے افعال سے روکتے بھی نہ تھے۔

تباہی کے بعد خداوندِ عالم نے حضرت شعیب کو مدین واپس جانے نیز مدین اور اس کے اطراف و جوانب میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم دیا تاریخی استنباط سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف آپ تبلیغ دین کرتے بلکہ نظام حکومت پر آپ کی دسترس تھی لوگوں کے فیصلے بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام خوف خدا سے رونے میں یکتا تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رونے کی وجہ معلوم کی کیا یہ گریہ جہنم کے خوف سے ہے یا جنّت کے شوق میں؟

تو آپ نے فرمایا: میرے رونے کا سبب نہ جنّت کا شوق ہے اور نہ جہنم کا خوف مجھے اس وقت تک صبر نہ

آئے گا جب تک اللہ کو بچشم قلب نہ دیکھ لوں۔

یہ سن کر وحی ہوئی: اے شعیب! تمہارے اس سلسلہ میں اپنے کلیم موسیٰ علیہ السلام نبی کو تمہاری خدمت کے لئے معین کیا وہ اس فریضہ سے عہدہ برآہو نگے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو راہ راست پر لانے کی سعی میں مصروف تھے کہ ایک دن جناب خزقیل نے جو فرعون مصر کے چچازاد بھائی تھے اور دل کی گہرائیوں میں نور ایمان چھپائے ہوئے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم جلد از جلد اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ فرعون تم کو قتل کا فیصلہ کر چکا ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور تین دن کے مسافت طے کرنے کے بعد ایک شہر میں پہنچے اور ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے قریب ہی ایک کنواں تھا عورتیں مرد اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں تھوڑے فاصلہ پر دو لڑکیاں اپنی بکریاں لئے خاموش کھڑی تھیں جب بہت دیر ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان پر رحم آیا کنویں پر آکر ان لڑکیوں سے پوچھا تم کیوں خاموش کھڑی ہو؟

انہوں نے مردوں کی کثرت کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ڈول ڈال کر ان کی بکریوں کو سیراب کیا لڑکیاں خوش خوش اپنے گھر چلی گئیں۔

حضرت شعیب نے لڑکیوں سے جلد واپس آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتایا کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی مدد کی۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا پھر تو ہم کو اس کی مزدوری ادا کرنا چاہیے اور اپنی ایک دختر کو ان کے پاس بھیجا کہ اس مرد بزرگ کو میرے پاس لے آؤ۔

اس لڑکی نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہمارے بابا آپ کو بلاتے ہیں ضعیفی کی وجہ سے خود نہیں آسکتے چنانچہ

حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر پہنچے اور مختصر سر گزشت ان کو سنائی تو حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا اب تم مصر سے نکل آئے ہو فکر کی کوئی بات نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بکریاں چرانے پر ملازم رکھ لیا کچھ عرصہ بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی صنورا کی شادی کر دی وہیں رہنے سہنے لگے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین میں رہتے ہوئے ۳۹ سال گزر گئے تو آپ اپنے بیوی بچّوں کو لے کر واپس مصر آئے یہاں آنے کے بعد حالات بدلے اور آپ فرعون پر غالب آگئے اور آپ کو بہت شہرت ملی آپ نظام مملکت میں مشغول ہوئے اور حضرت شعیب علیہ السلام نے نظام حکومت کے سلسلہ میں جو اپنی رائے دی اس کو حضرت موسیٰ نے پسند کیا اور راج کیا حضرت شعیب علیہ السلام نے جانشین کے فرائض اپنے داماد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد کئے اور خود مکہ معظّمہ چلے گئے وہاں ۲۲۰ سال کی عمر میں انتقال کیا آپ کو درمیان رکن و مقام دفن کیا گیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

اعراف آیت نمبر 100/85

''وَ مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ۸۵ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ
اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۸۶ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ
لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۸۷ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۸۸ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ
كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۸۹ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ
اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۹۰ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ

جٰثِمِیۡنَ ۹۱ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا شُعَیۡبًا کَاَنۡ لَّمۡ یَغۡنَوۡا فِیۡہَا ۚ اَلَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا شُعَیۡبًا کَانُوۡا
ہُمُ الۡخٰسِرِیۡنَ ۹۲ فَتَوَلّٰی عَنۡہُمۡ وَ قَالَ یٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ وَ نَصَحۡتُ
لَکُمۡ ۚ فَکَیۡفَ اٰسٰی عَلٰی قَوۡمٍ کٰفِرِیۡنَ ۹۳ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذۡنَاۤ
اَہۡلَہَا بِالۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّہُمۡ یَضَّرَّعُوۡنَ ۹۴ ثُمَّ بَدَّلۡنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الۡحَسَنَۃَ
حَتّٰی عَفَوۡا وَّ قَالُوۡا قَدۡ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذۡنٰہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا
یَشۡعُرُوۡنَ ۹۵ وَ لَوۡ اَنَّ اَہۡلَ الۡقُرٰۤی اٰمَنُوۡا وَ اتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ
وَ الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ کَذَّبُوۡا فَاَخَذۡنٰہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ۹۶ اَفَاَمِنَ اَہۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ
یَّاۡتِیَہُمۡ بَاۡسُنَا بَیَاتًا وَّ ہُمۡ نَآئِمُوۡنَ ؕ ۹۷ اَوَ اَمِنَ اَہۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ بَاۡسُنَا ضُحًی وَّ
ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۹۸ اَفَاَمِنُوۡا مَکۡرَ اللّٰہِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۹۹ اَوَ لَمۡ
یَہۡدِ لِلَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَہۡلِہَاۤ اَنۡ لَّوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰہُمۡ بِذُنُوۡبِہِمۡ ۚ وَ نَطۡبَعُ
عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ۱۰۰ ''

ہم نے مدین والوں کے پاس ان کے بھائی شعیب کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا دوسرا تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن معجزہ آچکا تو ناپ تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو خریدی ہوئی چیز کم نہ دیا کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے پھرو اگر تم سچّے ایماندار ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے تم لوگ جو راستوں پر بیٹھ کر جو خدا پر ایمان لایا ہے اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور اسکی

راہ میں خواہ مخواہ کجی ڈھونڈ نکالتے ہو اب نہ بیٹھا کرو اس کو تو یاد کرو جب تم شمار میں کم تھے تو خدا نے تم کو بڑھایا اور ذرا غور تو کرو آخر فساد پھیلانے والوں کا انجام کار کیا ہوا جن باتوں کا میں پیغام لے کر آیا ہوں اگر تم میں سے ایک نے ان کو مان لیا اور ایک گروہ نے نہ مانا تو کچھ پرواہ نہیں تم صبر سے بیٹھ کر دیکھتے رہو یہاں تک کہ خدا خود فیصلہ تمہارے درمیان کر دے وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے تو ان کی قوم میں جن لوگوں کو اپنی حشمت دنیا پر بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے شعیب ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے مگر جب تم بھی ہمارے اسی مذہب و ملت پر لوٹ آؤ خیر شعیب نے کہا ہم اگر چہ تمہارے مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں معاذ اللہ جب تمہارے باطل دین سے خدا نے مجھے نجات دی اسکے بعد بھی اگر ہم تمہارے مذہب پر لوٹ جائیں تب تو ہم نے خدا پر جھوٹا بہتان باندھا ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب پر لوٹ جائیں۔ مگر ہاں جب ہمارا پروردگا اللہ چاہے تو البتہ کوئی مضائقہ نہیں ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام عالم کی چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا اے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے تو تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے لوگوں سے کہنے لگے اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو اس میں شک نہیں کہ تم بہت گھاٹے میں رہو گے غرض ان لوگوں کو زلزلے نے لے ڈالا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے جن لوگوں نے شعیب کو جُھٹلایا تھا وہ ایسے مر مٹے گویا ان بستیوں میں کبھی تھے ہی نہیں جن لوگوں نے شعیب کو جُھٹلایا وہی لوگ گھاٹے میں رہے تب شعیب ان کے سروں سے ٹل گئے اور ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم میں نے تو اپنے پروردگار کا قول تم تک پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی کی تھی پھر اب میں کافروں پر کیونکر افسوس کروں ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو کہنا نہ ماننے پر سختی اور

مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ ہماری بارگاہ میں گڑگڑائیں پھر ہم نے تکلیف کی جگہ آرام کو بدل دیا یہاں تک وہ لوگ بڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ داداؤں کو پہنچا ہے تب ہم نے اس بڑہا نکنے کی سزا میں اچانک ان کو عذاب میں گرفتار کیا وہ بالکل بے خبر تھے اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر افسوس ان لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کو جُھٹلایا تو ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو عذاب میں گرفتار کیا تو کیا ان بستیوں کے رہنے والے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے جبکہ وہ پڑے بے خبر سوتے ہوں یا ان بستیوں والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر دن دھاڑے ہمارا عذاب آپہنچے جب وہ کھیل کود میں مگن ہوں تو کیا یہ لوگ خدا کی تدبیر سے ڈھیٹ ہوگئے میں تو (یاد رہے کہ) خدا کے داؤ صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھے ہیں کیا جو لوگ اہل زمین کے بعد زمین کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی بدولت ان کو مصیبت میں پھنسا دیتے (مگر یہ لوگ اتنے ناسمجھ ہیں گویا) ان کے دلوں پر ہم خود مہر لگا دیتے ہیں یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں۔

حاشیہ

حضرت شعیب علیہ السلام حضرت ابرہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم بھی مدین ہی سے تھی اس بستی کا نام بھی مدین تھا اس میں کل چالیس گھر تھے اور ان لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے ذمہ تھی مدین میں منجملہ بری عادتوں کے دو تین بہت بری تھیں جن میں قریب قریب ہر شخص مبتلا تھا (۱) رہزنی (۲) ناپ تول۔ ان کی ہدایت کے لئے آپ مبعوث ہوئے آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے ہن مانا تو خدا نے پہلے بہت گرمی پیدا کر دی کہ وہ سردیوں میں بھی چین سے نہ رہ سکتے

تھے اسکے بعد ایک سرد اور خشک ابر آیا جسکے نیچے یہ سب لوگ جمع ہوگئے ابر نے سارے شہر کو گھیر لیا پھر ایک چیخ کی آواز آئی زمین میں زلزلہ ہوا اور آگ برسنے لگی سب کے سب ہلاک ہوگئے آپ کے معجزات میں یہ تھا جب آپ پہاڑ پر چڑھنا چاہتے پہاڑ کی چوٹی زمین سے آلگتی آپ چڑھ جاتے بعض روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔

سورہ شعراء آیت نمبر 191/176

"كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ۱۷۶ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۷۷ اِنِّیْ
لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۱۷۸ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۱۷۹ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ
اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۸۰ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۱۸۱
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۱۸۲ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی
الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۱۸۳ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ۱۸۴ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ
مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۱۸۵ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۱۸۶
فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۱۸۷ قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۱۸۸ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ
۱۸۹ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۱۹۰ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ
الرَّحِیْمُ ۱۹۱"

جنگل کے رہنے والوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا تم خدا سے کیوں نہیں

ڈرتے میں تو بلا شبہ تمہاراامانت دار پیغمبر ہوں خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو میں تو تم سے اس تبلیغ رسالت کی کوئی مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے خدا کے ذمہ ہے تم جب کوئی چیز ناپ تول کر دو تو پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان دینے والے نہ بنو اور جب تولو تو ٹھیک ترازو سے اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور روئے زمین میں فساد پھیلانے والے نہ بنو خدا سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو ہم لوگ تو تم کو جھوٹا آدمی سمجھتے ہیں اگر تم سچّے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرادو شعیب نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار خوب جانتا ہے غرض ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انہیں ابر کے عذاب نے لے ڈالا اس میں شک نہیں کہ یہ بھی ایک بڑے سخت دن کا عذاب تھا اس میں بھی شک نہیں کہ اس ہیں سمجھدار لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے ان کے بہتیرے ایمان لانے والے نہ تھے بیشک تمہارا پروردگار یقیناسب پر غالب ہے اور بڑا مہربان ہے۔

سورہ ہود آیت نمبر 95/84

"وَ مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَ لَا
تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
مُّحِيْطٍ ۸۴ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۸۵ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۸۶ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۸۷

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَآ
اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا
تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ۸۸ وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ
مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۸۹ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۹۰ قَالُوْا
يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۹۱ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ
اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۹۲ وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ
وَ ارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۹۳ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ ۹۴ كَاَنْ
لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۹۵ ”

ہم نے مدین والوں کے پاس ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو آسودگی میں دیکھ رہا ہوں پھر گھٹانے کی کیا ضرورت ہے اور میں تو تم پر اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب کو گھیر لے گا اے میری قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ پوری رکھو اور لوگوں کو ان کی چیز پوری دیا کرو

اور لوگوں کی چیز کم نہ دیا کرو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اگر تم سمجھو تو خدا کا بقیہ تمہارے واسطے اچھا ہے میں تمہارا کچھ نگہبان تو نہیں کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز جسے تم پڑھا کرتے ہو تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن بتوں کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو چاہیں کر بیٹھیں بس تم ہی ایک بردبار اور سمجھدار رہ گئے ہو شعیب نے کہا اے میری قوم اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اچھی حلال روزی کھانے کو دی ہے تو میں تمہاری طرح حرام روزی کھانے لگوں میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں بر خلاف آپ اس کو کرنے لگوں میں تو جہاں تک بن پڑے اصلاح کے سوا کچھ اور جانتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا کسی سے ہو ہی نہیں سکتی اسی پر میں نے بھروسہ کرلیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اے میری قوم میری مخالفت کہیں تم سے ایسا جرم نہ کرائے جیسی مصیبت قوم نوحؑ قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر نازل ہوئی ہے ویسی ہی مصیبت تم پر آپڑے لوطؑ کی قوم کا زمانہ تو ایسا تم سے دور بھی نہیں انہی سے عبرت حاصل کرو اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان اور محبت والا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر باتیں تو سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور اس میں شک ہی نہیں کہ ہم تمہیں اپنے لوگوں میں بہت ہی کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تم کو کب کا سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آسکتے شعیب نے کہا اے میری قوم ! کیا میرے قبیلہ کا دباؤ تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے تم کو تو اسکا یہ خیال ہے اور خدا کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے اے میری قوم تم اپنی جگہ جو چاہو کرو میں بھی بجائے خود کچھ کرتا ہوں عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اس کو اسکی نظروں میں رسوا کردے گا اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کون جھوٹا ہے

تم بھی منتظر رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور جب ہمارے عذاب کا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیب اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچالیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر تو وہ سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور وہ ایسے مر مٹے کہ گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے سُن رکھو کہ جس طرح ثمود خدا کی بارگاہ سے دھتکارے گئے اسی طرح اہل مدین کی دھتکار ہوئی۔

سورہ حجر آیت نمبر 81/78

"وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۸۷ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ! وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؕ ۷۹ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۸۰"

ایکہ کے رہنے والے قوم شعیب اور قوم لوط کی طرح بڑے سرکش تھے ان سے بھی ہم نے نافرمانی کا بدلہ لیا یہ دو بستیاں قوم لوط اور قوم شعیب ایک کھلی ہوئی شاہراہ پر ابھی تک موجود ہیں۔

حاشیہ

ایکہ کے معنی "بن" کے ہیں یہ لوگ مدین میں رہتے تھے اور ان کے قریب ایک بہت بڑا "بن" تھا اس وجہ سے یہ لوگ "بن" والے کہلاتے تھے ان کی شرارت کی وجہ سے حضرت شعیب ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستی سدوم سب قریب قریب ہیں عرب سے شام کو جاتے ہوئے سرِ راہ ان کے نشانات آج بھی موجود ہیں۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 37/36

"وَ مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا

تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ٣٦ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ/٣٧"

ہم نے مدین کے رہنے والوں کے پاس ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کی امید رکھو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ پھر تو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا بس پھر زلزلہ نے انہیں لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے۔

سوانح حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے بر گزیدہ بندے تھے اور صف انبیاء میں بڑی عظمت تھی آپ تیسرے اولو العزم نبی اور رسول تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی پیشگوئی قلاقی اخبار کے مطابق چار سو برس بعد مصر میں پیدا ہوئے۔

زیان بن ولید جو حضرت یوسف علیہ السلام کے اوپر ایمان لے آیا تھا خود تخت سے دستبردار ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کو تخت و تاج کا مالک بنا دیا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی موت کے بعد قابوس بن مصیب نے حکومت پر پورا قبضہ کرلیا اور خود فرعون بن بیٹھا اور یوں فرعونیت کا سلسلہ چلتا رہا لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسکے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا اس نافرمانی کی وجہ سے بنی اسرائیل پر انتہائی سختیاں شروع کردیں تجارت کاری گری کے کاموں سے روک دیا صرف انتہائی چھوٹے کاموں پر لگا دیا گیا جس کا ذکر قرآن میں اشارتاً کیا گیا۔

"وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ "

فرعون اپنی کار گزاریوں میں مشغول تھا اس نے خواب دیکھا جس کے بعد کاہنوں اور تعبیر بتانے والوں سے اسکا مطلب معلوم کیا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا بنی اسرائیل میں ایک بچّہ پیدا ہوگا جو تجھے ملک سے باہر نکال کر سلطنت پر قبضہ کرلے گا اور تیرے دین کو بدل دے گا یہ سن کر آگ بگولا ہوا اور کہا کہ میں اپنی مملکت میں کسی بچّہ کو پیدا ہونے سے پہلے زندہ نہ چھوڑوں گا جو میری سلطنت کو تباہ کرسکے۔ یہاں تک کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ۷۰ ہزار بچّے قتل کئے گئے حکم فرعون سے بچّوں کا قتل عام پانچ سال تک جاری رہا اسی دوران اسرائیل میں طاعون پھیل گیا اور ہزاروں لوگ اس سے مر گئے یہ دیکھتے ہوئے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال اور حمل کو ضائع کیا جائے جبکہ اسی دوران حضرت ہارون علیہ السلام اور دوسرے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی جس میں خداوند عالم کا خاص کرم شامل تھا۔

منجمین نے فرعون کو اطلاع دی کہ بچّہ رحمِ مادر میں آگیا اور فرعون اپنی کاوشوں میں ناکام ہوا مادر موسیٰ علیہ السلام کا حمل کسی پر ظاہر نہ ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بطن مادر سے آغوش مادر میں تشریف لائے۔

ایک روایت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت چھ ماہ دو دن میں ہوئی تھی نگران دستے نے مادرِ موسیٰ کے گھر پر دستک دی تو مادرِ موسیٰ نے گھبراہٹ کی حالت میں نو مولود کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا نگران دستہ تلاشی کے بعد واپس چلا گیا اب مادرِ موسیٰ علیہ السلام کو بچّہ کا خیال آیا اسکی تلاش شروع کی اور رونا شروع کیا ناگاہ تنور سے بچّے کے رونے کی آواز آئی مادرِ موسیٰ علیہ السلاماس طرف دوڑ پڑیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ بچّہ آگ کے بجائے پھولوں میں پڑا ہے فوراً تنور سے نکال کر چھاتی سے لگا یا۔

مادر موسیٰ علیہ السلام نو مولود کی زندگی کے لئے پریشان تھی کہ مادر موسیٰ کے دل میں خدا نے یہ خیال پیدا کیا کہ بچّے کو دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ آپ نے نجار جس کا نام حزقیل بن صبور تھا اس سے ایک تابوت بنانے کی فرمائش کی آپ کی بات سن کر یہ شخص افسر بلا کے پاس یہ راز ظاہر کرنے کے لئے پہنچ گیا لیکن قدرت خدا حزقیل گونگا اور بہرا ہو گیا کچھ نہ کہہ سکا

افسران نے مار پیٹ کر اس کو نکال دیا نجار سخت حیران و پریشان واپس گھر آیا فکر شروع کی کہ آخر یہ کیا

معاملہ ہے آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ یقینا وہی بچّہ ہے جو پیغمبر ہونے والا ہے لہٰذا مومن ہو گیا اور تابوت بنا کر مادر موسیٰ علیہ السلام کو پہنچا دیا چنانچہ مادر موسیٰ نے موسیٰ کو تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ تابوت کو دریا کی موجوں کے حوالے کرنے کے بعد مادر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیٹی کلثوم یعنی ہمشیرۂ موسیٰ سے کہا تو موجوں کے ساتھ چل جا اور دیکھ یہ کہاں ٹھہرتا ہے جب یہ تابوت فرعون کے محل کے پاس ٹھہرا تو جو عورتیں وہاں موجود تھیں اس کو اٹھا کر آسیہ زنِ فرعون کے پاس لے آئیں آسیہ نے جونہی صندوق کھولا ایک چاند سا بچّہ نظر آیا فرعون کو اسکی خبر دی گئی۔ فرعون نے اس کو اپنے لئے خطرہ سمجھ کر قتل کا ارادہ کیا لیکن جناب آسیہ اور دختر فرعون کی خواہش پر وہ اپنے اِرادے سے باز رہا۔

جناب آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون نے اس نو مولود کی پرورش شروع کی اور اسکے لئے دودھ پلانے والی کا انتظام کیا لیکن یہ تو موجود کسی کی پستان کو منہ نہ لگاتا تھا تاآنکہ کلثوم ہمشیرہ موسیٰ آسیہ کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایسی عورت کا پتہ بتادوں جو اس کو دودھ پلا سکے جناب آسیہ نے اجازت دی جب مادر موسیٰ تشریف لائیں تو آسیہ نے مادر موسیٰ کی گود میں دیا انہوں نے دودھ پلانا شروع کیا تو جناب آسیہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور ان کو دودھ پلانے پر رکھ لیا۔

بروایت ثعلبی جناب آسیہ نے آپ کا نام موسیٰ رکھا کیونکہ عبرانی زبان میں "مو" پانی اور "سی" شجر کو کہتے ہیں کیونکہ آپ پانی اور شجر سے دستیاب ہوئے تھے چنانچہ آپ کی پرورش ہونے لگی۔

ایک روایت کے مطابق ایک دن جناب آسیہ موسیٰ علیہ السلام کو لئے ہوئے فرعون کے پاس آئیں فرعون نے آپ کو جیسے ہی گود میں لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو اس وقت ایک سال کے تھے فرعون کی داڑھی نوچ لی فرعون کو فوراً جلال آگیا اور ان کو قتل کا ارادہ کیا جناب آسیہ نے اپنی دلیل سے اس کو امتحان میں بدل دیا چنانچہ ایک تشت میں دہکتے ہوئے انگارے لائے گئے اور ایک میں لعل رکھے گئے اور موسیٰ

علیہ السلام کو اسکے سامنے چھوڑ دیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مرضیٔ رب سے انگارہ اٹھا کر منہ میں رکھ لیا اس طرح اس بات کو طفلانہ حرکت سمجھ کر چھوڑ دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک دن آپ شہر کے کنارے چلے جا رہے تھے کہ آپ نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا اس میں ایک قبطی اور دوسرا اسرائیلی تھا آپ نے دونوں کے درمیان مفاہمت کرانا چاہی لیکن قبطی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برا بھلا کہنے لگا جب وہ قبطی کسی طرح نہ مانا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک گھونسا مارا جس سے وہ مر گیا۔ فرعون تک اسکی شکایت پہنچی فرعون نے کہا تم گواہ فراہم کرو اور قاتل کا پتہ لگاؤ ضرور سزا دی جائے گی ادھر دوسرے دن پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سمت گئے تاکہ حالات معلوم کریں جب اس مقام پر پہنچے تو دیکھا وہی اسرائیلی ایک اور قبطی سے درست و گریباں ہے آپ اسکی طرف بڑھے قبطی سمجھا یہ مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہیں وہ سیدھا فرعون کے پاس پہنچا اور بتایا کہ قاتل موسیٰ علیہ السلام ہے ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور تین دن کی مسافت کے بعد مدین حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ حضرت شعیب علیہ السلام کی سوانح میں موجود ہے تکرار کی ضرورت نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک عرصہ دراز کے بعد پھر اپنے بیوی بچّوں سمیت مصر کے لئے روانہ ہوئے جس رات آپ طور سینا کے قریب وارد ہوئے تو سخت سردی تھی اسی اثنا میں آپ کی بیوی کو دردزہ شروع ہوا حضرت موسیٰ گھبراہٹ کی حالت میں چاروں طرف نگاہ اُٹھائی تو آپ کی نظر ایک تیز روشنی پر پڑی آپ نے بیوی بچّوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے ایک روشنی دیکھی ہے میں جا کر آگ کا کچھ انتظام کرتا ہوں آپ اس درخت کے پاس پہنچے جہاں سے روشنی نظر آئی تھی آپ نے چاہا کہ اس سے کچھ آگ حاصل کر سکوں اس مقصد کے لئے جو ہاتھ بڑھایا درخت سے آواز آئی:

"یٰمُوْسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ"

میں تمہارا اور سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں

یہ سن کر آپ کانپنے لگے اور سجدہ ریز ہوئے پھر آواز آئی گھبراؤ نہیں:

"اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ؕ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی"

میں تمہارا رب ہوں تم وادی مقدس میں ہو اب تم اپنا دل بال بچّوں سے خالی کر کے صرف میرے ہو جاؤ اب میں جو وحی کروں گا تم وہی کرو پھر توریت کا نزول شروع ہوا

روضۃ الصفا میں ہے کہ توریت ایک عظیم آسمانی کتاب تھی جسے حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسرا حفظ نہ کر سکا وہ جمیع توریت کے عظیم حافظ تھے۔

ارشاد ہوا: اے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

عرض کی: پالنے والے میرے ہاتھ میں عصا ہے میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور اپنی بھیڑوں کو ہنکاتا ہوں اور بہت سے کام لیتا ہوں۔

ارشاد ربّانی ہوا: اسے زمین پر ڈالو موسیٰ علیہ السلام تعمیل حکم بجالائے عصا زمین پر گرتے ہی بہت بڑا اژدھا بن گیا اسکی ہیبت سے موسیٰ علیہ السلام ڈرے آواز آئی ڈرو نہیں اسے اٹھالو میں اس کو پھر اصلی حالت میں کردوں گا موسیٰ نے اٹھایا تو پھر عصا بن گیا اسکے بعد ارشاد ہوا اپنے ہاتھ کی طرف دیکھو ہاتھ پر نظر کی تو بیحد پر چمک رہا تھا پھر حکم ملا "اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی" تم فرعون کی طرف جاؤ اور اسکی ہدایت کرو اب وہ حد سے بڑھ گیا ہے اور سخت گمراہ ہو گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تیرا حکم میرے سر آنکھوں

پر ایک درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے بھائی ہارون کو میرا مدد گار بنادے۔ ارشاد ہوا جاؤ تمہاری بات مان لی اور نبوت ان کے لئے معین کردی وہ تمہارے مدد گار ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سینا سے واپس آکر اپنی زوجہ کو بتایا آگ تو نہ ملی لیکن بارگاہِ الٰہی سے نبوت حاصل ہوئی ہے صفورا انتہائی مسرور ہوئیں اور اپنی کلفتوں کو بھول گئیں اس وادی مقدس سے بہ ارادہ مصر روانہ ہوئے اور حضرت ہارون سے ملے، کار رسالت میں مشغول ہوئے، قصر فرعون کی طرف اپنا سفر شروع کیا باوجود بے شمار رکاوٹوں کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا جس دروازے پر اپنا عصا مارتے وہ کھل جاتا آخر الامر آپ ۴ ذالحجہ کو در قصر فرعون تک پہنچ گئے اور اپنے آنے کی اطلاع دی جب فرعون کے درباری آموجود ہوئے تو موسیٰ وہارون کو دربار میں بلوایا گیا اور پوچھا تم کون ہو ؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا میں خدا کے بندوں میں سے ایک ہوں اس نے سب کو خاک سے پیدا کیا اور آخری منزل بھی خاک ہے اس خداوند عالم نے مجھے درجہ نبوت پر فائز فرمایا تاکہ میں تیری ہدایت کروں اور اسکی وحدانیت کا اقرار لوں اور اپنی نبوت کو بھی منواؤں بنی اسرائیل کو قید سے رہا کردے اور اپنے مظالم سے باز آجا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو ڈرایا دھمکایا کہ میں ابھی تم کو قید کرتا ہوں اور پھر کبھی نہ چھوڑوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے فرعون میں نبوت کے ثبوت میں دو چیزیں تیرے سامنے پیش کرتا ہوں یہ کہہ کرآپ نے عصا کو زمین پر ڈالا کو ایک خوفناک اژدھا بن گیا اور منہ سے آگ برسنے لگی اژدھا فرعون کی طرف بڑھا تو وہ موسیٰ علیہ السلام کی دہائی دینے گا موسیٰ علیہ السلام مجھے بچاؤ آپ نے عصا اژدھا اٹھایا تو وہ اپنی اصلی حالت میں عصا بن گیا پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دوسرا معجزہ دکھایا فرمایا توخدا کی وحدانیت کا اقرار کر اسکے سامنے اپنے سر کو جھکادے اسکے جواب میں فرعون نے کہا

میں اہل رائے سے مشورہ کروں گا۔

فرعون نے جب اہل دربار سے رائے لی توانھوں نے کہا یہ جادو گر ہیں توان کا مقابلہ جادو گروں سے کر اور ہمیشہ کے لئے ان کے منہ بند کردے چنانچہ اسکندریہ کے مقام پر مقابلہ کا تعین ہوااور روایات کے مطاق ۷۰ سے ۸۰ ہزار جادو گر جمع کئے گئے اس کی تیاری میں ایک ماہ کا عرصہ لگا جب پورا شہر جمع ہو گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مقام مباہلہ میں پہنچے اور عصا پر تکیہ کرکے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ اپنے اپنے کرتب دکھاؤ تب ساحروں نے ہزاروں لاکھوں رسیاں میدان میں ڈال دیں جو سانپ بن کر دوڑنے لگیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب الٰہی ہوااے موسیٰ گھبراؤ نہیں بلکہ اپنا عصا زمین پر ڈالدو عصا کا زمین پر جانا تھا کہ وہ اژدھا بن کر سب سانپوں کو نگل گیا یہ دیکھ کر ایسی بھگدڑ مچی کے ہزاروں افراد کچل کر مرگئے موسیٰ علیہ السلام کو کھلی فتح ہوئی بڑے بڑے ساحر موسیٰ پر اور خدا پر ایمان لے آئے اور فورا سجدے میں گر پڑے اسی دوران جناب حزقیل (مومن آل فرعون) نے بھی اپنا ایمان ظاہر کردیا فرعون نے ان کو اور ان کی بیوی بچّوں کو بھی قتل کردیا یا آگ میں ڈلوادیا یہاں تک کہ اپنی زوجہ حضرت آسیہ کو بھی قتل کرادیا۔ اس شکست کے بعد بنی اسرائیل پر مزید سختیاں شروع کردیں لوگ فریادی بن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت موسیٰؑ نے تسلّی دی اور کہا عنقریب تم لوگ اچھّے حالات سے ہمکنار ہوگے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہدات کا سلسلہ جاری رکھا تاآنکہ آپ نے بددعا کی آل فرعون مختلف عذابوں میں گرفتار ہوتے رہے مختصر یہ کہ طاعون، کیڑے، جوؤں کا عذاب، مینڈکوں کا عذاب آیا زراعت ختم ہو گئی، درخت، گھربار، باغات سب تباہ ہوگئے آبِ نیل کو قبطیوں کے لئے خون کردیا پانی پینے سے عاجز آگئے یہاں تک بیس سال کی مدت گزر گئی آخر اپنی خدائی سے مایوس ہو کر فرعون نے بنی اسرائیل کو قید

سے رہا کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی نجات کے لئے پروگرام مرتب کیا۔
موٴرخین کا بیان ہے کہ رہائی کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خداوند عالم نے ترک مصر کا حکم دیا آپ نے وحی کا حوالہ دیتے ہوئے چلنے کی تیاری کا حکم دیا طلوع قمر کے فورا بعد سب مقام خاص پر جمع ہوئے جن کی تعداد ۸۰ ہزار تھی الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے روانہ ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام کو سب سے آگے رکھا اور خود سب سے پیچھے رہے یہاں تک کہ دریا کے کنارے پہنچ گئے۔
فرعون کو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے جانے کی خبر ملی تو اپنے پورے لشکر کے ساتھ پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن اس دوران نوجوان لڑکیاں بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے لگیں ہر گھر کا فرد تجہیز و تکفین میں مشغول ہوگیا لہٰذا دو دن بعد روانہ ہوا اور جلد ہی حضرت موسیٰ کے لشکر تک پہنچ گیا ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام (جو دریا کے کنارے پہنچ چکے تھے) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ اپنا عصا پانی پر ماریئے پانی میں بارہ راستے بن گئے ہر قبیلہ اپنے راستے پر چل دیا آخر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں اُتر گئے موسیٰ علیہ السلام کے گروہ پانی ہی میں تھے کہ فرعون بھی ان کے پیچھے اسی راستہ پر داخل ہوگیا لیکن حکم خدا سے پانی کی روانی پھر شروع ہوگئے اور دریا کی شکل اختیار کرلی فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ڈوبنے لگا تو ایمان لانے کا اظہار کیا لیکن اب بے سود ہوا بالآخر سب کے سب فی النار ہوگئے ۔فرعون کے غرقاب ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم سے حضرت یوشع بن نون علیہ السلاماور حضرت کالب بن یوحنا علیہ السلام مصر گئے اور مناسب انتظامات کرکے واپس آئے اس دوران قبطی فرعون کے بعد مصر سے ترک وطن کرکے ہندوستان میں کوہِ سلیمان کے مقام پر آباد ہوگئے۔
الغرض حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی واپسی کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لب دریا سے بیاباں کی طرف بڑھنے کا حکم دیا قطع منازل کرتے ہوئے مقام سین پر پہنچ گئے یہاں پہنچ کر بنی اسرائیل

نے فرمائش کی کہ ہمارے لئے نئی شریعت آنی چاہئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی حکم خداوندی ہوا کہ طور سینا پر آجاؤ تیس دن روزہ رکھ کر اعتکاف کرو اور ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنادو۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یکم ذیقدہ کو طور سینا پہنچے ۳۰ دن روزہ رکھے اور اعتکاف کیا جب ۳۰ دن پورے ہوگئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغام الٰہی دیا کہ آپ مزید دس دن اعتکاف کریں ادھر سامری نے لوگوں کو بہکایا اور ایک گوسالہ بنا کر میں حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سموں کے نیچے کی مٹی ڈالدی جس سے گوسالہ بولنے لگا سامری نے کہا یہی تمہارا خدا ہے تم سب اسکی پرستش کرو سب نے اس کو مان لیا جبکہ حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی اور گوسالا کی پرستش کو منع کیا وہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہوگئے اور کسی نے آپ کی بات نہ سنی اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو بہت ناراض ہوئے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی پکڑی اور سخت سست کہا اور آپ نے فرمایا کہ تم سب مل کر رسول ختم مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک علیہم السلام کے ذریعہ سے دعا کرو پروردگار عالم تم کو معاف کردے۔

اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھتے رہے اور اس دوران کئی اہم وقعات پیش آئے جس میں من سلویٰ کا نزول ہے اس کے بعد آپ نے وادئ سین میں قیام کیا یہاں پانی کا نام ونشان نہ تھا لوگ پیاس سے نڈھال ہونے لگے تو آپ نے سنگ موسیٰ جو آپ وادی سین سے اٹھا کر لائے تھے اس پر اپنا عصہ مارا تو اس سے بارہ چشمے ظاہر ہوئے اسی دوران ایک زاھد سے ملاقات ہوئی اسکے بعد جنگ عمالقہ کی مہم ہوئی عوج بن عوق کا واقعہ پیش آیا جنگ عمالقہ کے موقع پر بلعم بن باعور کا واقعہ پیش آیا اس کے بعد قارون نے سرکشی کی جس کی سزا میں آپ نے بحکم خدا قارون کو مع مال واسباب زمین میں دھنسادیا اس واقع کے بعد منازل طے کرتے ہوئے بمقام مواب کے میدان میں پہنچے جو اریحا کے نزدیک ہے برلب آب بردین

واقع ہے یہ وہی جگہ ہے جس جگہ حضرت موسیٰ نے انتقال فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت یوشع بن نون نے اریحا فتح کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انتقال سے قبل بحکم خدا حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا آپ کا مقبرہ عمان (اردن) سے تقریبا چالیس میل دور براہ بیت المقدس واقع ہے یہ ایک عظیم الشان پتھر کی عمارت ہے

حضرت ہارون علیہ السلام

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور جانشین تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس کی تولیت حضرت ہارون علیہ السلام کو سونپی تھی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں شبر و شبیر کو اُن کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا کہتے ہیں کہ جب غرّہ نیسان آٹھویں صبح نمودار ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو طلب کیا اور امامت اور خلافت ان کے حوالے کر دی اور انہیں کو ان کی نسل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم و دائم کر دیا۔

حضرت ہارون علیہ السلام قد و قامت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی بلند تھے کافی خوبصورت اور سرخ و سفید تھے اسی بنا پر آپ کا نام ہارون رکھا گیا تھا یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے آپ طبعاً بڑے صبور اور محتمل المزاج تھے آپ کا لقب وزیر امام اور خلیفہ تھا شروع میں آپ تجارت کرتے تھے اور ہمیشہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شب و روز خدمت میں لگے رہتے تھے اور تبلیغ میں برابر کے شریک تھے واقعہ تہیہ کے چھل سالہ دور میں رہے لیکن اس سے متاثر نہ ہوئے محض بنی اسرائیل کی حرکات کی بناء پر آپ حضرات ان کی نگرانی پر مامور تھے اسی دور میں بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے جنکا ذکر یہاں ضروری نہیں ان واقعات کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع بن نون کے تذکرے میں مذکور ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو کوہ طور پر لے جارہے تھے اور مقام قادیس سے روانہ کر جبل ہور پر پہنچے تو خداوند عالم نے خطاب کیا اور فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی مدت عمر ختم ہوگئی اپنے عزیزوں سے ملحق ہونا چاہتے ہیں لہٰذا انہیں اسی کوہ

ہور پر روک دو اور انکے فرزند العاذار کو ان کا لباس پہنا کر ان کا جانشین بنا دو اسی پہاڑی پر ایک درخت نمودار ہوا جس میں بہترین قسم کے جامے لٹک رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے فرمایا یہ جامے پہن لو اور اپنا لباس آلعاذار کو پہنا دو چنانچہ آپ نے اسی پر عمل کیا اسکے بعد ایک بہترین قسم کا محل نمودار ہوا آپ اس میں داخل ہوئے جس میں ایک تخت نظر آیا آپ اس پر لیٹ گئے اور ان کی روح قبض ہو گئی حضرت موسیٰ نے نماز جنازہ پڑھی یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ گردش تہیہ کا چالیسواں سال تھا۔

انتقال کے وقت آپ کی عمر ۱۲۳ سال تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھائی کے غم اور جدائی پر بہت روئے پیٹے اور اپنا گریباں پھاڑ ڈالا یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم مصیبت میں کپڑے پھاڑ نا ممنوع نہیں ہے بلکہ سنت نبی ہے جبکہ بنی اسرائیل نے کوہ ہور کے دامن میں تیس دن تک حضرت ہارون علیہ السلام کا ماتم کیا۔

عجائب القصص میں حضرت علی ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہارون علیہ السلام کو ملائکہ اٹھا کر لے گئے اور انہیں کسی ایسی جگہ دفن کر دیا کہ ان کی قبر کسی کو معلوم نہ ہو سکی۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں مختلف روایات ہیں لیکن علّامہ جزائری نے آپ کے بیٹوں کا نام شبر و شبیر تحریر کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بحکم خدا بنایا تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کہیں جاتے تو حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہ امّت کا ذمہ دار بنا کر جاتے اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنی جگہ پر امت کا ذمہ دار بنا کر روانہ ہوئے جب حضرت علی علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ حضور آپ مجھے یہاں کیوں

چھوڑے جاتے ہیں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام کیا تم اس پر خوش نہیں کہ خدا نے تم کو مجھ سے وہی نسبت دی ہے جو ہارون علیہ السلامکو موسیٰ علیہ السلام سے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اسی حدیث کو حدیث منزلت کہتے ہیں۔

موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ مزمل آیت نمبر 16/15

" اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ١٥
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ١٦ "

ہم نے تمہارے پاس ایک رسول محمد کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں گواہی دے گا جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول موسیٰ کو بھیجا تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی اس کی سزا میں اس کو بہت سخت پکڑا تو اگر تم بھی نہ مانوگے تو اس دن کے عذاب سے کیونکر بچوگے جو بچّوں کو بوڑھا بنا دے گا۔

سورہ اعلی آیت نمبر 19/18

"اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ١٩ "

تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر ہے اور دیر پا ہے بیشک یہی بات اگلے صحیفوں ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی ہے۔

سورہ فجر آیت نمبر 14/10

"وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ١٠ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا
الْفَسَادَ ١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ١٤ "

جو وادی قرایٰ میں پتھر تراش کر گھر بناتے تھے اور فرعون کے ساتھ کیا کیا جو سزا کے لئے میخیں رکھتا تھا یہ لوگ مختلف شہروں میں سرکش ہو رہے تھے اور ان میں بہت فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے

ان پر عذاب کا کوڑا لگا دیا بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے
سورہ القمر آیت نمبر 43/41
"وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ
۝٤٢ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣"
فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے پیغمبر (موسیٰ) آئے توان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں کو جھٹلادیا تو ہم نے ان کو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے اے اہل مکہ کیا ان لوگوں سے بھی تمہارا کفر بڑھ کر ہے یا تمہارے واسطے پہلی کتابوں میں معافی لکھی ہوئی ہے
۔

سورہ اعراف آیت نمبر 171/103
"ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٠٣ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ
مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ؕ ۝١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
۝١٠٦ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝١٠٧ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٠٨
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝١٠٩ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝١١٠ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝١١١

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ١١٢ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ
الْغٰلِبِيْنَ ١١٣ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ١١٤ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ١١٥ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ
اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ١١٦ وَ اَوْحَيْنَآ مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ
تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ١١٧ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ١١٨ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ١١٩ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ١٢٠ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ١٢١
رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ١٢٢ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ١٢٣ لَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ١٢٤ قَالُوْٓا اِنَّآ رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ١٢٥ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ١٢٦ وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى
وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ يَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ
نِسَآءَهُمْ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ١٢٧ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ١٢٨ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ١٢٩ وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ١٣٠ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا
لَنَا هٰذِهٖ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ١٣١ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ
لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ١٣٢ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ
الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ١٣٣ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ
الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ
هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ١٣٥ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ١٣٦ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ
١٣٧ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ
قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ١٣٨ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ١٣٩ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا

وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۱۴۰ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآئَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآئَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ۱۴۱ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۱۴۲ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ
قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى
رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا
اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۴۳ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ بِكَلَامِيْ ۫ۖ
فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۱۴۴ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۱۴۵ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ
سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا
عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۱۴۶ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۴۷ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا
ظٰلِمِيۡنَ ۱۴۸ وَلَمَّا سُقِطَ فِىۡۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا
رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۱۴۹ وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ
قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ
بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِىۡ وَكَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِىۡ ۖ
فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ الۡاَعۡدَآءَ وَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۱۵۰ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِاَخِىۡ
وَاَدۡخِلۡنَا فِىۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۱۵۱ اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ
سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُفۡتَرِيۡنَ ۱۵۲
وَالَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا ۖ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ
رَّحِيۡمٌ ۱۵۳ وَلَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَى الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۚ وَفِىۡ نُسۡخَتِهَا هُدًى وَّ
رَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ ۱۵۴ وَاخۡتَارَ مُوۡسٰى قَوۡمَهٗ سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا
لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّاىَ ؕ
اَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ هِىَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَتَهۡدِىۡ
مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغٰفِرِيۡنَ ۱۵۵ وَاكۡتُبۡ لَنَا فِىۡ
هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِىۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَ

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ ١٥٦ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ
لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٥٧ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
ࣙالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ١٥٨ وَمِنْ
قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ١٥٩ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ
اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ١٦٠ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ
سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ١٦١ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۱۶۲ وَ اسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ۱۶۳ وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۱۶۴ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ
اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ۱۶۵ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۱۶۶ وَ اِذْ
تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۶۷ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ
الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ
۱۶۸ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ
اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۶۹ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا
لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۱۷۰ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌ

بِهِمْ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ ۱۷۱"

پھر ہم نے ان پیغمبران مذکورین کے بعد موسیٰ کو فرعون اور اسکے سرداروں کے پاس معجزے عطا کرکے رسول بنا کر بھیجا توان لوگوں نے ان معجزات کے ساتھ بڑی بڑی شرارتیں کیں پھر ذرا غور تو کرو آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا موسیٰ نے فرعون سے کہا اے فرعون میں یقینا پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھ پر واجب ہے کہ خدا پر سچ کے سوا ایک لفظ بھی جھوٹ نہ کہوں میں یقینا تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن معجزے لے کر آیا ہوں بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردو فرعون کہنے لگا اگر تم سچّے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو اسے دیکھاؤ یہ سنتے ہی موسیٰ نے اپنی چھڑی زمین پر ڈالدی پس وہ یکایک ظاہر بظاہر تو اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے تب تو فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے کہا تو البتہ بڑا ماہر جادو گر ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے باہر کردے تو اب تم لوگ اسکے بارے میں کیا صلاح دیتے ہو آخر سب نے متفق الفاظ میں کہا کہ ان کو اور ان کے بھائی ہارون کو چندے قید میں رکھیئے اور اطراف کے شہروں میں اہلکاروں کو بھیجئے تا کہ تمام بڑے بڑے جادو گروں کو جمع کرکے آپ کے دربار میں حاصر کریں غرض جادو گر سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے ہم موسیٰ سے جیت جائیں تو ہم کو بڑا بھاری انعام ملنا چاہیے فرعون نے کہا انعام ہی نہیں پھر تو تم ہمارے دربار کے مقربین میں سے ہوگے جب وہ مقررہ وقت پر سب جمع ہوئے تو بول اٹھے اے موسیٰ یا تو تم ہی اپنے منتر پھینکو یا ہم پھینکیں موسیٰ نے کہا اچھّا پہلے تمہی پھینکو تب جو نہی ان لوگوں نے اپنی اپنی رسیاں ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کردی اور سب کے سب سانپ معلوم ہونے لگے لوگوں کو ڈرایا ان لوگوں نے بڑا (بھاری) جادو دکھا دیا اور ہم نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ (بیٹھے کیا ہو) تم بھی اپنی

چھڑی ڈال دو پھر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چھڑی ان کے بنائے ہوئے (جھوٹے) سانپوں کو ایک ایک کر نگل رہی ہے القصہ حق بات سامنے آئی اور ان کی ساری کارستانی ملیا میٹ ہو گئیں (پس فرعون اور اسکے طرفدار سب کے سب اس اکھّاڑے میں) ہارے اور ذلیل ہوئے اور جادو گر موسیٰ کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور عاجزی سے بولے ہم اس پروردگار پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری اجازت کے بغیر ایمان لائے۔ یہ ضرور تم لوگوں کی مکّاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ اس شہر کے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کرو تمہیں عنقریب ہی اس (شریعت) کا مزا معلوم ہو جائے گا میں تو یقینا تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پیر کٹوا دوں گا پھر سب کو سولی دوں گا جادو گر کہنے لگے ہم کو تو آخر ایک روز اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو ہم سے اسکے سوا کیا عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے اب تو یہ ہماری دعا ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کا مینہ) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے کہا کیا آپ موسیٰ اور اسکی قوم کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں گے کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کے خداؤں (کی پرستش) کو چھوڑ بیٹھیں فرعون کہنے لگا تم گھبراؤ نہیں ہم عنقریب ہی ان کے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کے واسطے زندہ رکھتے ہیں اور ہم تو ہر طرح قابو رکھتے ہیں (یہ سن کر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو ساری زمین تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا وارث و مالک بنائے اور خاتمہ بخیر تو بس پرہیزگاروں ہی کا ہے وہ لوگ کہنے لگے (اے موسیٰ) تمہارے آنے سے قبل ہی سے اور تمہارے آنے کے بعد ہم کو تو برابر تکلیف ہی پہنچ رہی ہے آخر کہاں تک صبر کریں موسیٰ نے کہا عنقریب ہی تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور تمہیں (اسکا) جانشین بنائے گا

پھر دیکھے گا تم لوگ کیا کام انجام دیتے ہو بیشک ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی پیداوار کے عذاب میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ تو جب ان کو کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے یہ تو ہمارے واسطے سزا دار ہی ہے اور جب کوئی مصیبت آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی کہنے لگتے ان کی بدشگونی تو خدا کے یہاں (لکھی جا چکی) تھی مگر بہت سے لوگ نہیں سمجھتے اور فرعون کے لوگ موسیٰ سے ایک مرتبہ کہنے لگے تم ہم پر جادو کرنے کے لئے چاہے جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم تم پر کسی طرح ایمان نہ لائینگے تب ہم نے ان پر پانی کے طوفان، ٹڈیوں اور جوؤں کا اور مینڈکوں اور خون کا عذاب بھیجا کہ یہ سب جدا جدا ہماری قدرت کی نشانیاں تھیں اس پر بھی یہ لوگ تکبّر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ گنہگار تو تھے ہی اور جب ان پر عذاب آپڑا تو کہنے لگے اے موسیٰ تم سے جو خدا نے (قبول دعا کا) عہد کیا ہے اسی کی امید پر خدا سے دعا کرو اور اگر تم نے ہم پر سے عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور ایمان لے آئینگے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے پھر جب ہم نے اس وقت کے واسطے جس وقت وہ ضرر پہنچتے عذاب کو ہٹا لیتے تو فوراً بد عہدی کرنے لگتے تب آخر ہم نے ان سے ان کی بدعہدی کا اور شرارتوں کا بدلہ لیا چونکہ وہ ہماری آیتوں کو جُھٹلاتے تھے اور ان سے غافل رہتے تھے ہم نے انہیں دریا میں ڈبو دیا اور جن بے چاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے انہیں کو (ملک شام کی) سرزمین کا جس کو ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی اسکے پورپ پچھم کا وارث و مالک بنا دیا اور چونکہ بنی اسرائیل نے فرعون کے ظلم پر صبر کیا تھا تمہارے پروردگار کا نیک وعدہ جو اس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا پورا ہو گیا اور جو کچھ فرعون کے لوگ اور اس کی قوم کیا کرتی تھی اور اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب ہم نے برباد کر دیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کہ اس پار اُتار دیا یہ لوگ ایسے لوگوں پر سے گزرے جو اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے تو ان کو دیکھ کر بنی سرائیل موسیٰ سے کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود (بت) ہیں ویسے

ہی ہمارے لئے بھی ایک معبود بناؤ موسیٰ نے کہا تم تو بے حد جاہل لوگ ہو۔ارے کم بختو جس مذہب پر یہ لوگ ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا اور جو عمل یہ لوگ کر رہے ہیں وہ سب ملیا میٹ ہو جائے گا موسیٰ نے یہ بھی کہا کیا تمہارا مطلب ہے خدا کو چھوڑ کر میں دوسرے کسی کو تمہارا معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو ساری خدائی پر فضیلت دی اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تمہیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو چن چن کر قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو لونڈیاں بنانے کے لئے زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے صبر کی سخت آزمائش تھی ہم نے موسیٰ سے توریت دینے کے لئے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا ہم نے اس میں دس روز بڑھا کر پورا کر دیا غرض اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات میں پورا ہو گیا چلتے وقت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے جانشین رہو اور ان کی اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے کوہ طور پر آئے اور ان کا پروردگار ان سے ہم کلام ہوا تو موسیٰ نے عرض کی پروردگار تو مجھے اپنی ایک جھلک دکھا دے میں تجھے دیکھوں۔ خدا نے فرمایا تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں پہاڑ کی طرف دیکھو ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں پس اگر پہاڑ اپنی جگہ قائم رہے تو سمجھ لو کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے ورنہ نہیں پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر بجلی ڈالی تو وہ چکنا چور ہو گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تو دیکھنے دکھائے جانے سے پاک و پاکیزہ ہے میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے عدم رویت کا یقین کرتا ہوں خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تم کو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہم کلامی کا درجہ دیا اور تم کو برگزیدہ کیا اب جو کتاب (توریت) ہم نے تم کو عطا کی ہے وہ لو اور شکر گزار رہو ہم نے موسیٰ کے لئے توریت کی تختیوں پر موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھ دیا تھا اے موسیٰ اب تم اسے مضبوطی سے

تھام لو، عمل کرو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھّی باتوں پر عمل کریں اور میں تمہیں بہت جلد بد کرداروں کا گھر دکھا دوں گا کہ یہ کیسے اجڑتے ہیں۔ جو لوگ خدا کی زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دوں گا اور (میں کیا پھیروں گا ان کا خود دل اتنا سخت ہے کہ) اگر (دنیا جہان کے) معجزے دیکھ لیں تو بھی یہ اس پر ایمان نہ لائینگے اور سیدھا راستہ بھی دیکھ پائیں تو بھی اپنی راہ نہ بنا ئینگے اور گمراہی کی راہ دیکھ لینگے اور جھٹ پٹ اس کو اپنا طریقہ بنالینگے یہ کج روی اس وجہ سے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جُھٹلادیا اور ان سے غفلت کرتے رہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور اُخروی حضوری کو جُھٹلایا ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوگیا ان کو ان ہی اعمال کی سزا اور جزادی جائے گی جو وہ کرتے تھے موسیٰ کی قوم نے ان کے کوہ طور پر جانے کے بعد زیوروں کو گلا کر ایک بچھڑے کی مورت بنائی یعنی ایک جسم جس میں گائے کی آواز تھی افسوس کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ توان سے بات ہی کر سکتا ہے نہ کسی کی ہدایت، (خلاصہ) ان لوگوں نے اسے اپنا معبود بنالیا اور اپنے اوپر ظلم کرنے لگے جب وہ پچھتائے اور انہوں نے اپنے کو یقینا گمراہ دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمارا قصور معاف نہ کرے گا تو یقینی ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں ہونگے۔اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف آئے اور یہ دیکھ کر رنج اور غصہ میں اپنی قوم سے کہنے لگے تم لوگوں نے میرے بعد بہت.بری حرکت کی تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم کے آنے سے پہلے کتنی جلدی کر بیٹھے توریت کی تختیوں کو پھینک دیا اور اپنے بھائی ہارون کے بالوں کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے اس پر ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے میں کیا کرتا قوم نے مجھ کو حقیر سمجھا اور میرا کہنا نہ مانا قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوایئے اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ قرار دیجئے۔ تب موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو تو سب سے.بڑھ کر رحم کرنے والا ہے بیشک

جن لوگوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا ان پر عنقریب ہی ان کے پروردگار کی طرف سے عذاب نازل ہوگا دنیاوی زندگی میں ذلّت ہے ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسی سزا کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے برے کام کئے اور پھر توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بیشک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو توریت کی تختیوں کو زمین سے اٹھالیا توریت کے نسخہ میں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے پھر موسیٰ نے اپنی قوم سے ہمارا وعدہ پورا کرنے کو کوہ طور پر لیجانے کے لئے ستّر آدمیوں کو چنا پھر جب ان کو زلزلہ نے آپکڑا تو موسیٰ نے عرض کی پروردگار اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی کرنی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش تھی تو جسے چاہے گمراہی میں چھوڑ دے اور جس کو چاہے ہدایت کرے تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم کر تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے تو ہی دنیا اور آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں خدا نے فرمایا جس کو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھ کر) عذاب کرتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے میں تو اسے بہت جلد خاص ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو بری باتوں سے بچتے رہیں گے اور زکوۃ دیا کریں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھا کریں گے۔ (یعنی) جو لوگ ہمارے نبی امّی پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں (جس کی بشارت) کو اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور (وہ نبی) جو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اور (جو) پاک و پاکیزہ تو ان پر حلال اور ناپاک و گندی چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے اور وہ (سخت احکام کا) جو ان کی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو ان پر (پڑے ہوئے) تھے ان سے ہٹا دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے اور ان کی تعظیم کی اور ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ اپنی دلی مراد پائیں گے (اے رسول) تم

(ان لوگوں سے) کہدو کہ لوگو میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں جس کے لئے خاص سارے آسمان وزمین کی بادشاہت (حکومت) ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو) خدا اور اس کی ء رسول نبی امّی پر ایمان لاؤ جو (خود بھی) خدا پر اور اس کی باتوں پر (دل سے) ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور معاملات میں انصاف بھی کرتے ہیں ہم نے بنی اسرائیل کو ایک ایک دادا کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ بنا دیئے اور جب موسیٰ کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو چھڑی کا مارنا تھا کہ پتھر سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ایسے صاف الگ الگ کہ ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من وسلویٰ کی نعمت نازل کیا (لوگو) جو پاک اور پاکیزہ چیزیں تم کو دی گئی ہیں انہی شوق سے کھاؤ پیو اور ان لوگوں نے نافرمانی کرکے کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ بگاڑتے ہیں۔ جب ان سے کہا گیا اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور اسکے میوؤں سے جہاں چاہو شوق سے کھاؤ پیو اور منہ سے "**حطة**" کہتے اور سجدہ کرتے دروازے سے داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والے کو ہم کچھ زیادہ ہی دیں گے تو ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اُسے بدل کر اسے کچھ اور کہنا شروع کر دیا تو ہم نے ان کی شرارتوں کی بدولت ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا اور اے رسول ان سے ذرا اپنے گاؤں کا حال تو پوچھو جو دریا کہ کنارے واقع تھا جب یہ لوگ اور ان کے بزرگ ہفتہ کے دن زیادتی کرنے لگے جب ان کا (ہفتہ کا) دن ہوتا تو مچھلیاں ان کے پاس نہ پھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بد چلن تھے اس وجہ سے ہم ان کی یوں ہی آزمائش کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے ایک جماعت نے (ان لوگوں میں سے جو ہفتہ کے دن

شکار منع کیا کرتے تھے) کہا کہ جنہیں خدا ہلاک کرنا یا سخت عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انہیں بے فائدہ کیوں نصیحت کرتے ہو تو کہنے لگے کہ فقط تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے کو الزام سے بچانے کے لئے شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں پھر جب وہ لوگ جس چیز کو ان کو نصیحت کی گئی تھی اسے بھول گئے تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی جو برے کام سے لوگوں کو روکتے تھے اور جو لوگ ظالم تھے ان کو ان کی بد چلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کیا پھر جس بات کی انہیں ممانعت کی تھی جب لوگوں نے اس پر سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے بندر بن جاؤ (اور وہ بندر بن گئے)۔ (اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے ہانک پکار کر بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے حاکم کو مسلط رکھے گا جو انہیں تکلیفیں دیتا رہے کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے اور ہم نے ان کو روئے زمین میں گروہ در گروہ تتر بتر کر دیا ان ہی سے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ ہر طرح کے بدکار ہیں ہم نے انہیں سکھ اور دکھ دونوں طرح سے آزمایا تاکہ وہ شرارت سے باز آئیں پھر ان کے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب خدا (توریت) کے وارث بنے مگر لوگوں کے کہنے سے احکام خدا کو بدل کر اسکے عوض ناپاک کمینی دنیا کے سامان لے لیتے ہیں اور لطف تو یہ ہے کہتے ہیں ہم عنقریب بخش دیئے جائینگے اور جو لوگ ان پر طعن کرتے ہیں اگر ان کے پاس بھی ویسا ہی (دوسرا سامان آجائے تو یہ بھی نہ چھوڑیں اور) لے ہی لیں کیا ان سے کتاب (توریت) کا عہد و پیمان نہیں لیا گیا تھا کہ خدا پر سچ کے سوا کچھ نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے اچھی طرح انہوں نے پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو انہیں لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور جو لوگ کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں انہیں اسکا ثواب ضرور ملے گا کیونکہ ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب

برباد نہیں کرتے اے رسول یہود کو یاد دلاؤ جب ہم نے ان کے سروں پر پہاڑ کو اس طرح لٹکادیا گویا سائبان تھا وہ لوگ سمجھ چکے تھے اب ان پر گرا اور ہم نے حکم دیا جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

حواشی

ابن عساکر نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے ایک دن حضرت رسول اکرم ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو حکم دیا اپنے اور اپنی قوم کے لئے اپنے گھروں کو مسجد بنالو اور اے موسیٰ علیہ السلام تمہاری مسجد ہیں ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کے سوا نہ کوئی جنب ہو شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری مسجد میں تمام امت میں سے علی علیہ السلام اور اسکی اولاد کے سوا کسی کو اسکی اجازت نہیں اس میں جنب ہو کر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے۔ (تفسیر درمنشور جلال الدین سیوطی)

مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑوں میں سونے اور چاندی اور زبرجد کی کانیں تھیں اور فرعون ہی کے زیر اثر تھیں اس وجہ سے قبطی لوگ بہت مالدار ہوگئے تھے اسی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جوش ایمانی میں ان کے مال کی بددعا کی تھی۔

فرعون کا لشکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا پیچھا کر رہا تھا جن کی تعداد سوا لاکھ تھی اور سب کے سب لوگ گھوڑوں پر سوار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مُٹھی بھر فوج کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آگے آگے تھے جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی پر چھڑی ماری اور دریا پھٹا اور بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے لئے الگ الگ راستہ بنا ہر ایک ایک دوسرے سے الگ جانے لگا وہ بولے کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے تو خدا نے پانی کے

درمیان جالیاں بنادیں فرعون دریا کے کنارے پہنچا دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جانا چاہا مگر اسکا گھوڑا ہچکچایا آخر جبرائیل علیہ السلام ایک مادہ گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھے پھر فرعون اپنے گھوڑے کو روکتے ہی رہ گیا پھر وہ نہ رکا اور جب سارا لشکر دریا کے اندر اتر گیا تب پانی مل کر ایک ہو گیا اور سب کے سب ڈوب گئے۔

سورہ فرقان آیت نمبر 36/35

"وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ؕ ۳۶"

البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو ان کا وزیر بنایا اور ہم نے کہا دونوں ان لوگوں کے پاس جو ہماری قدرت کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں جاؤ اور سمجھاؤ اور جب نہ مانا تو ہم نے انہیں ڈبو مارا۔

سورہ مریم آیت نمبر 52/51

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۵۱ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۵۲"

اے رسول قرآن میں کچھ موسیٰ کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ میرا بندہ اور صاحب کتاب و شریعت نبی تھا ہم نے اس کو کوہ طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے انہیں راز دنیا کی باتیں کرنے کے لئے اپنے قریب بلایا اور ہم نے انہیں اپنی خاص مہربانی سے ان کے بھائی ہارون کو وزیر بنا کر عنایت فرمایا۔

وَ هَلۡ اَتٰكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ! ۹ اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ
اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۱۰ فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ يٰمُوۡسٰى ؕ ۱۱ اِنِّىۡۤ اَنَا
رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ؕ ۱۲ وَ اَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا
يُوۡحٰى ۱۳ اِنَّنِىۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِىۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِىۡ ۱۴ اِنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخۡفِيۡهَا لِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا تَسۡعٰى ۱۵ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا يُؤۡمِنُ
بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ فَتَرۡدٰى ۱۶ وَ مَا تِلۡكَ بِيَمِيۡنِكَ يٰمُوۡسٰى ۱۷ قَالَ هِىَ عَصَاىَ ۚ اَتَوَكَّؤُا
عَلَيۡهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىۡ وَلِىَ فِيۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰى ۱۸ قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى ۱۹ فَاَلۡقٰٮهَا
فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى ۲۰ قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ ۔ سَنُعِيۡدُهَا سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى ۲۱ وَاضۡمُمۡ
يَدَكَ جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ اٰيَةً اُخۡرٰى ۲۲ لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا
الۡكُبۡرٰى ۚ ۲۳ اِذۡهَبۡ فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۲۴ قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ۲۵ وَ يَسِّرۡ لِىۡۤ
اَمۡرِىۡ ۲۶ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ۲۷ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ۲۸ وَاجۡعَلۡ لِّىۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ
اَهۡلِىۡ ۲۹ هٰرُوۡنَ اَخِى ۳۰ اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِىۡ ۳۱ وَ اَشۡرِكۡهُ فِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۳۲ كَىۡ نُسَبِّحَكَ
كَثِيۡرًا ۳۳ وَّ نَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ؕ ۳۴ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا ۳۵ قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ
يٰمُوۡسٰى ۳۶ وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ۳۷ اِذۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ۳۸ اَنِ اقۡذِ
فِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَ عَدُوٌّ

لَّهٗ ؕ وَ اَلۡقَیۡتُ عَلَیۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّیۡ ۚ وَ لِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ ! ۳۹ اِذۡ تَمۡشِیۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ
هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰی مَنۡ یَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُهَا وَ لَا تَحۡزَنَ ؕ وَ قَتَلۡتَ
نَفۡسًا فَنَجَّیۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ۥ فَلَبِثۡتَ سِنِیۡنَ فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ ۙ ثُمَّ
جِئۡتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوۡسٰی ۴۰ وَ اصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِیۡ ۚ ۴۱ اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَ اَخُوۡكَ بِاٰیٰتِیۡ وَ لَا
تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیۡ ۚ ۴۲ اِذۡهَبَاۤ فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۚ ۴۳ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوۡ
یَخۡشٰی ۴۴ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ یَّطۡغٰی ۴۵ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیۡ
مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَ اَرٰی ۴۶ فَاۡتِیٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّكَ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۙ
وَ لَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی ۴۷ اِنَّا قَدۡ
اُوۡحِیَ اِلَیۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰی مَنۡ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ۴۸ قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا یٰمُوۡسٰی ۴۹ قَالَ
رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی كُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۵۰ قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰی ۵۱ قَالَ
عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّیۡ فِیۡ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَ لَا یَنۡسَی ۫ ۵۲ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ
مَهۡدًا وَّ سَلَكَ لَكُمۡ فِیۡهَا سُبُلًا وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ
نَّبَاتٍ شَتّٰی ۵۳ كُلُوۡا وَ ارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ۵۴ مِنۡهَا
خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِیۡهَا نُعِیۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی ۵۵ وَ لَقَدۡ اَرَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا
كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰی ۵۶ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ یٰمُوۡسٰی ۵۷

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ
مَكَانًا سُوًى ٥٨ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ٥٩ فَتَوَلّٰى
فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ٦٠ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ٦١ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا
النَّجْوٰى ٦٢ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ
يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ٦٣ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ
مَنِ اسْتَعْلٰى ٦٤ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ٦٥ قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ٦٦ فَاَوْجَسَ فِيْ
نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ٦٧ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ٦٨ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ
مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ٦٩ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ
سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ٧٠ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ
لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ٧١ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا
تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ٧٢ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۷۳ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ۷۴ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
الْعُلٰى ۷۵ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ
تَزَكّٰى ۷۶ وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَآ مُوْسٰى ۵، اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ
يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ۷۷ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ
مَا غَشِيَهُمْ ؕ ۷۸ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ۷۹ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ
مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى
۸۰ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ؕ وَ مَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۸۱ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
اهْتَدٰى ۸۲ وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۸۳ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰى اَثَرِيْ وَ عَجِلْتُ
اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۸۴ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۸۵
فَرَجَعَ مُوْسٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۵، قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا
حَسَنًا ؕ ۵ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۸۶ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ
زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۸۷ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى۬ فَنَسِىَ ؕ ۸۸ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ
قَوْلًا ۵ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۸۹ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا
فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِىْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِىْ ۹۰ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ
عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۹۱ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ ۹۲ اَلَّا
تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ ۹۳ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَلَا بِرَاْسِىْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ
اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِىْ ۹۴ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِىُّ
۹۵ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ
كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِىْ نَفْسِىْ ۹۶ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ
اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ
لَنَنْسِفَنَّهٗ فِى الْيَمِّ نَسْفًا ۹۷ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ
عِلْمًا ۹۸ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۚ
۹۹ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ ۱۰۰ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ ۱۰۱ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚ ۱۰۲
يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۱۰۳ ”

اے رسول کیا تم تک موسیٰ کی خبر پہنچی کہ جب انہوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہنے لگے تم لوگ ذرا یہیں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب کہ میں وہاں جا کر اس میں سے ایک

انگارہ تمہارے پاس لے آؤں یا آگ کے پاس جا کر کسی راہ کا پتہ لگاؤں جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو انہیں آواز آئی اے موسیٰ بیشک میں ہی تمہارا پروردگار ہوں تم اپنی دونوں جوتیاں اتار دو کیونکہ تم اس وقت کوے نامی ایک پاکیزہ چٹیل میدان میں ہو اور میں نے تم کو پیغمبری کے لئے منتخب کیا ہے جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو اس میں شک نہیں کہ میں ہی وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز برابر پڑھا کرو کیونکہ قیامت ضرور آنے والی ہے اور میں اسے لامحالہ چھپائے رکھوں گا تاکہ ہر شخص اسکے خوف سے نیکی کرے اور جیسی کوشش کی ہے ویسا ہی اس کو بدلہ دیا جائے تو کہیں ایسا نہ ہو جو شخص اُسے دل سے نہیں مانتا اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس فکر سے روک دے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ تمہارے اپنے ہاتھ میں کیا چیز ہے عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے اسپر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے درختوں سے پتّے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی مطلب ہیں فرمایا موسیٰ اس کو ذرا زمین پر ڈال تو دو موسیٰ نے اسے زمین پر ڈال دیا تو وہ فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا یہ دیکھ کر موسیٰ بھاگے تو فرمایا اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں میں اس کو پہلی صورت میں لے آتا ہو اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر بغل میں کرلو پھر دیکھو بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ دوسرا معجزہ ہے تاکہ ہم تم کو اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھایا ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں جاتا تو ہوں مگر تو میرے لئے میرے سینہ کو کشادہ کردے اور دلیر بنا دے اور میرا کام میرے لئے آسان کردے تو میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو اچھّی طرح سمجھیں اور میرے کنبے والے سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے تاکہ مل کر کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے فرمایا اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور کی گئیں۔ اور ہم تم پر

ایک بار اور احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو تمہیں وحی کے ذریعہ بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰ) کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے دھکیل کر کنارے ڈال دے گا موسیٰ کو اس کا دشمن اور میرا دشمن فرعون اٹھالے گا میں نے تم پر اپنی محبت کا پرتو ڈال دیا جو دیکھتا پیار کرتا تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پالے پوسے جاؤ اس وقت جب تمہاری بہن چلی اور فرعون کے گھر آکر کہنے لگی کہ اگر کہو تو میں تمہیں ایسی دایہ بتادوں جو اسے اچھّی طرح پالے سو اس تدبیر سے ہم نے تم کو پھر تمہاری ماں سے ملادیا تاکہ اسکی آنکھ ٹھنڈی رہے اور تمہاری جدائی پر کُڑھے نہیں تم نے ایک شخص قبطی کو مار دیا اور سخت پریشان تھے تو ہم نے تم کو اس پریشانی سے نجات دی اور ہم نے تمہارا اچھّی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس تک مدین کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰ پھر تم عمر کے ایک اندازے پر آگئے اور نبوت کے قابل ہوگئے اور میں نے تمکو اپنی رسالت کے واسطے چن لیا تم اپنے بھائی سمیت ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک وہ بہت سرکش ہوگیا ہے اس سے جا کر نرمی سے بات کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے دونوں نے عرض کی کہ اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا زیادہ سرکشی کرے کہا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں غرض تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے رسول ہیں بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے اور نہ ستایئے ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کا معجزہ لے کر آئے ہیں جو راہ راست کی پیروی کرے اسی کے لئے سلامتی ہے ہمارے پاس خدا کی طرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقینا عذاب اسی شخص پر ہے جو خدا کی آیتوں کو جُھٹلائے اور اسکے حکم سے منہ موڑے غرض گئے اور کہا فرعون نے پوچھا اے موسیٰ تم دونوں کا پروردگار کون ہے ہمارا پروردگار وہ جس نے ہر چیز کو اسی کی مناسب صورت عطا کی پھر اسی نے زندگی بسر کرنے کے طریقے بتائے فرعون نے کہا

بھلا اگلے لوگوں کے حال تو بتاؤ موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم تو میرے پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے میرا پروردگار نہ بھکتا ہے اور نہ بھولتا ہے وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے فائدے کے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اس میں راہیں نکالیں اور اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر خدا فرماتا ہے ہم ہی نے اس پانی کے ذریعہ سے مختلف قسموں کی گھاسیں نکالیں تاکہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لئے قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا اور مرنے کے بعد اسی میں لوٹا دیں گے اور اسی سے دوسری بار قیامت کے دن تم کو نکال کھڑا کریں گے اور میں نے فرعون کو اپنی ساری نشانیں دکھا دیں اس پر بھی اس نے سب کو جُھٹلا دیا اور نہ مانا اور کہنے لگا اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے ملک مصر سے اپنے جادو کے زور سے نکال باہر کرو اچھّا تو رہو ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کرتے ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم مقابلہ ایک صاف کھلے میدان میں ہو موسیؑ نے کہا تمہارے مقابلہ کی میعاد زینت (عید کا دن ہے اور اس روز) سب لوگ دن چڑھے جمع کئے جائینگے اس کے بعد فرعون اپنی جگہ لوٹ گیا پھر اپنے چلتر جادو کا سامان جمع کرنے لگا پھر مقابلہ کو آموجود ہوا۔ موسیٰ نے فرعون سے کہا تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ وہ عذاب نازل کرکے تمہارا ملیا میٹ کر ڈالے گا یاد رکھو جس نے افترا پردازیاں کی وہ یقینا نامراد رہا۔ اس پر وہ لوگ آپس میں باہم جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے آخر وہ لوگ بول اٹھے یہ دونوں یقینا جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں اپنے جادو کے زور سے تم لوگوں کو تمہارے گھر سے نکال باہر کریں اور تمہارے اچھّے خاصے مذہب کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ) درست کرلو پھر پرا باندھ کر ان پر آپڑ و اور جو آج طاقتور رہا وہ فائزالمرام رہا غرض جادوگروں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ہی اپنے جادو پھینکو یا یہ کہ پہلے جو

جادو پھینکے وہ ہم ہی ہوں موسیٰ نے کہا میں نہیں ڈالوں گا بلکہ تم پہل کرو غرض انہوں نے اپنے کرتب دکھائے تو بس موسیٰ کو ان کے جادو کے زور سے ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور ان کی چیزیں دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی ہم نے کہا موسیٰؑ ڈرو نہیں تم ہی کامیاب رہو گے تمہارے اپنے ہاتھ میں لاٹھی ہے اسے ڈال تو دو جو کرتب انہوں نے کیا ہے اسے ہڑپ کر جائے کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ کرتب کیا وہ جادو کا کرتب ہے اور جادو جہاں جائے گا کامیاب نہیں ہوسکتا غرض موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کرلیا یہ دیکھتے ہی سب جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے فرعون نے ان لوگوں سے کہا ہائیں ! اس سے پیشتر کہ ہم تم کو اجازت دیں تم اس پر ایمان لے آئے اس میں شک نہیں کہ یہ تمہارا اس سے بڑا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے اب میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالوں گا اور تمہیں خرمے کی شاخوں پر سولی چڑھا دوں گا اور اس وقت تم کو اچھّی طرح معلوم ہو جائے گا دونوں فریقوں سے عذاب میں بڑھا ہوا کون ہے اور کس کو قیام زیادہ ہے ایسے واضح اور روشن معجزے جو ہمارے سامنے آئے ان پر جس خدا نے ہم کو پیدا کیا ہے اس پر تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے تجھے جو کرنا ہے کر گزر تو تو دنیا کی ذرا سی زندگی پر حکومت کر سکتا ہے اور ہم تو اپنے پروردگار پر اس لئے ایمان لائے تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے گناہ معاف کردے اور خاص کر جادو کے گناہ جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور اسی کو سب سے زیادہ قیام ہے اس ہیں شک نہیں کو جو شخص مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو تو اسکے لئے یقینا جہنم دھرا ہوا ہے جس میں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہے گا سسکتا ہی رہے گا جو شخص اسکے سامنے ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اس نے اچھّے اچھّے کام بھی کئے ہوں گے تو ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑے بڑے بلند مرتبے ہیں وہ سدا بہار باغات جن کے نیچے نہریں جار ہی ہیں وہ

لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو گناہ سے پاک و پاکیزہ رہے ان کا یہی صلہ ہے۔ ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی میرے بندوں بنی اسرائیل کو مصر سے راتوں رات نکال لے جاؤ پھر دریا میں لاٹھی مار کر ان کے لئے سوکھی راہ نکالو تم کو پیچھا کرنے کا خوف رہے گا اور نہ ڈوبنے کی کوئی دہشت غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا پھر دریا کے پانی کا ریلا ان پر چھا گیا فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر کے ہلاک کر ڈالا اور ان کی ہدایت نہ کی اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن کے پنجے سے نکالا اور تم سے کوہ طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا ہم نے تم پر من سلویٰ نازل کیا اور فرمایا ہم نے جو پاک و پاکیزہ روازیاں تم کو دیں ہیں اس میں سے کھاؤ پیو اور اس میں کسی طرح کی شرارت نہ کرنا ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور یاد رکھو جس پر میرا غضب نازل ہوا کہ وہ یقینا گمراہ ہلاک ہوا اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھّے اچھّے کام کرے پھر ثابت قدم رہے تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے ہیں پھر جب موسیٰ ستّر آدمیوں کو لے کر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہم نے کہا اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے بڑھ آنے میں کیوں جلدی کی عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے ہی چلے آرہے ہیں اور باری تعالیٰ میں جلدی کر کے تیرے پاس اس لئے بڑھ آیا تا کہ تو مجھ سے خوش رہے ہم نے تمہارے آنے کے بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا اور سامری نے انہیں گمراہ کر چھوڑا پھر موسیٰ غصہ میں بھرے پچھتائے ہوئے اپنی قوم کی طرف پلٹے اور آکر کہنے لگے اے میری کمبخت قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک اچھّا وعدہ توریت دینے کا نہ کیا تھا تو کیا تمہارے وعدہ میں عرصہ لگ گیا یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا وہ لوگ کہنے لگے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ بات یہ ہوئی کہ فرعون کی قوم کے جو زیور کے بوجھ جو مصر سے نکلتے وقت ہم پر لادے گئے تھے ان کو ہم نے سامری کے کہنے پر آگ میں ڈال دیا پھر اس طرح سامری نے بھی ڈال دیا پھر سامری نے ان لوگوں کے لئے اسی زیور سے ایک بچھڑے کی مورت بنائی جس

کی آواز بھی بچھڑے کی سی تھی اس پر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے مگر وہ بھول گیا ان لوگوں کو اتنی بھی نہ سوجھی کہ یہ بچھڑا نہ تو پلٹ کر ان کی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ ہی ضرر اس کے ہاتھ ہے اور نہ نفع ہارون نے ان سے کہا بھی تھا اے میری قوم تمہارا اسکے ذریعہ سے امتحان لیا جارہا ہے اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بس خدا رحمٰن ہے تم میری پیروی کرو اور میرا کہنا مانو وہ لوگ کہنے لگے جب تک موسیٰ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم برابر اسی کی پرستش کرتے رہیں گے اور موسیٰؑ نے ہارونؑ کی طرف خطاب کرکے کہا اے ہارون جب تم نے ان کو دیکھ لیا تھا کہ گمراہ ہوگئے تو تمہیں میری پیروی قتال کرنے کو کس نے منع کیا تھا تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے میری ڈاڑھی نہ پکڑئے اور نہ میرے سر کے بال میں تو اس سے ڈرا کہیں آپ واپس آکر یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا تب سامری سے کہنے لگے او سامری تیرا کیا حال ہے اس نے جواب میں کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی جبرائیل گھوڑے پر سوار جارہے تھے تو میں نے ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی ایک مٹھی خاک اٹھالی اور بچھڑے کے قلب میں ڈال دی تو وہ بولنے لگا اس وقت میرے نفس نے یہی سجھائی موسیٰ نے کہا چل دور ہو تیرے لئے اس دنیا کی زندگی میں تو یہ سزا ہے تو کہتا پھرے گا مجھے نہ چھونا ورنہ بخار چڑھ جائے گا اور آخرت میں بھی یقینی تیرے لئے عذاب کا وعدہ ہے ہر گز تجھ سے خلاف نہ کیا جائے گا تو اپنے معبود کو دیکھ جس کی عبادت پر تو ڈٹا بیٹھا تھا ہم اسے یقینا جلا کر راکھ کر ڈالیں گے پھر اسے تتّر بتّر کرکے دریا میں اڑا دیں گے تمہارا معبود تو وہی خدا ہے جس کے سوا اور کوئی معبود بر حق نہیں اسکا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے۔

سورہ واقعہ آیت نمبر 11/10

"وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۱۰ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۱۱"

جو آگے بڑھ جانے والے ہیں وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ خدا کے مقرب ہیں۔

سورہ شعراء آیت نمبر 68/10

"وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۱۱
قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ ۱۲ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ
هٰرُوْنَ ۱۳ وَ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۱۴ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا
مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۱۵ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۶ اَنْ اَرْسِلْ
مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ؕ ۱۷ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ
سِنِيْنَ ۱۸ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا
مِنَ الضَّآلِّيْنَ ؕ ۲۰ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۲۱ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ؕ ۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ
مَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ۲۳ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۲۴ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ
۲۶ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۲۷ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲۸ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۲۹ قَالَ اَوَ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۳۲ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ
بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۳۳ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۳۴ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ
مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۳۵ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ
حٰشِرِيْنَ ۳۶ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۳۷ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۳۸ وَّ
قِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۳۹ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۴۰
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۴۱ قَالَ
نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۴۲ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۴۳
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۴۴ فَاَلْقٰى مُوْسٰى
عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۴۵ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۴۶ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۴۷ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۴۸ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ
لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ
اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۴۹ قَالُوْا لَا ضَيْرَ/ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ
۵۰ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۵۱ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۵۲ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۵۳ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۵۴ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۵۵ وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۵۶

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۵۷ وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۵۸ كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۵۹ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۶۰ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا
لَمُدْرَكُوْنَ ۶۱ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۶۲ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۶۳ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ
الْاٰخَرِيْنَ ۶۴ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۶۵ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ؕ ۶۶ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۶۷ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۶۸"

اے رسول وہ وقت یاد کروجب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کی آواز دی کہ ان ظالم لوگوں (فرعون) کے پاس جاؤاور ہدایت کرو کیا یہ لوگ میرے عذاب سے ڈرتے نہیں موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں ڈرتا ہوں مبادا وہ لوگ مجھے جھٹلادیں اور ان کے جھٹلانے سے میرا دم رک جائے اور میری زبان اچھّی طرح نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے کہ میرا ساتھ دیں اور اسکے علاوہ ان کا میرے سر ایک جرم بھی ہے کہ میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں شاید یہ لوگ مجھے مار ڈالیں خدا نے فرمایا ہر گز نہیں اچھّا تم دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤاور کہو ہم سارے جہاں کے پروردگار کے رسول ہیں اور پیغام لائے ہیں کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے چنانچہ موسیٰ گئے او کہا فرعون بولا کیا ہم نے تم کو یہاں رکھ کر پرورش نہیں کی اور تم اپنی عمر کے ایک عرصہ ہم میں رہ سہ چکے ہو اور تم اپنا وہ کام (خون قبطی) کر گئے تم بڑے نا شکرے ہو موسیٰ نے کہا ہاں میں نے اس وقت اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں تھا جب آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا پھر کچھ عرصہ بعد میرے پروردگار نے مجھ نبوت عطا کی اور مجھے ایک پیغمبر بنایا اور یہ بھی کوئی احسان ہے جسے آپ مجھ پر جتا رہے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل

کوغلام بنار کھا ہے فرعون نے کہا اچھّا یہ بتاؤ رب العالمین کیا چیز ہے موسیٰ نے کہا سارے آسمان اور زمین کا اور جو چھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک ہے اگر آپ یقین کریں تو کافی ہے فرعون نے ان لوگوں سے جو اسکے ارد گر بیٹھے تے کہا کیا تم لوگ نہیں سنتے موسیٰ نے کہا وہ خدا کہ تمہارا پروردگار اور تمہارے باپ داداؤں کا پروردگار ہے فرعون نے کہا لوگوں یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہو نہ ہو دیوانہ ہے موسیٰ نے کہا وہ خدا جو پورب اور پچھم اور جو کچھ اسکے درمیان ہے سب کا مالک ہے اگر تم سمجھتے ہو تو یہی کافی ہے فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو اپنا خدا بنایا ہے تو میں ضرور تمہیں قیدی بناؤ گا موسیٰ نے کہا اگر چہ میں آپ کو ایک واضح اور روشن معجزہ بھی دیکھاؤں تو بھی فرعون نے کہا اچھّا تو تم اگر اپنے دعوی میں سچّے ہو تو لاؤ دکھاؤ بس یہ سنتے ہی موسیٰ نے اپنی چھڑی زمین پر ڈالدی پھر وہ یکایک ایک صریحی اژدھا بن گیا اور جیب سے اپنا ہاتھ نکالا تو یکایک دیکھنے والوں کے واسطے بہت سفید چمکدار تھا اس پر فرعون اپنے درباریوں سے جو اسکے گرد بیٹھے تھے کہنے لگا یہ تو بڑا یقینی جادو گر ہے یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو تم لوگ کیا حکم دیتے ہو درباریوں نے کہا ابھی اس کو اور اسکے بھائی کو چند مہلت دیجئے اور تمام جادو گروں کو جمع کرنے کو ہر کارے روانہ کیجئے کہ وہ تمام بڑے بڑے جادو گروں کو آپ کے سامنے لاحاضر کریں غرض وہ وقت مقرر ہوا جب جادو گر اس مقررہ دن کے وعدہ پر جمع کئے گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی کہ تم لوگ بھی جمع ہو تا کہ اگر جادو گر لوگ غالب رہیں تو ہم لوگ ان کی پیروی کریں الغرض جب جادو گر لوگ آئے تو جادو گروں نے فرعون سے کہا اگر ہم غالب آگئے تو ہم کو بھی یقینا کچھ انعام سرکار سے ملے گا فرعون نے کہاں ہاں ضرور ملے گا اور انعام کیا چیز ہے تم اس وقت مقربین بارگاہ سے ہوگے موسیٰ نے جادو گروں سے کہا منتر ونتر جو کچھ پھینکنا ہو پھینکو اس پر جادو گروں نے رسیاں اور اپنی چھڑیاں میدان میں ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی

لوگ ضرور غالب رہیں گے تب موسیٰ نے اپنی چھڑی ڈالی تو جادو گروں نے جو شعبدے بنائے تھے اس کو نگلنے لگی یہ دیکھتے ہی جادو گر لوگ سجدے میں موسیٰ کے سامنے گر پڑے اور کہنے لگے ہم سارے جہاں کے پروردگار پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے بیشک یہ تمہار بڑا گرو ہے جس نے تم کو سب کو جادو سکھایا ابھی تم کو اسکا نتیجہ معلوم ہو جائے گا ہم یقینا تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پیر کاٹ ڈالیں گے اور تم سب کے سب کو سولی دے دیں گے وہ بولے کچھ پرواہ نہیں ہم کو تو ہر حال اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے ہم چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اس لئے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کرے گا اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا تب فرعون نے لشکر جمع کرنے کے خیال سے تمام شہروں میں ہرکارے روانہ کیئے اور کہا یہ لوگ مُٹھی بھر بنی اسرائیل کی جماعت ہے اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے ہم سب باساز و سامان ہیں تم بھی آجاؤ سب مل کر تعاقب کریں غرض ہم نے ان لوگوں کو مصر کے باغوں اور چشموں خزانوں اور عزت کی جگہ یوں نکال باہر کیا جو نافرمانی کرے اسی طرح سزا ہوگی اور آخر ہم نے ان ہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنایا غرض موسیٰ توراۃ ہی کو چلے گئے اور ان لوگوں نے سورج نکلتے نکلتے ان کا پیچھا کیا تو جب دونوں جماعتیں اتنی قریب ہوئیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھی ہراساں ہو کر کہنے لگے اب تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ مجھ کو فوراً کوئی مخلصی کا راستہ بتادے گا تو ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی چھڑی دریا پر مارو مارنا تھا کہ دریا فوراً پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو گویا یہ ٹکڑا ایک اونچا پہاڑ تھا اور ہم نے دوسرے فریق فرعون اور اسکے ساتھیوں کو قریب کر دیا موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کو ہم نے ڈوبنے سے بچالیا پھر دوسرے فریق فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ڈبو کر ہلاک کر دیا یقینی اس میں بڑی عبرت ہے

اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگا یقینا سب پر غالب اور مہربان ہے۔

سورہ نمل آیت نمبر 14/7

''اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِاَهۡلِهٖۤ اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ۷ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوۡدِیَ اَنۡۢ بُوۡرِکَ مَنۡ فِی النَّارِ وَ مَنۡ حَوۡلَهَا ؕ وَ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۸ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۹ وَ اَلۡقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّ لَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ یٰمُوۡسٰی لَا تَخَفۡ ۟ اِنِّیۡ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۱۰ اِلَّا مَنۡ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسۡنًۢا بَعۡدَ سُوۡٓءٍ فَاِنِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۱۱ وَ اَدۡخِلۡ یَدَکَ فِیۡ جَیۡبِکَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ ۟ فِیۡ تِسۡعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ قَوۡمِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ۱۲ فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰیٰتُنَا مُبۡصِرَۃً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۱۳ وَ جَحَدُوۡا بِهَا وَ اسۡتَیۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۱۴''

اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنے لڑکوں بالوں سے کہا میں نے اپنے بائیں طرف آگ دیکھی ہے ایک ذرا ٹھہرو تو وہاں سے میں راہ کی خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا انگارہ دوں تاکہ تم تاپو غرض جب موسیٰ اس آگ کے پاس آئے تو ان کو آواز آئی مبارک ہے وہ آگ جس میں وہ تجلّی دکھاتا ہے اور جو اسکے گرد ہے وہ خدا جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے ہر عیب سے پاک و پاکیزہ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ

میں زبردست حکمت والا ہوں ذرا اپنی چھڑی تو زمین پر ڈالو تو جب موسیٰ نے اس کو دیکھا تو وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ زندہ اژدھا ہے تو پچھلے پیروں بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا تو ہم نے کہا اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے مطمئن ہو جاتے ہیں مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی توبہ سے بدل لے تو البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو کہ وہ سفید براق ہو کر بے عیب نکل ئے گا یہ دو معجزے من وسلویٰ جملہ نو معجزات کے ہیں جو تم کو ملیں گے تم فرعون اور اسکی قوم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں جب ان کے پاس ہمارے آنکھ کھول دینے والے معجزات آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا یقین تھا مگر پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبّر سے اس کو نہ مانا تو اے رسول دیکھو کہ آخر مفسد کا انجام کیا ہوا۔

سورہ قصص آیت نمبر 46/3

"نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٣ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي
الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ
نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ٤ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي
الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۵ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ٦ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ
جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٧ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ٨ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ
وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٩ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ
اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ١٠ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ١١ وَ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ
لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ١٢ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ١٣ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ
عِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ١٤ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ
مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ١٥ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ١٦ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ
١٧ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ١٨ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ
لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ

تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَ مَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ١٩ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ
لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ٢٠ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ٢١ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ٢٢ وَ
لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۡ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ : وَ اَبُوْنَا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ ٢٣ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ
فَقِيْرٌ ٢٤ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ
مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۥ نَجَوْتَ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٢٥ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ٢٦ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ
ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٢٧ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا
عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ٢٨ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ
اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ٢٩ فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ
الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ٣٠ وَ اَنْ
اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَ
لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ٣١ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ
اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ٣٢ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ
٣٣ وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ
يُّكَذِّبُوْنِ ٣٤ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا ۛ بِاٰيٰتِنَا ۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ٣٥ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ٣٦ وَ قَالَ
مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا
يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ٣٧ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ
لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ٣٨ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا
يُرْجَعُوْنَ ٣٩ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الظّٰلِمِيْنَ ۴۰ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۴۱ وَ
اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۴۲ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَاۤىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۳ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۴۴ وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ
اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۴۵ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ
اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۶"

ہم تمہارے سامنے موسیٰ اور فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے بیان کرتے ہیں بیشک فرعون نے مصر کی زمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے بنی اسرائیل کو عاجز کر رکھا تھا ان کے بیٹوں کو ذبح کرتے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وہ مفسدوں میں تھا اور ہم تو یہ چاہتے تھے جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور انہی لوگوں کو پیشوا بنائیں اور ان کو سر زمین کا مالک بنائیں اور انہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر اُن کو انہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیز دکھائیں جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی تم اس کو دودھ پلالو پھر جب اس کی نسبت کوئی خوف ہو تو اس کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا تم

اطمینان رکھو ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہنچادیں گے اور اس کو اپنا رسول بنائینگے غرض موسیٰؑ کی ماں نے دریا میں ڈالدیا وہ صندوق بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس آگیا تو فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھالیا تاکہ ایک دن یہی ان کا دشمن ان کے رنج کا باعث بنے اس میں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر غلطی پر تھے اور جب موسیٰ محل میں لائے گئے تو فرعون کی بیوی آسیہ اپنے شوہر سے بولی یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تم لوگ اس کو قتل نہ کرو کیا عجب یہ ہم کو نفع پہنچائے یا ہم اسے لے پالک بنالیں اور انہیں اسکے ہاتھ سے برباد ہونے کی خبر نہ تھی ادھر تو یہ ہورہا تھا اور ادھر موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہوگیا کہ اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کردیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ کا حال ظاہر کردیتی ہم نے اس لئے ڈھارس دی تاکہ وہ ہمارے وعدے کا یقین رکھے اور موسیٰ کی ماں نے دریا میں ڈالتے وقت ان کی بہن کلثوم سے کہا تم اسکے پیچھے پیچھے الگ چلی جاؤ تو وہ موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو اسکی خبر نہ ہوئی ہم نے موسیٰ پر پہلے ہی سے اور دائیوں کے دودھ کو حرام کردیا تھا کہ اس نے کسی کی چھاتی سے منہ نہ لگایا تب موسیٰ کی بہن بولی میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتادوں کہ وہ تمہاری خاطر سے اس بچّہ کی پرورش کردینگے اور یقینا اسکے خیر خواہ ہونگے غرض اس ترکیب سے ہم نے موسیٰ کو اسکی ماں تک پہنچادیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوجائے اور رنج نہ کرے اور سمجھ لے کہ خدا کا وعدہ بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے اور موسیٰ جب اپنی جوانی کو پہنچے اور ہاتھ پاؤں نکل کر بالکل درست ہوگئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم یوں جزائے خیر عطا کرتے ہیں اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ نیند کی غفلت میں پڑے سو رہے تھے دیکھا وہاں دو آدمی آپس میں لڑے مرتے ہیں ایک ان ہی کی قوم بنی اسرائیل کا تھا اور دوسرا ان کا دشمن کی قوم قبطی کا ہے جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو ان کے دشمنوں کا تھا غلبہ حاصل

کرنے کے لئے موسیٰ سے مدد مانگی یہ سنتے ہی موسیٰ نے اسے ایک گھونسا مارا کہ اسکا کام تمام ہوگیا پھر خیال کرکے کہنے لگے یہ شیطان کا کام تھا اس میں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے پھر بارگاہ خداوندی میں دعا کی پروردگار بے شک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا کہ اس شہر میں آیا تو تو مجھے دشمن سے پوشیدہ رکھ اس میں تو شک نہیں کہ وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا مہربان ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگار تو نے چونکہ مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی کبھی گنہگاروں کا ہرگز مددگار نہ بنوں گا۔ غرض رات تو جوں توں گزری صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسیٰ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی ان سے پھر فریاد کررہا ہے موسیٰ نے کہا بیشک تو یقینی کھلم کھلا گمراہ ہے غرض جب موسیٰ نے چاہا کہ اس شخص پر جو دونوں کا دشمن تھا چھڑانے کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو قبطی کہنے لگا اے موسیٰ جس طرح کل ایک قبطی کو مار ڈالا اسی طرح مجھ کو بھی مار ڈالنا چاہتے ہو تم تو بس روئے زمین پر سرکش بن کر رہنا چاہتے ہوں اور مصلح قوم بن کر رہنا نہیں چاہتے ایک شخص شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور موسیٰ سے کہا موسیٰ تم یہ یقین جانو کہ شہر کے بڑے بڑے لوگ تمہارے بارے میں مشورہ کررہے ہیں کہ تم قتل کرڈالیں تم شہر سے نکل بھاگو میں تمہارا خیر خواہ ہوں غرض موسیٰ وہاں سے امید و بیم کی حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور بارگاہ خدا میں عرض کی پروردگار مجھے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات دے اور جب مدین کی طرف رخ کیا اور راستہ معلوم نہ تھا تو آپ ہی آپ بولے مجھے امید ہے میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھا دے گا اور آٹھ دن فاقہ کرتے چلے اور جب شہر مدین کے کنوئیں پر جو شہر کے باہر تھا پہنچے تو کنوئیں پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سب کے پیچھے دو عورتیں (حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں) اپنی بکریوں کو روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے پوچھا تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولیں جب تک سب چرواہے اپنے جانوروں کو خوب سیر ہو کر پانی پلا کر پھر نہ جائیں ہم

نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں تب موسیٰ نے پانی کھینچ کر پلا دیا پھر ہٹ کر میدان میں جا بیٹھے چونکہ بہت بھوک لگی تھی عرض کی پروردگار اس وقت تو جو نعمت میرے پاس بھیج دے میں اس کا سخت حاجت مند ہوں اتنے میں ان ہی دو میں سے ایک عورت شرمیلی چال سے آئی اور موسیٰ سے کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا ہے تمہیں اسکی مزدوری دیں غرض جب موسیٰ ان کے پاس آئے اور ان سے اپنے قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا اب کچھ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالم لوگوں سے نجات پائی اسی اثنا میں ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ آپ جس کو بھی نوکر رکھیں گے اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور ایماندار ہو ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں تب شعیب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں لڑکیوں سے ایک کے ساتھ تمہارا مہر پر نکاح کردوں تم آٹھ برس تک میری نوکری کرو اور اگر تم دس برس پورے کردو تو تمہارا احسان اور میں تم پر محنت شاقہ بھی ڈالنا نہیں چاہتا اور تم مجھے انشاء اللہ نیکو کار آدمی پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان معاہدہ ہے دنوں مدتوں میں سے میں جو بھی پوری کردوں مجھے اختیار ہے پھر مجھ پر جبر اور زیادتی کرنے کا حق آپ کو نہیں ہم آپ جو کچھ کررہے ہیں اسکا خدا گواہ ہے غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہوگیا اور رہنے لگے پھر جب موسیٰ نے اپنی دس برس کی مدت پوری کی اور بیوی کو لے کر چلے تو اندھیری رات اور جاڑوں کے دن راہ بھول گئے بیوی صفورا کو دردزہ شروع ہوا اتنے میں کوہ طور سے آگ دکھائی دی تو اپنے لڑکے بالوں سے کہا تم لوگ ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں جاتا ہوں کیا عجب میں وہاں سے راستہ کی کچھ خبر لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری لیتا آؤں تاکہ تم لوگ تاپو۔ غرض جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انہیں آواز آئی تم اپنی چھڑی زمین میں ڈال دو پھر جب ڈال دی تو دیکھا وہ اس طرح بل کھا رہی ہے گویا وہ زندہ اژدھا ہو تو

پیچھے ہٹ کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے فرمایا) اے موسیٰ آگے آؤ ڈرو نہیں تم ہر طرح امن وامان میں ہو اچھّا اب اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو اور نکالو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا اور خوف کی وجہ سے اپنے بازو اپنی طرف سمیٹ لو تاکہ خوف جاتا رہے غرض یہ دلیلیں (عصا وید بیضا) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری نبوت کی نشانیاں ہیں یہ دو دلیلیں فرعون اور اسکے دربار کے سرداروں کے واسطے ہیں اس میں شک نہیں وہ بدکار لوگ تھے موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار ڈالا تھا میں ڈرتا ہوں اسکے بدلے مجھے نہ مار ڈالیں میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ زبان میں فصیح ہے تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ میں یقینا اس سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جُھٹلا دیں گے فرمایا اچھّا ہم عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمہارا بازو قوی کر دیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کریں گے فرعون کے لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لے کر ان کے پاس آئے تو وہ لوگ کہنے لگے یہ تو بس اپنے دل کا گھڑا ہوا جادو ہے ہم نے تو اگلے باپ داداؤں کے زمانہ میں ایسی بات سنی بھی نہیں موسیٰ نے کہا میرا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو اسکی بارگاہ سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس شخص سے بھی جس کے لئے آخرت کا گھر ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہو سکتے یہ سن کر فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردارو! مجھ کو تو اپنے سوا تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں اور موسیٰ دوسرے کو خدا بتاتا ہے تو اے ہامان (وزیر فرعون) تم میرے واسطے مٹی کی اینٹوں کا پجادا سلگاؤ پھر میرے واسطے ایک پختہ محل تیار کرو تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقینا موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں فرعون اور اسکے لشکر نے روئے زمین پر ناحق سر اٹھایا تھا اور ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ ہماری بارگاہ ہیں وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئینگے ہمنے

اس کواور اسکے لشکر کو لے ڈالا پھراُن سب کو دریا میں ڈال دیا اے رسول دیکھو تو ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا اور ہم نے ان کو گمراہوں کا پیشوا بنایا کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ایسے بے کس ہونگے کہ ان کو کسی طرح کی مدد نہ دی جائے گی اور ہم نے دینا میں بھی تو لعنت ان کے پیچھے لگا دی اور قیامت کے دن ان کے چہرے بگاڑ دیئے جائینگے اور ہم نے بہتیری اگلی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اسکے بعد موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی جو لوگوں کے لئے سرتا پا بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ لوگ عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔ اے رسول جس وقت ہم نے موسیٰ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم طور کے مغرب جانب موجود نہ تھے اور نہ تم ان واقعات کو بچشمِ دید دیکھنے والوں میں سے تھے مگر ہم نے موسیٰ کے بعد بہتیری امتیں پیدا کیں پھر ان پر زمانہ دراز گزر گیا اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے اور تم کو ان کے حالات معلوم ہوتے مگر ہم تو تم کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے اور نہ تم طور کے کسی جانب اس وقت موجود تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی تا کہ تم دیکھتے مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے تا کہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں ڈراؤ تا کہ یہ لوگ نصیحت اور عبرت حاصل کریں۔

حواشی

چونکہ نجومیوں نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو تیری حکومت کو برباد کردے گا اور تیری سلطنت کو تباہ کرے گا فرعون نے اس کی روک تھام کے لئے بچّے پیدا ہوتے ہی قتل کرنے شروع کر دیئے مگر خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے اسکی حکومت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں تباہ ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو ایک تو ان کے رونے کا خوف تھا مبادا کوئی آواز سن لے دوسرا خوف پانی

میں ڈوب جانے کا تھا غرض الہام الٰہی کے بعد مادر موسیٰ علیہ السلام نے حزقیل بن صبور جو فرعون کا چچازاد بھائی اور لکڑی کا کام کرتا تھا پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اسکے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کر دی حزقیل نے مکان پر نشان دیکھ کر فرعون کے موکلوں کو خبر دینی چاہی خدا کی شان کہ وہ گونگا ہو گیا اور اشاروں کو لوگ سمجھ نہ سکے آخر یہ نکال دیا گیا جب دکان پر آیا تو زبان کھل گئی اس نے پھر افشاء راز کا قصد کیا پھر زبان بند نہ ہو گئی اور اندھا بھی ہو گیا آخر پھر دوبارہ مار کھا کر نکلا تب اس نے سچّے دل سے عہد کیا اب اچھا ہو جاؤں تو اس پر ایمان لاؤں گا غرض وہ اچھا ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لایا اور واپس آکر موسیٰ علیہ السلام سے اپنا قصہ بیان کیا ان ہی کا لقب مومن آل فرعون ہے۔

سورہ قصص آیت نمبر 55/52

"اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۵۲ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ
مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۵۴ وَ اِذَا
سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ/ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ/
لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۵۵"

اور اگر یہ نہ ہوتا تاکہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں کی بدولت کوئی مصبت پڑتی تو بیساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگار تو نے تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے پھر جب ہماری بارگاہ سے دین حق ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے جیسے معجزے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمدؐ) پر کیوں نہ ہوئے کیا جو معجزہ موسیٰ کو عطا ہوئے تھے۔ان لوگوں نے انکار نہ کیا

تھا کفّار تو یہ بھی کہہ گزرے یہ دونو کے دونوں توریت و قرآن جادو میں باہم ایک دوسرے کے مدد گار ہوگئے اور یہ بھی کہہ چکے ہم سب کے منکر ہیں

بنی اسرائیل آیت نمبر 8/2

"وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۲ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۳ وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۫ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۸"

اس میں شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی اور اس کو بنی اسرائیل کا راہ نما قرار دیا اور حکم دے دیا کہ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوح بڑا شکر گزار بندہ تھا اور ہم نے بنی اسرائیل سے اس کتاب توریت میں صاف صاف بیان کردیا تھا کہ تم لوگ روئے زمین پر دو دفعہ ضرور فساد پھیلاؤ گے

اور بڑی سر کشی کروگے پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا وقت آپہنچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت نصر) اور اسکی فوج کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنے والے تھے وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے اور خوب قتل و غارت کیا اور خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہا پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے مال اور بیٹوں سے مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا بنایا اگر تم اچھّے کام کروگے تو اپنے فائدے کیلیئے اور اگر برے کام کروگے تو بھی اپنے لئے پھر جب دوسرا وقت کا وعدہ آپہنچا تو ہم نے (طبلوس رومی کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ وہ لوگ مارتے مارتے تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گھس گئے تھے اسی طرح پھر گھس پڑیں اور جس چیز پر قابو پایا خوب اچھّی طرح برباد کیا اب بھی اگر تم چین سے رہو تو امید ہے تمہارا پروردگار تم پر ترس کھائے اور اگر پھر وہی شرارت کی تو ہم بھی تم پر پل پڑینگے اور ہم نے کفّاروں کے لئے جہنم کو قید خانہ بنا ہی رکھا ہے۔

بنی اسرائیل آیت نمبر 104/101

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی تِسۡعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِذۡ جَآءَہُمۡ فَقَالَ لَہٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّیۡ لَاَظُنُّکَ یٰمُوۡسٰی مَسۡحُوۡرًا ۱۰۱ قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ ہٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّکَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ۱۰۲ فَاَرَادَ اَنۡ یَّسۡتَفِزَّہُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ جَمِیۡعًا ۱۰۳ وَّ قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡکُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ جِئۡنَا بِکُمۡ لَفِیۡفًا ؕ ۱۰۴"

ہم نے موسیٰؑ کو یقیناً نو معجزے عطا کئے تو اے رسول بنی اسرائیل سے یہی پوچھو کہ جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو کرکے دیوانہ کر دیا ہے

موسیٰ نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار نے نازل کئے ہیں یہ سب لوگوں کی سوجھ کی باتیں ہیں اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں تم پر شامت آئی ہے پھر فرعون نے ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو سرزمین مصر سے نکال باہر کرے تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اسکے ساتھ تھے سب کو ڈبو مارا اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا اب تم ہی اس ملک میں خوب آرام سے رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آپہنچے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئینگے۔

سورہ یونس آیت نمبر 93/75

"ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ
كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ٧٥ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٧٦
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ٧٧ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَ مَا
نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ٧٨ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ٧٩ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ٨٠ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ
السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ٨١ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٨٢ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ
الْمُسْرِفِيْنَ ٨٣ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

مُّسْلِمِيْنَ ۸۴ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۸۵ وَ
نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۸۶ وَ اَوْحَيْنَآ مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا
بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۸۷ وَ قَالَ
مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا
لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۸۸ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا
تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۸۹ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ عَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۹۰ آٰلْئٰنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۹۱ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۹۲ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ
رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۹۳”

پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور ان کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ اکڑ بیٹھے یہ لوگ تھے ہی قصوروار پھر جب ان کے پاس ہمارے طرف سے حق بات (معجزے) پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا جب دین حق تمہارے پاس آیا

تو اسکے بارے میں کہتے ہو کہ یہ جادو ہے اور جادو گر لوگ کبھی کامیاب نہ ہونگے وہ لوگ کہنے لگے اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو جس دین پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا اس سے تم ہمیں بہکادو اور ساری روئے زمین میں تم ہی دونوں کی بڑائی ہو یہ لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں فرعون نے حکم دیا کہ ہمارے حضور میں تمام کھلاڑیوں (واقفکار) لوگوں کو لے آؤ اور جب جادو گر لوگ میدان میں جمع ہوگئے تو موسیٰ نے کہا تم کو جو کچھ پھیکنا ہے پھینکو پھر جب وہ لوگ رسیوں کے سانپ بنا کر ڈال چکے موسیٰ نے کہا جو کچھ تم بنا کر لائے ہو جادو ہے اس میں شک نہیں کہ خدا اسے فوراً ملیا میٹ کردے گا خدا تو ہر گز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت سے ثابت کر دکھاتا ہے اگر چہ گنہگاروں کو نا گوار ہو۔ الغرض موسیٰ پر ان کی نسل کے چند آدمیوں کے سوا فرعون اور اسکے سرداروں کے خوف سے مبادا ان پر کوئی مصیبت ڈال دیں کوئی ایمان نہ لائے اور اس میں شک نہیں کہ فرعون اس سر زمین میں بہت بڑھا ہوا تھا اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ زیادتی کرنے والوں میں سے تھے موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم سچّے دل سے ایمان لا چکے اور اگر تم فرمانبردار ہو تو بس اسی پر بھروسہ کرو اس پر ان لوگوں نے عرض کی ہم نے تو خدا ہی پھر بھروسہ کرلیا ہے اور دعا کی اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں ظالم لوگوں کا ذریعہ امتحان نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں کے پنجے سے نجات دے ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنے اپنے رہنے کے لئے گھر بناڈالو اور اپنے گھروں ہی کو مسجدیں قرار دے لو اور پابندی سے نماز پڑھو اور مومنین کو نجات کی خوشخبری دے دو موسیٰ نے عرض کی اے ہمارے پالنے والے تو نے فرعون اور اسکے ساتھیوں کو نئی زندگی میں بڑی آسائشیں اور دولت دے رکھی ہے کیا تو نے یہ سامان اس لئے عطا کیا ہے تا کہ یہ لوگ تیرے راستہ سے لوگوں کو بہکائیں پروردگار تو ان کے مال و دولت کو غارت کردے اور ان کے دلوں پر سختی

کر کیونکہ جب تک یہ لوگ تکلیف دہ عذاب نہ دیکھ لینگے ایمان نہ لائینگے خدا نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کی گئی تم دونوں ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ چلو ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا پھر فرعون اور اسکے سرداروں نے سرکشی کی اور شرارت سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے میں بھی اس پر ایمان لاتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اسکے فرمانبردار بندوں سے ہوں (اب مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو اس سے پیشتر نافرمانی کر چکا اور تو تو فسادیوں سے تھا تو ہم آج تیری روح کو نہیں مگر تیرے بدن کو تہ نشین ہونے سے بچا لینگے تاکہ تو اپنے بعد آنے والے کے لئے عبرت کا باعث ہو اور اس میں تو شک نہیں کہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام) میں بہت اچھی جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں کے پاس جب تک علم نہ آچکا ان لوگوں نے اختلاف نہ کیا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑ رہے تھے قیامت کے دن تمہارا پروردگار اس میں فیصلہ کر دے گا۔

سورہ ہود آیت نمبر 17

"اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحۡمَةً ؕ اُولٰٓـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۱۷"

کیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے پیچھے ہی پیچھے ان ہی میں ایک گواہ ہو اس سے قبل موسیٰ کی کتاب (توریت جو لوگوں کے لئے پیشوا اور رحمت تھی) اسکی تصدیق کرتی ہو وہ

بہتر ہے یا کوئی دوسرا یہی لوگ سچّے ایمان لانے والے ہیں اور تمام فرقوں میں سے جو شخص اسکا انکار کرے تو اسکا ٹھکانا بس آتش جہنم ہے تم اسکی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا بیشک یہ قرآن تمہارے پرودگار کی طرف سے برحق ہے مگر بہتیرے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

سورہ ہود آیت نمبر 96

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۙ۹۶ فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَ مَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِیۡدٍ ۹۷"

بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل دے کر فرعون اور اسکے امراء کے پاس (پیغمبر) بنا کر بھیجا تو لوگوں نے فرعون ہی کا حکم مان لیا اور موسیٰ کی ایک نہ سنی حالانکہ فرعون کا حکم سمجھا ہوا نہ تھا

سورہ ہود آیت نمبر 100

"ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰی نَقُصُّہٗ عَلَیۡکَ مِنۡہَا قَآئِمٌ وَّ حَصِیۡدٌ ۱۰۰"

اے رسول یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیاں کرتے ہیں ان میں سے بعض تو اس وقت تک قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا۔

سورہ ہود آیت نمبر 110

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡہِ ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَ اِنَّہُمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ۱۱۰"

ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی تو اس میں بھی جھگڑے ڈالے گئے اور تمہارے پرودگار کی طرف سے (تاخیر عذاب کا) حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان کب کا فیصلہ یقینا ہو گیا ہوتا اور یہ

لوگ (کفّارمکہ) اس قرآن کی طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں۔

سورہ انعام آیت نمبر 154

"ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ،۱۵۴"

پھر ہم نے جو نیکی کرنے والوں پر اپنی نعمت پوری کرنے کے واسطے موسیٰ کو کتاب توریت عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کردی اور لوگوں کے لئے از سر تا پا ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کریں

سورہ صافات آیت نمبر 122/113

"وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ،۱۱۳ وَ
لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۱۱۴ وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۱۱۵ وَ
نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۱۱۶ وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۱۱۷ وَ هَدَيْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۱۱۸ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ،۱۱۹ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ
هٰرُوْنَ ۱۲۰ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۱۲۱ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۲۲"

ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بہت سے احسانات کئے اور خود ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور فرعون کے مقابلے میں ہم نے ان کی مدد کی تو آخر یہی لوگ غالب رہے اور ہم نے ان

دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی اور دونوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کی اور بعد کو آنے
میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ ہر جگہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہی سلام ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں
جزائے خیر عطا فرماتے ہیں بے شک یہ دونوں ہمارے خالص ایماندار بندوں سے تھے۔

سورہ مومن آیت نمبر 46/22

”ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۲۲ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۲۳ فِرْعَوْنَ وَ
هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۲۴ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا
اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۲۵ وَ
قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ
يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۲۶ وَ قَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ
لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۲۷ وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ
اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ
كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ/
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَ مَآ
اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۲۹ وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ

يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۳۰ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا
اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۳۱ وَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۳۲ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۳۳ وَ لَقَدْ
جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا
هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
مُّرْتَابُ ۳۴ ۙ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ
عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵ وَ قَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۳۶ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى
اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ
السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۳۷ وَ قَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۳۸ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ
دَارُ الْقَرَارِ ۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۴۰ وَ يٰقَوْمِ مَا
لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ؕ ۴۱ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ
مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۴۲ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ

اِلَيۡهِ لَيۡسَ لَهٗ دَعۡوَةٌ فِي الدُّنۡيَا وَ لَا فِي الۡاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ
هُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۴۳ فَسَتَذۡكُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَكُمۡ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِيۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۴۴ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ۴۵
اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۚ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ
اَشَدَّ الۡعَذَابِ ۴۶"

ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا جھوٹا اور جادو گر ہے غرض جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لے کر آئے تو وہ بولے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ان کی بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کے لئے زندہ رہنے دو کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہیں فرعون کہنے لگا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو تو قتل کرڈالوں میں دیکھوں کہ یہ اپنے پروردگار کو مدد کے لئے بلائے بھائیوں مجھے اندیشہ ہے مبادا تمہارے دین کو الٹ پلٹ کرڈالے یا ملک میں فساد پیدا کرے موسیٰ نے کہا میں تو ہر متکبّر سے جو حساب کے دن قیامت کے دن ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں فرعون کے لوگوں میں سے ایک ایماندار شخص (حزقیل) نے جو ایمان کو چھپائے رہتا تھا لوگوں سے کہا کیا تم ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو صرف یہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لے کر آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا ہوا جس عذاب کی یہ تمہیں دھمکی دیتا ہے اس سے کچھ تو ضرور تم پر واقع ہو کر رہے گا بے شک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گزرنے والا جھوٹا

ہو اے میری قوم آج تو تمہاری بادشاہت ہے اور ملک میں تمہارا بول بالا ہے لیکن کل اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد کرے گا میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھا ہوں اور وہی راہ دیکھاتا ہوں جس میں بھلائی ہے تو جو شخص درپردا ایمان لا چکا تھا کہنے لگا بھائیو! مجھے تو تمہاری نسبت بھی اور امتوں کی طرح روز بد کا اندیشہ ہے کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد آنے والوں کا ہوا خدا تو بندوں پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں اور اے میری قوم مجھے تو تمہاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر جہنم کی طرف چل کھڑے ہوگے تو خدا کے عذاب سے تمہارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی رو براہ کرنے والا نہیں اور اس سے پہلے یوسف بھی تمہارے لئے معجزے لے کر آئے جو جو لائے تم اس میں برابر شک کرتے رہے یہاں تک جب انہوں نے وفات پائی کہ اب ان کے بعد خدا ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا جو حد سے گزر جائے اور شک کرنے والا ہو خدا اسے یونہی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑے کیا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے نزدیک سخت نفرت خیز ہیں یوں خدا ہر متکبر اور سرکش دل پر ملامت مقرر کر دیتا ہے فرعون نے کہا اے ہامان ہمارے لئے ایک محل بنا دے تاکہ اس پر چڑھ کر رستوں پر پہنچ جاؤں یعنی آسمان کے راستوں پر پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھ لوں میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں اور اس طرح فرعون کو اسکی بدکاریاں اس کو بھلی کرکے دکھائی گئیں اور راہ راست سے روک دیا گیا فرعون کی تدبیر تو غیب غلا تھی اور جو شخص درپردہ ایمان دار تھا کہنے لگا بھائیو میرا کہنا مانو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھا دوں گا بھائیو! یہ دنیاوی زندگی تو چند روز ہے آخرت میں ہمیشہ کا گھر ہے جو برا کام کرے گا اس کو بدلا بھی ویسا ہی ملے گا جو نیک کام کرے مرد ہو یا عورت مگر ایماندار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے وہاں انہیں بے حساب روزی

ملے گی اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو اور میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم بھی نہیں میں تمہیں بڑے غالب اور بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں بے شک تم مجھے اس چیز کی طرف بلاتے ہو وہ تو دنیا ہی میں بیکار جانے والا ہے اور آخرت میں ہم سب کو خدا کی طرف جانا ہے اور اس میں شک ہی نہیں حد سے بڑھ جانے والے جہنمی ہیں تو جو میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اسے یاد کروگے اور میں تو اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں کے حال کو خوب دیکھ رہا خدا نے اسے ان کی تدبیروں سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کے بڑے عذاب میں گھیر لیا (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے اور یہ لوگ صبح و شام اسکے سامنے لا کھڑے کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا) فرعون کے لوگ کو سخت سے سخت عذاب میں جھونک دو اور جب یہ لوگ جہنم میں آپس میں جھگڑائیں گے تو کم حیثیت لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم لوگوں اس وقت دوزخ کی آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ کہیں گے اب تو ہم تم سب کے سب آگ میں پڑے ہیں خدا کو جو بندوں کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا کر چکا جو لوگ آگ میں جل رہے ہونگے جہنم کے داروغاؤں سے درخواست کرینگے اپنے پروردگار سے عرض کرو ایک دن تو ہمارے عذاب میں تخفیف کردے وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر صاف اور روش معجزے لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے ہاں آئے تو تھے تب فرشتے کہیں گے تو تم خود کیوں نہ دعا کرو حالانکہ کافروں کی دعا تو بس بے کار ہی ہے ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی) کو اُٹھ کھڑے ہونگے اس دن بھی جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی کام نہ دے گی اور ان پر پھٹکار برستی ہوگی اور ان کے لئے بہت برا گھر جہنم ہے

سورہ مومن آیت نمبر 54/53

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡہُدٰی وَ اَوۡرَثۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ ﴿۵۳﴾ ہُدًی وَّ ذِکۡرٰی لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۵۴﴾"

ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب توریت) دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لئے سرتاپا ہدایت اور نصیحت ہے۔

سورہ حم سجدہ آیت نمبر 45

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡہِ ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَ اِنَّہُمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ﴿۴۵﴾"

ہم ہی نے موسیٰ کو کتاب تورت عطا کی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی نہ طے ہو چکی ہوتی تو ان میں کب کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انہیں بے چین کر دیا ہے

سورۂ زخرف آیت نمبر 56/46

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ فَقَالَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا ہُمۡ مِّنۡہَا یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیۡہِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ اِلَّا ہِیَ اَکۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِہَا ۫ وَ اَخَذۡنٰہُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوۡا یٰۤاَیُّہَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَہِدَ عِنۡدَکَ ۚ اِنَّنَا لَمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا کَشَفۡنَا عَنۡہُمُ الۡعَذَابَ اِذَا ہُمۡ یَنۡکُثُوۡنَ

۵۰ وَ نَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۵۱ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ۵۲ فَلَوْ
لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ۵۳ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۵۴ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ۵۵ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ۵۶ ”

ہم ہی نے یقینا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس بھیجا (پیغمبر بنا کر) تو موسیٰ نے کہا میں سارے جہاں کے پالنے والے خدا کا رسول ہوں اور جب موسیؑ ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لے کر آئے تو وہ لوگ ان معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے اور ہم جو معجزہ دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں جب عذاب میں گرفتار ہوئے تو موسیٰ سے کہنے لگے اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے ہمارے واسطے دعا کرو اگر اب کی چھوٹے تو ضرور راہ پر آجائینگے پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو اپنا عہد توڑ بیٹھے فرعون نے پکار کر اپنے لوگوں میں کہا اے میری قوم کیا یہ ملک مصر ہمارا نہیں اور کیا یہ نہریں جو ہمارے شاہی محل کے نیچے سے گزرہی ہیں ہماری نہیں تو کیا تم کو اتنا بھی نہیں سوجھتا میں اس شخص موسیٰ سے جو ایک ذلیل آدمی ہے اور ہکلے پن کی وجہ سے صاف گفتگو نہیں کرسکتا کہیں بہت بہتر ہوں اگر یہ بہتر ہے تو اس کے لئے سونے کے کنگن خدا کے یہاں سے کیوں نہ اتارے گئے یا اسکے ساتھ فرشتے آتے غرض فرعون نے باتیں بنا کر اپنی قوم کی عقل ماردی اور وہ لوگ اسکے تابعدار رہے بیشک وہ لوگ بدکار ہی تھے غرض جب ان لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی ان سے بدلہ لیا اور ہم نے ان

سب کے سب کو ڈبو مارا پھر ہم نے ان کو گیا گزرا اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا چھوڑا۔

سورہ دخان آیت نمبر 33/17

"وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ١٧ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ
اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ١٨ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ١٩
وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ٢٠ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ٢١ فَدَعَا رَبَّهٗۤ
اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ٢٤ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ٢٥ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ
كَرِیْمٍ ٢٦ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ٢٧ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ٢٨ فَمَا
بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ٢٩ وَلَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ٣١ وَلَقَدِ
اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ٣٢ وَاٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ٣٣"

ہم نے فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی شان و عالی قدر پیغمبر موسیٰ آئے اور کہا خدا کے بندو بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو میں خدا کی طرف سے تمہارا ایک امانت دار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو میں تمہارے پاس ایک واضح اور روشن دلیل لے کر آیا ہوں اور اس بات سے کہ تم مجھ کو سنگسار کردو میں اپنے اور تمہارے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا

ہوں اور تم مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ (مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی یہ بڑے شریر لوگ ہیں تو خدا نے حکم دیا کہ تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ تمہارا پیچھا ضرور کیا جائے گا اور دریا کو اپنی حالت پر ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جاؤ تمہارے بعد سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا وہ لوگ خدا جانے کتنے باغ چشمے اور کھیتیاں اور نفیس مکانات آرام دہ چیزیں جس میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے یوں ہی ہوا اور تمام چیزوں کا دوسروں کو مالک بنایا تو ان لوگوں پر آسمان اور زمین کو بھی رونا نہ آیا اور نہ انہیں مہلت دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلّت کے عذاب سے فرعون کے (پنجہ سے) نجات دی وہ بیشک سرکش اور حد سے گزر گیا تھا ہم نے بنی اسرائیل کو سمجھ بوجھ کر سارے جہاں سے برگزیدہ کیا تھا اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دیں تھیں جن میں ان کی صریحی آزمائش تھی۔

سورہ جاثیہ آیت نمبر 17/16

"وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۱۶ وَ اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۱۷"

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) حکومت اور نبوت عطا کی اور انہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ان کو سارے جہان پر فضیلت دی اور ان کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت کیں تو ان لوگوں نے علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں

قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان میں فیصلہ کردے گا۔

سورہ احقاف آیت نمبر 12

"وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا"

اس سے قبل موسیٰ کی کتاب پیشوا اور سراسر رحمت تھی اور قرآن یہ کتاب ہے جو عربی زبان میں اسکی تصدیق کرتی ہے۔

سورہ ذاریات آیت نمبر 40/38

"فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۳۶ وَ تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؕ ۳۷ وَفِيْ مُوْسٰى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۳۸ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۳۹ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ ۴۰"

جب ہم نے فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا تو اس نے اپنے لشکر کے بِرتے پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو اچھا خاصا جادو گر یا سودائی ہے تو ہم نے اسکے لشکر کو لے ڈالا اور سب کو مار دیا وہ تو قابل ملامت کام کرتا تھا۔

سورہ نحل آیت نمبر 118

"وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۱۱۸"

یہودیوں پر ہم نے جو چیزیں حرام کردیں تھیں جو تم سے پہلے بیاں کر چکے ہیں ہم نے تو اسکی وجہ سے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم توڑتے رہے

سورہ ابراہیم آیت نمبر 8/5

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۵ وَ
ذَکِّرۡہُمۡ بِاَیّٰىمِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ۵ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہِ
اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ اَنۡجٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ
وَ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَ یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ۶
وَ اِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکُمۡ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ۷ وَ
قَالَ مُوۡسٰۤی اِنۡ تَکۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ۸"

ہم نے موسیٰ کواپنی نشانیاں دے کر بھیجااور حکم دیا کہ اپنی قوم کو کفر کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی میں نکال لاؤاور انہیں خدا کے (وہ) دن یاد دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں)اس ہیں شک نہیں کہ تمام صبر و شکر کرنیوالوں کے لئے قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اوروہ وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا خدا نے جو احسانات تم پر کئے ہیں ان کو یاد کرو جب اس نے تم کو فرعون کے (پنجۂ) ظلم سے نجات دی وہ تم کو بہت بڑے بڑے دکھ دے کر ستاتے تھے اوراس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے صبر کی بڑی سخت آزمائش تھی اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے تمہیں بتادیا کہ اگر تم میرا شکر کروگے تو میں یقینا تم پر نعمت کی زیادتی کروں گااور کہیں تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے موسیٰ نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا اگر تم اور تمہارے ساتھ لوگ روئے زمین میں سب کے سب مل کر بھی خدا کی ناشکری کرو تو خدا کو ذرّہ بھر پرواہ نہیں کیونکہ وہ تو بالکل بے نیاز ہے اور سزوار حمد ہے کیا تم لوگوں کے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے

پہلے تھے جیسے نوح اور قوم عاد و ثمود کی اور دوسرے لوگ جو ان کے بعد ہوئے کیونکر خبر ہوتی ان کو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس ان کے وقت کے پیغمبر معجزے لے کر آئے اور سمجھانے لگے تو ان لوگوں نے پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ پر الٹا مار دیا۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 49/48

"وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۴۸ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۴۹"

ہم ہی نے یقینا موسیٰ اور ہارون (حق و باطل) کے جدا کرنے والی کتاب توریت اور پرہیزگاروں کے لئے از سرتاپا نور اور صحت عطا کی جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے تھے اور یہ لوگ روز قیامت سے بھی ڈرتے ہیں۔

حاشیہ

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید، بہشت، دوزخ، قیامت حساب میزان کا اعتقاد رکھے وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔

سورہ مومنون آیت نمبر 49/45

"ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۵ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۴۵ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۴۶ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۴۷ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۴۸ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۴۹"

ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح روشن دلیل کیساتھ فرعون اور اسکے دربار کے امراء کے پاس رسول بنا کر بھیجا تو ان لوگوں نے شیخی کی اور وہ تھے ہی بڑے سرکش آپس میں کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی قوم ہماری خدمت گاری کرتی ہے غرض ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو آخر یہ سب ہلاک کر ڈالے گئے ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت اس لئے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں۔

سورہ سجدہ آیت نمبر 25/23

"وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآئِہٖ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۲۳ وَجَعَلْنَا مِنْھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ وَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ۲۴ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ یَفْصِلُ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۲۵"

(اے رسول) ہم نے موسیٰ کو بھی آسمانی کتاب توریت عطا کی اور تم بھی اس کتاب (قرآن) کے (من جانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ (پڑے) رہو ہم نے اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور انہی بنی اسرائیل سے کچھ لوگوں کو چونکہ انہوں نے مصیبتوں پر صبر کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی ہدایت کرتے تھے اسکے علاوہ ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے (اے رسول) اس ہیں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ دنیا میں باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار فیصلہ کر دے گا۔

سورہ نازعات آیت نمبر 26/15

"ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ! ۱۵ اِذْ نَادٰہُ رَبُّہٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۱۶ اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ

اِنَّهٗ طَغٰی/ ١٧ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤی اَنْ تَزَكّٰی/١٨ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَخْشٰی/ ١٩ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ
الْكُبْرٰی/ ٢٠ فَكَذَّبَ وَ عَصٰی/ ٢١ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰی/ ٢٢ فَحَشَرَ فَنَادٰی/ ٢٣ فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی/ ٢٤ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰی/ ٢٥ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ
يَّخْشٰی/ ٢٦"

(اے رسول) کیا تمہارے پاس موسیٰ کا قصہ بھی پہنچا جب ان کو ان کے پروردگار نے طویٰ کے میدان میں پکارا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے اور اس سے کہو کیا تیری خواہش ہے کہ کفر سے پاک ہو جائے اور میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتا دوں تو تجھ کو خوف پیدا ہو۔ غرض موسیٰ نے اسے عصا کا بڑا معجزہ دکھایا تو اس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا پھر پیٹھ پھیر کر (موسیٰ کے) خلاف تدبیر کرنے لگا پھر لوگوں کو جمع کیا اور بلند آواز سے چلّایا اور کہا میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو خدا نے اسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں گرفتار کیا بیشک جو شخص خدا سے ڈرے اسکے لئے اس قصہ میں عبرت ہے۔

سورہ عنکبوت آیت نمبر 39

"وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی
الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ٣٩ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ
حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ
مَّنْ اَغْرَقْنَا وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ٤٠ مَثَلُ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ

الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ! لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۴۱ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِہٖ مِنْ شَیْءٍؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۴۲ وَ تِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِؕ وَ مَا
یَعْقِلُھَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۴۳ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔۴۴"

ہم نے ہی نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کرڈالا حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ واضح اور روشن معجزے لے کرآئے تھے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین پر سرکشی کرتے پھرے اور ہم سے نکل کر آگے کہیں نہ بھڑسکے تو ہم نے ان سب کوان کے گناہ کی سزامیں لے ڈالا چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی اور بعض وہ تھے جن کوایک سخت چنگھاڑنے لے ڈالااور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسادیااور بعض وہ تھے جن کو ہم نے ڈبومارااور یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا بلکہ سچ یہ ہے کہ یہ لوگ خود خدا کی نافرمانی کرکے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے جن لوگوں نے خداکے سوا دوسرے کارساز بنارکھے تھے ان کی مثل اس مکڑی سے ہے جس نے اپنے خیالِ ناقص میں ایک گھر بنایااور اس میں توشک ہی نہیں تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے اگر یہ لوگ اتنا بھی جانتے ہوں کہ خداکو چھوڑ کرجس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے اوروہ تو سب پر غالب اور حکمت والا ہے ہم یہ مثالیں لوگوں کو سمجھانے کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو تو بس علماء ہی سمجھتے ہیں خدا نے سارے آسمان اورزمینوں کو ٹھیک پیدا کیااس میں شک نہیں کہ اس میں ایمانداروں کے واسطے قدرت خدا کی بڑی نشانی ہے۔

سورہ انفال آیت نمبر 54/52

"كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۵۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۵۳ كَدَاْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ
اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۵۴"

(ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان کے لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مار ڈالا اور بیشک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے یہ سزا اس وجہ سے دی گئی جب کوئی نعمت خدا کسی قوم کو دیتا تو تا وقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی حالت نہ بدلیں خدا بھی اسے نہ بدلے گا خدا تو یقینی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ان لوگوں کی حالت قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈبو مارا یہ سب کے سب ظالم تھے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 60/40

"يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ۹ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ ۵ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۱۰ وَ
اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۴۱ وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۴۲ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۴۳ اَتَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۴۴ وَ
اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۴۵ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۴۶ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۴۷ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۴۸ وَ
اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۴۹ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۰ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۵۱ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵۲ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۵۳ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ
الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۵۴ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى

نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۵ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵۶ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ
السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ۵۷ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۵۸
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹ وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ
كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۶۰ ”

اے بنی اسرائیل (یعقوب کی اولاد) میرے ان احسانات کو یاد کرو جو تم پہلے کر چکے ہیں اور تم میرے عہد و اقرار کو پورا کرو تو میں تمہارے عہد (ثواب) کو پورا کروں گا اور مجھ سے ڈرتے ہو اور جو قرآن میں نے نازل کیا ہے اس کتاب (توریت) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اسکے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو اور پابندی سے نماز ادا کرو اور جو لوگ ہمارے سامنے عبادت کے لئے جھکتے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھکا کرو تم اور لوگوں کو تو نیکی کرنے کو کہتے ہو پر اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو برابر پڑھتے رہتے ہو تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور مصیبت کے وقت صبر

اور نماز کا سہارا پکڑو البتہ نماز دو بھر تو ہے مگر ان خاکساروں پر نہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور ضرور اسکی طرف لوٹ کر جائینگے اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دیں اور یہ بھی سوچو ہم نے تم کو سارے جہاں کے لوگوں سے بڑھا دیا اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہوگے گا اور نہ اسکی طرف سے کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اسکا کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد پہنچائی جائیگی اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمہیں تمہارے بزرگوں کو فرعون کے پنجے سے چھڑایا جو تمہیں بڑے بڑے دکھ دے کر ستاتے تھے تمہارے لڑکوں پر چھری پھیرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو اپنی خدمت کے لئے زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے صبر کی سخت آزمائش تھی اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر ہم نے تم کو چھٹکارہ دیا اور فرعون کے آدمیوں کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ڈبو دیا اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور تم لوگوں نے ان کے جانے کے بعد ایک بچھڑے کو پرستش کے لئے خدا بنا لیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم جوت رہے تھے پھر ہم نے اس کے بعد درگزر کی تاکہ تم شکر کرو اور وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی اور حق و باطل کا جدا کرنے والا قانون عنایت کیا تاکہ تم ہدایت پاؤ اور وہ قت بھی یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑے کو خدا بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا تو اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور وہ یہ ہے کہ اپنے کو قتل کرڈالو تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے پھر جب تم نے ایسا کیا تو خدا نے تمہاری توبہ قبول کرلی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم خدا کو ظاہر بہ ظاہر نہ دیکھ لیں اس پر تمہیں بجلی نے

لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہے پھر تمہیں تمہارے مرنے کے بعد ہم نے دوبارہ زندہ کر اٹھایا تاکہ تم شکر ادا کرو اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا اور یہ بھی تو کہہ دیا تھا کہ جو صاف ستھری نفیس روزیاں تمہیں دی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں مگر اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے رہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے تم سے کہا کہ گاؤں جاؤ اور اس میں جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ پیو اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے حطة (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے ہم نیکی کرنے والوں کی نیکی بڑھا دیں گے تو جو بات ان سے کہی گئی تھی شریروں نے اسے بدل کر دوسری بات کہنا شروع کر دی تب ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے شرارت کی تھی ان کی بد کاری کی وجہ سے آسمانی بلا نازل کی اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اے موسیٰ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو لاٹھی مارتے ہی اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا ہم نے عام اجازت دے دی کہ خدا کی روزی سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 66/62

"وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ٦٣ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٦٤ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ٦٥ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ٦٦"

وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تعمیل توریت کا تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور (پہاڑ) کو لا کر لٹکا دیا اور کہہ دیا کہ توریت جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار بنو پھر اس کے بعد تم اپنے عہد و پیمان سے پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فرض اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نے سخت گھاٹا اٹھایا ہوتا اور اپنی قوم سے ان لوگوں کی حالت تو تم بخوبی جانتے ہو جو ہفتہ کے دن اپنی حد سے گذر گئے باوجود ممانعت کے شکار کھیلنے نکلے تو ہم نے ان سے کہا تم راندہ گئے بندر بن جاؤ اور وہ بندر ہو گئے بس ہم نے اس واقعے کو ان لوگوں کے واسطے جن لوگوں کے سامنے ہوا تھا اور جو اس کے بعد آنیوالے تھے عذاب قرار دیا پرہیزگاروں کے لئے نصیحت۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 80/67

" قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا
بِكْرٌ ؕ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا
لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ٦٩ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ٧٠ قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ
قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ٧١ وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ٧٢ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ
كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٧٣ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ

بَعۡدِ ذٰلِکَ فَهِیَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَ
اِنَّ مِنۡهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنۡهَا لَمَا یَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۷۴ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَكُمۡ وَ قَدۡ كَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ
یَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۷۵ وَ اِذَا لَقُوا
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ قَالُوۡۤا اَتُحَدِّثُوۡنَهُمۡ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ
عَلَیۡكُمۡ لِیُحَآجُّوۡكُمۡ بِهٖ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۷۶ اَوَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ
مَا یُسِرُّوۡنَ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ۷۷ وَ مِنۡهُمۡ اُمِّیُّوۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَ اِنۡ هُمۡ
اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ۷۸ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ
اللّٰهِ لِیَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ وَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا
یَكۡسِبُوۡنَ ۷۹ وَ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ
عَهۡدًا فَلَنۡ یُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۸۰ "

جب اک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی اور ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اس کا ظاہر کرنا مقصود تھا پس ہم نے کہا اس گائے کا ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مار دیوں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے بس وہ مثل پتھر کے سخت تھے یا اس سے بھی زیادہ کرخت کیونکہ پتھروں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں جن سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن میں دراڑ پڑ جاتی ہے اور

ان میں پانی نکل پڑتا ہے اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے مسلمانوں کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا سا ایمان لائینگے حالانکہ ان میں کا اک گرہ ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا تھا اور سمجھنے کے بعد الٹ پھیر کر دیتا تھا حالانکہ وہ خوب جانتے تھے اور جب ان لوگوں سے ملاقات کرتے تو کہہ دیتے ہم تو ایمان لا چکے اور جب ان سے بعض بعض کے ساتھ تخلیہ کرتے تو کہتے ہیں کہ جو کچھ تم پر توریت نے ظاہر کر دیا ہے تم مسلمانوں کو بتا دوگے تا کہ اس سبب سے کل تمہارے خدا کے پاس تم پر حجّت لائیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ لوگ جو کچھ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے اور کچھ ان میں سے ایسے اَن پڑھ ہیں کہ وہ کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی باتیں کرتے ہیں پس وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے اور لوگوں سے کہتے پھرتے ہیں یہ خدا کے یہاں سے آئی ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی سی قیمت حاصل کریں بس افسوس ہے ان پر کہ ان کے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا آگ چھوئے گی بھی نہیں اے رسول ان لوگوں سے کہو تم نے خدا سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ وہ اپنے اقرار کے خلاف ہر گز نہ کرے گا جو سمجھتے بوجھتے خدا پر طوفان جوڑتے ہیں۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 98/83

"وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۸۳ وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ

لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ وَ لَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَنۡتُمۡ
تَشۡهَدُوۡنَ ۸۴ ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ
دِيَارِهِمۡ ۫ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ؕ وَ اِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَ
هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَ تَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا
جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۸۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ
الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَ لَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۸۶ وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا
مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَ قَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَ
اَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ
اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ ۫ وَ فَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ۸۷ وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۸۸ وَ لَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ
مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ ۫ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۸۹ بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ
يَّكۡفُرُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۹۰ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ

اللهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ ؑ اللهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۹۱ وَ لَقَدْ
جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۹۲ وَ اِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ؕ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ
بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۹۳ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللهِ
خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۹۴ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۹۵ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ
مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللهُ بَصِيْرٌ ؑ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۹۶ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ
فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۹۷
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَالَ فَاِنَّ اللهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۹۸
”

وہ وقت یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے جو تمہارے بزرگ تھے عہد و پیمان لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا ماں باپ اور قرابت داروں اور محتاجوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھنا اور زکوۃ دیتے رہنا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا سب کے

سب پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی اقرار سے منہ پھیر لینے والے (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خونریزیاں نہ کرنا اور اپنے لوگوں کو شہر بدر نہ کرنا تو تم اور تمہارے بزرگوں نے اقرار کیا تھا اور ہم اسکی گواہی دیتے ہیں کہ ہاں ایسا ہوا تھا پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو شہر بدر کرتے ہو اور لطف تو یہ ہے اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمہارے پاس آئیں تو ان کو تاوان دے کر چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا تو پھر تم کتاب خدا کی بعض باتوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ زندگی بھر کی رسوائی ہو آخر کار قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی کے بدلے دینا کی زندگی خرید کی بس نہ ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ہی ان لوگوں کو کسی طرح کی مدد کی جائے گی اور یہ تحقیقی بات ہے ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت کی اور اس کے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کے قدم بہ قدم لے چلے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھی بہت سے واضح روشن معجزے دیئے اور پاک روح جبرائیل کے ذریعہ ان کی مدد کی کیا تم اس قدر بد دماغ ہو گئے ہو کہ جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس تمہاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے اور پھر تم نے بعض پیغمبروں کو جھٹلایا اور بعض کو جان سے مار ڈالا اور کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے ایسا نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہے پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے کتاب قرآن آئی جو کتاب توریت جو ان کے پاس ہے کی تصدیق بھی کرتی ہے اس سے پہلے کہ اس امید پر کہ کفار پر فتحیاب ہونے کی دعائیں مانگتے تھے جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آگئی تو لگے انکار کرنے بس کافروں پر خدا کی لعنت ہے کیا ہی برا وہ کام جس کے مقابل میں اتنی بات پر وہ لوگ اپنی جانیں بیچ بیٹھے ہیں خدا اپنے بندوں میں جس پر

چاہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے اس رشک سے جو خدا نے نازل کیا سب کا انکار کر بیٹھے بس ان پر غضب ٹوٹ پڑا اور کافروں کے لئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے اور جب ان سے کہا گیا کہ جو قرآن خدا نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے ہم تو اسی کتاب توریت پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کی گئی تھی اور اس کتاب قرآن کو جو اس کے بعد آئی نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور اس کتاب توریت کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے اے رسول ان سے یہ پوچھئے کہ تمہارے بزرگ ایمان دار تھے تو پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو سابق میں قتل کرتے تھے اور تمہارے پاس موسیٰ تو واضح اور روشن معجزے لے کر آچکے تھے پھر بھی تم نے ان کے بعد بَچھڑے کو خدا بنا لیا اور اس سے تم اپنے ہی اوپر ظلم کرنے والے تھے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور طور کو تمہاری عدول حکمی سے تمہارے سر پر لٹکا یا اور ہم نے کہا یہ کتاب توریت جو ہم نے دی ہے مضبوطی سے لئے رہو اور جو کچھ اس میں سے ہے سنو کہنے لگے سنو تو سہی لیکن ہم اس کو مانتے نہیں اور ان کی بے ایمانی کی وجہ سے بَچھڑے کی الفت گھول کر ان کے دلوں میں پلا دی گئی اے رسول ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم ایماندار تھے تو تم کو تمہارا ایمان کیا ہی برا حکم کرتا تھا اے رسول ان لوگوں سے کہہ دو خدا کے نزدیک آخرت کا گھر بہشت خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے پس اگر تم سچّے ہو تو موت کی آرزو کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ) لوگو وہ ان اعمال بد کی وجہ سے حق کو ان کے ہاتھوں نے پہلے آگے بھیجا ہے ہر گز موت کی آرزو نہ کریں گے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے اور تم ان ہی کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر دی بھی جائے تو خدا کے عذاب سے چھٹکارہ دینے والی نہیں اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے ان سے کہہ دو کہ جو جبرائیل کا دشمن ہے اس کا خدا دشمن ہے کیونکہ اس فرشتے نے خدا کے حکم سے قرآن کو تمہارے دل

پر اتارا اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو پہلے نازل ہو چکیں اب اس کے سامنے موجود ہیں اور ایمانداروں کے واسطے خوشخبری ہے جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اس کے رسولوں اور خاص کر جبرائیل ومیکائیل کا دشمن ہو تو بے شک خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 101

"وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ/١٠١"

جب ان کے پاس خدا کی طرف سے (محمدؐ) اور اس کتاب توریت کی تصدیق بھی کرتا ہے تو ان اہل کتاب سے ایک گروہ نے کتاب خدا کو اپنے پس پشت پھینک دیا گویا وہ لوگ کچھ جانتے ہی نہیں۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 109/108

"اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ١٠٨ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ١٠٩"

مسلمانوں کیا تم چاہتے ہو تم بھی اپنے رسول سے ویسے ہی بے ڈھنگے سوالات کرو جس طرح سابق زمانے میں موسیٰ سے بے تکے سوالات کئے گئے تھے جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر کو اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستے سے بھٹک گیا اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش رکھتے ہیں تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں جب کہ ان پر حق ظاہر ہو چکا اس کے بعد بھی یہ تمنا باقی ہے پس تم

معاف کرو در گذر کرو یہاں تک کہ خدا کوئی اور حکم بھیجے بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 111

"وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۱۱۱"

یہودی کہتے ہیں یہود کے سوا اور انصار کہتے ہیں نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا یہ ان کے خیالی پلاؤ ہیں تم ان سے کہو بھلا اگر تم سچّے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 113

"وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ۙ وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۱۱۳"

یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب صحیح نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب ٹھیک نہیں حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب پڑھتے رہتے ہیں اسی طرح ان ہی کی سی باتیں وہ مشرک عرب بھی کیا کرتے ہیں جو خدا کے احکام کو نہیں جانتے جس بات میں لوگ جھگڑتے ہیں قیامت کے دن خدا ان کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیگا۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 123/120

"وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ

وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۱۲۰ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۱۲۱ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۱۲۲ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۱۲۳"

اے رسول! نہ تو یہودی کبھی تم سے رضامند ہوں گے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی کرو اس سے کہہ دو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے اور اگر تم اس کے بعد بھی تمہارے پاس علم قرآن آچکا ہے اس کی خواہش پر چلے تو یاور ہے پھر تم کو خدا کے غضب سے بچانے والا کوئی مددگار نہ ہوگا جن لوگوں کو ہم نے کتاب قرآن دی ہے وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جس طرح ان کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے اانکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی ہیں اور سارے جہانوں پر تمہیں فضیلت دی ہے اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کی طرف سے فدیہ نہ ہوسکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائیگا اور نہ کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچائے گی اور نہ لوگوں کی مدد کی جائیگی۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 141

"تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۱۴۱"

(اے یہود) وہ لوگ جو چل بسے جو انہوں نے کمایا ان کے آگے گیا اور جو تم کماؤ گے تمہارے آگے آئے گا اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے تم سے اسکی پوچھ گچھ نہیں ہوگی یہ وہ لوگ تھے جو سدھار چکے اور جو کچھ وہ کما گئے

ان کے لئے تھا اور جو کچھ تم کماؤ گے تمہارے لئے ہو گا اور کچھ وہ کر گزرے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہو گی۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 145/

"وَ لَئِنۡ اَتَیۡتَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَکَ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَہُمۡ ۚ وَ مَا بَعۡضُہُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَۃَ بَعۡضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ اِنَّکَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۘ! ۱۴۵"

اگر اہل کتاب کے سامنے دنیا کی ساری دلیلیں پیش کرو گے جب بھی وہ تمہارے قبلہ کو نہ مانیں گے نہ ہی تم ان کے قبلہ کو ماننے والے ہوں خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلے کو نہیں مانتے اور جو علم قرآن تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی تم ان کی خواہش پر چلے تو تم نافرمان ہو جاؤ گے۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 160

"اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَ اَصۡلَحُوۡا وَ بَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۱۶۰"

جن لوگوں نے حق چھپانے سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور جو کتاب قرآن میں صاف صاف بیان کر دیا ان کی توبہ میں قبول کرتا ہوں میں بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں

سورہ بقرہ آیت نمبر 176/173

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ یَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚۖ وَ لَہُمۡ

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۱۷۴ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى وَ الۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَةِ‌ۚ فَمَآ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ ۱۷۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِى الۡكِتٰبِ لَفِىۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ ۱۷۶"

بے شک وہ لوگ جو ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل کی ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑا سی دنیوی نفع لیتے ہیں یہ لوگ بس انگاروں سے اپنا اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو کرے گا نہیں اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور انہی کے لئے دردناک عذاب ہے یہی لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی بخششِ خدا کے بدلے عذاب پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کیونکر برداشت کریں گے یہ اس لئے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بے شک جن لوگوں نے کتاب خدا میں ردوبدل کی وہ پرلے درجے کے مخالفوں ہیں ہیں۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 211

"سَلۡ بَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ كَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ‌ؕ وَمَنۡ يُّبَدِّلۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۲۱۱"

اے رسول بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے ان کو کیسی کیسی روشن نشانیاں دیں اور جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے تو بے شک خدا سخت عذاب دینے والا ہے

سورہ آل عمران آیت نمبر 25/19

"اِنَّ الدِّيۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۱۹ فَاِنۡ

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ
الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ
اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۲۰ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ
يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۲۱ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؗ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۲۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا
مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۲۴ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ
لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۫ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۲۵ "

سچا دین تو خدا کے نزدیک یقینا بس اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو (اس دین) سے اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور اصل امر معلوم ہو جانے کے بعد جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا وہ سمجھ لے کہ یقینا خدا اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہے اے رسول بس اگر یہ لوگ تم سے (خواہ مخواہ) حجت کریں تو کہہ دو میں نے خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں انہوں نے بھی۔ اے رسول تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اسلام لائے ہو یا نہیں پس اگر اسلام لائے ہو تو بے کھٹکے راہ راست پر آگئے اور اگر منہ پھیریں تو اے رسول تم یہ صرف پیغام اسلام پہنچانا کافی ہے بس خدا اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے بیشک جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں اور ان

لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں۔ جو انہیں انصاف کرنیکا حکم دیتے ہیں اے رسول تم ان لوگوں کو درد ناک عذاب کی خوشخبری دے دو یہی وہ بد نصیب لوگ ہیں جن کا سارا کیا کرایا دنیا اور آخرت دونوں میں اکارت گیا اور کوئی ان کا مدد گار نہیں (اے رسول) کیا تم نے ان (علمائے یہود) پر نظر کی جن کو فہم کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا جب ان کو کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہی کتاب اِن کے جھگڑے کا فیصلہ کردے اس پر بھی ان میں کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے یہی لوگ رو گردانی کرنے والے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دن کے سوا جہنم کی آگ چھوئے گی بھی نہیں جو افترا پردازیاں یہ لوگ برابر کرتے رہتے ہیں اسی نے ان کو دین میں بھی دھوکا دیا پھر ان کی کیا گت بنے گی جب ہم ان کو ایک دن (قیامت) جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہ ہوگی (اے رسول) تم تو یہ دعا مانگو اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 80/69

"وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا
يَشْعُرُوْنَ ٦٩ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ٧٠ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٧١ وَ قَالَتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ
وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ٧٢ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۷۳ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۷۴ وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ
اِلَيْكَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۷۵ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۷۶ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۷۷ وَ
اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ
الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۷۸ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۷۹ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ
النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۸۰ ”

اہل کتاب کے ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو راہ راست سے بھٹکا دیں حالانکہ وہ اپنی تدبیر سے تم کو تو نہیں بلکہ اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں اور اس کو سمجھتے بھی نہیں اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے

کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے ہو اے اہل کتاب تم کیوں حق کو باطل سے گڈمڈ کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو اہل کتاب سے ایک گروہ نے اپنے لوگوں سے کہا مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح سویرے ایمان لاؤ اور آخر وقت ان کا کر دیا کرو شاید مسلمان اس تدبیر سے اپنے دین سے پھر جائیں اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کو سوا کسی دوسری بات کا اعتبار نہ کرو اے رسول تم کہہ دو کہ خدا ہی کی ہدایت تو بس ہدایت ہے (یہودی باہم یہ بھی کہتے ہیں) کہ اس کو بھی (نہ ماننا) جیسا عمدہ دیں جو تم کو دیا گیا ہے ایسا کسی اور کو دیا جائے یا تم سے کوئی شخص جھگڑا کرے (اے رسول تم کہہ دو کہ یہ خام خیالی ہے فضل و کرم خدا کے ہاتھ ہے وہ جس کو چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا ہر شے کو جانتا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لے اور خدا بڑا فضل و کرم والا ہے اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں اگر ان کے پاس روپیہ کے ڈھیر امانت کے رکھ دو تو بھی اسے جب چاہو بعینہٖ تمہارے حوالے کریں گے اور بعض ایسے بھی ہیں ایک اشرفی بھی امانت رکھو جب تک تم برابر ان کے سر پر کھڑے نہ رہوگے تمہیں واپس نہ دیں گے یہ بد معاملگی اس وجہ سے ہے کہ ان کا تو یہ قول ہے کہ عرب کے جاہلوں کا حق مار لینے میں ہم پر کوئی الزام کی راہ ہی نہیں اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں ہاں البتہ جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور پرہیزگاری کرے تو بیشک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے بے شک جو لوگ اپنے عہد اور قسم اقسام جو خدا سے کیا تھا اسکے بدلے تھوڑا سا (دنیاوی) فائدہ لے لیتے ہیں ان ہی لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور قیامت کے دن ان سے بات بھی نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ ان کو گناہوں کی گندگی سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور اہل کتاب سے بعض ایسے ضرور ہیں کہ کتاب (توریت) میں اپنی زبانیں مڑوڑ تڑوڑ کر (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب کا جز ہے حالانکہ وہ کتاب

کاجز نہیں اور کہتے ہیں یہ جو ہم پڑھتے ہیں خدا کے یہاں سے اترا ہے حالانکہ وہ خدا کے یہاں سے نہیں اترا اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں کسی آدمی کو یہ زیبا نہ تھا کہ خدا تو اسے اپنی کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگ سے کہتا پھرے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (بلکہ وہ تو یہ کہتا ہے) میرے بندے بن جاؤ اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم تو ہمیشہ کتاب خدا (دوسروں) کو پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہتے ہو وہ تو تم سے کبھی نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بناؤ بھلا کہیں یہ ہو سکتا ہے تمہارے مسلمان ہونے کے بعد تمہیں کفر کا حکم دے۔

سورہ آل عمران 115/113

"لَيْسُوا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۱۴ وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۱۱۵"

اہل کتاب سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے دین پر اس طرح ثابت قدم کی راتوں کو خدا کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں اور برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے کام کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں اور وہ کچھ بھی نیکی کریں گے اس کی ہر گز نا قدری نہ کی جائے گی اور خدا پر ہیز گاروں سے خوب واقف ہے ۔

سورہ احزاب آیت نمبر 71/69

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِیۡهًا ؕ۶۹ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۷۰ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۷۱"

ایمان والوں (خبردار کہیں) تم لوگ بھی ان کے سے نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو تکلیف دی تو خدا نے ان کی تہمتوں سے موسیٰ کو بری کردیا موسیٰ نے خدا کے نزدیک ایک روادار پیغمبر تھے اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور جب کہو تو درست بات کہا کرو خدا تمہاری کار گزاریوں کو درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جس شخص نے خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب اچھی طرح پہنچ گیا۔

حاشیہ

یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہتے تھے تفصیل جاننے کے خواہش مند حضرات ملاحظہ فرمائیں تفسیر کشاف علّامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ 439 سطر ۳۶۔

سورہ نساء آیت نمبر 47/45

"وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا ٭۫ وَّ کَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیۡرًا ۴۵ مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا وَ اسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَ طَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَ اسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَکَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَ لٰکِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفۡرِهِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا

قَلِيلًا ۴۶ يَاَيُّهَا الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۴۷"

اے رسول یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باتوں میں مطلب و مقصد سے ہیر پھیر ڈال دیتے ہیں اور اپنی زبان کو مروڑ کر دین پر طعنہ زن راہ سے تم پر غلط الفاظ استعمال کرتے ہیں مثلا (**سمعنا و عصینا**) ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور (**اسمع غیر مسمع**) تم میری سنو خدا تم کو نہ سنائے راعنا (میرا خیال کرو میرا اچر چار ہے) جبکہ ہونا یوں چاہتے تھا **سمعنا و اطعنا** (ہم نے سنا اور مانا) راعنا کی جگہ "انظرنا" ہونا چاہیے جس کا مطلب ہے (ہم پر نگاہ رکھ) یوں کہتے تو ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا یہ بالکل سیدھی بات تھی مگر ان پر تو ان کے کفر کی وجہ سے پھٹکار ہے پس ان میں سے چند لوگوں کے سوا اور لوگ ایمان ہی نہ لائینگے اے اہل کتاب جو کتاب ہم نے نازل کی ہے اور وہ کتاب بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ مگر قبل اسکے کہ ہم لوگوں کے چہرے بگاڑ کر ان کے پشت کی طرف دیں جس طرح ہم نے اصحابِ سبت (ہفتے والوں) پر پھٹکار برسائی ویسی پھٹکار ان پر بھی کریں اور خدا کا حکم ہی سمجھو۔

سورہ نساء آیت نمبر 123

"لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۱۲۳"

تم لوگوں کی آرزو سے کچھ کام چل سکتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمنا سے جو برا کام کرے گا اسکا بدلا دیا جائے گا اور پھر خدا کے سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار

سورہ نساء آیت نمبر 155/153,

"يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۱۵۳
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا
تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۱۵۴
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ
اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۵۵"

(اے رسول) اہل کتاب جو تم سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک کتاب آسمان سے اتروادو تو تم اسکا کچھ خیال نہ کرو یہ لوگ تو موسیٰ سے کہیں بڑھ چڑھ کر درخواست کرچکے ہیں کہنے لگے ہمیں تو کھلم کھلا دکھادو تب ان کو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے لے ڈالا (باوجودیکہ) ان لوگوں کے پاس (توحید) کی واضح و روشن دلیلیں آچکی تھیں اس کے بعد بھی ان لوگوں نے بچھڑے کو خدا بنالیا پھر ہم نے اِسے بھی طرح دے دی اور موسیٰ کو ہم نے صریحی غلبہ عطا کیا اور ہم نے ان کے صریحی عہد و پیمان کی وجہ سے ان کے سر پر کوہ طور لٹکا دیا ہم نے ان سے کہا شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے یہ بھی کہا تم ہفتہ کے دن ہمارے حکم سے تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے بہت مضبوط عہد و پیمان لے لیا پھر

ان کے اپنے عہد توڑنے اور احکام خدا سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل کرنے اور اِترا کر یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر خلاف چڑھے ہوئے ہیں (نہیں) بلکہ خدا نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے چند کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔

سورہ نساء آیت نمبر 162/59

"وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۱۵۹ فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ۱۶۰ وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۱۶۱ لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ‌ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ اُولٰۤٮِٕكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۱۶۲"

غرض یہودیوں کی ان سب شرارتوں اور گناہ کی وجہ سے ہم نے ان پر صاف ستھری چیزیں جو ان ے لئے حلال کی گئیں تھیں حرام کر دیں (نیز) ان کے خدا کی راہ روکنے اور باوجود ممانعت سود کھانے اور ناحق لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ہم نے درد ناک عذاب تیار کرر کھا ہے اے رسول ان میں جو لوگ علم دین میں بڑے مضبوط پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتاب تم سے پہلے نازل ہوئی سب پر ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم

عنقریب بہت بڑا اجر عطا فرمائینگے۔

سورہ صف آیت نمبر 5

"وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۵"

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

سورہ جمعہ آیت نمبر 8/5

"مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۵ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۶ وَ لَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۸"

جن لوگوں کے سروں پر توریت لائی گئی انہوں نے اس کے بار کو نہ اُٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بری مثال ہے اور خدا

ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا اے رسول تم کہدو اے یہودیوں اگر تم یہ خیال کرتے ہو تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں سچےّ ہو تو موت کی تمنا کرو اور یہ لوگ ان اعمال کی سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اسکی آرزو نہ کریں گے خدا تو ظالموں کو جانتا ہے۔

سورہ حدید آیت نمبر 26

"وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا وَّ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ جَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الۡکِتٰبَ فَمِنۡهُمۡ مُّهۡتَدٍ ۚ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۲۶"

بے شک ہم ہی نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور بہتیرے بدکار ہیں۔

سورہ رعد آیت نمبر 36

"وَ الَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ یُّنۡکِرُ بَعۡضَهٗ ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشۡرِکَ بِهٖ ؕ اِلَیۡهِ اَدۡعُوۡا وَ اِلَیۡهِ مَاٰبِ ۳۶"

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ تو جو احکام تمہارے پاس نازل کئے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں سے انکار کرتے ہیں تم ان سے کہہ دو (تم مانو یا نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے میں خدا کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں سب کو اس کی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کے اس کی طرف جانا ہے۔

سورہ تحریم آیت نمبر 11

"وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ ۘ اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَکَ

بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ١١"

خدا نے مومنین کی تسلی کے لئے فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال بیان کی جب اس نے دعا کی پروردگار میرے لئے اپنے ہاں بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں کے ہاتھوں سے چھٹکارا عطا فرما۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 26/20

"وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ
وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ٢٠ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ٢١
قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ
یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ٢٢ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا
ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ٢٣ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ٢٤ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ
بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ٢٥ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ
فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ٢٦"

اے میری قوم (شام) کی اس مقدس سرزمین میں جاؤ جہاں خدا نے تمہاری تقدیر میں حکومت لکھدی ہے

اور دشمن کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیرو کیونکہ اس میں تو تم خود الٹا گھاٹا اٹھاؤ گے وہ لوگ کہنے لگے اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے سرکش لوگ رہتے ہیں اور جب تک وہ لوگ اس میں سے نکل نہ جائینگے ہم تو کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے ہاں البتہ اگر وہ لوگ خود اس میں سے نکل جائینگے تو ہم ضرور جائینگے مگر دو آدمی (یوشع کالب) جو خدا کا خوف رکھتے تھے اور جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا تھا بیدھڑک بول اٹھے ان پر حملہ کرکے (بیت المقدس) میں تو گھس پڑو پھر دیکھو یہ کیسے بودے ہیں ادھر تم پھاٹک میں داخل ہوئے اور یہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور تمہاری جیت ہو گئی اور اگر تم سچّے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو وہ کہنے لگے اے موسیٰ چاہے کچھ ہو جب تک وہ لوگ اس میں ہیں ہم تو اس میں ہر گز لاکھ برس پاؤں نہ رکھیں گے ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا جائے اور دونوں جا کر لڑو ہم تو یہیں جمے بیٹھے ہیں خداوند تو خوب واقف ہے کہ اپنی ذات خاص اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا قابو نہیں بس اب ہمارے اور ان نافرمانوں کے درمیان جدائی ڈال دے ہمارا ان کا ساتھ نہیں ہو سکتا اچھّا تو ان کی سزا یہ ہے کہ چالیس برس تک وہاں کی حکومت نصیب نہ ہو گی اور اس مدت دراز تک مصر کے جنگل میں سر گردان رہیں گے تو تم ان بدچلن لوگوں پر افسوس نہ کرنا۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 32

"مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ۳۲"

ہم نے بنی اسرائیل پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو نہ جان کے بدلے میں نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ ناحق) قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک آدمی کو جِلایا تو گویا اس نے سب لوگوں کو جِلایا بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے) روشن معجزے لے کر آچکے ہیں اس کے بعد بھی یقیناً ان میں سے بہت سے زمین میں زیادتیاں کرتے ہیں

سورہ مائدہ آیت نمبر 66,/59

"قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ٥٩ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ
الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ٦٠ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ٦١ وَ
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٦٢ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ٦٣ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ
اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ! بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ
الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِي

الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۶۴ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۶۵ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ
مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ، ۶۶"

اے رسول اہل کتاب سے کہو آخر تم ہم میں سوا اسکے اور کیا عیب لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو کتاب ہمارے پاس بھیجی گئی اس پر ایمان لائے اور یہ کہ تم میں اکثر بدکار ہیں اے رسول تم کہدو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس کہیں سے بدتر عیب بتا دوں (تو سنو) جس پر خدا نے لعنت کی اور اس پر غضب ڈھایا ہوا ور ان میں سے کس کو (مسخ کرکے) بندر اور کسی کو سور بنا دیا اور اس خدا کو چھوڑ کر شیطان کی پرستش کی ہو بس یہ لوگ دجہ سے کہیں بدتر اور راہ راست سے بھٹک کر دور جا پہنچے ہیں اور (مسلمانو) جب یہ لوگ تمہارے پاس آجاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لائے حالانکہ وہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آتے ہیں جو نفاق وہ چھپائے ہوئے تھے خدا اس سے خوب واقف ہے تم ان میں بہتوں کو دیکھوگے گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کی طرف دوڑ پڑتے ہیں جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقینا بہت برا ہے ان کو اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے جو یہ لوگ کرتے رہے بعض بہت بری ہے یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (بخیل ہوگیا) انہیں کے ہاتھ بندھے ہوئے جائیں اور ان کے اس کہنے پر پھٹکار اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کتاب تم پر نازل کی گئی ہے (اسکا ان کا رشک وحسد) ان میں سے بہتوں کو کفر اور سرکشی کو بڑھادے گا اور (گویا) ہم نے خود ان کے آپس میں روز قیامت تک عداوت اور کینے کی بنیاد ڈال دی جب یہ لوگ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو خدا

اس کو بجھا دیتا ہے اور روئے زمین میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور ہم سے ڈرتے تو ہم ضرور ان کے گناہوں سے درگذر کرتے اور ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے اگر یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو صحیفے ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں ان کے احکام کو قائم رہتے تو ضرور ان کے اوپر بھی (رزق برس پڑتا) اور پاؤں کے نیچے سے بھی ابل پڑتا اور یہ خوب ان میں سے کھاتے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 71,70

"لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۰۷ وَ حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۱۷"

ان میں سے تو کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں مگر بہتیرے برا ہی کرتے ہیں ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لے لیا تھا اور ان کے پاس بہت سے رسول بھی بھیجے تھے جب بھی ان کے پاس کوئی رسول ان کی مرضی کے خلاف حکم لے کر آیا تو ان لوگوں نے کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا اور سمجھ لیا کہ کوئی خرابی نہ ہوگی پس وہ لوگ امر حق سے اندھے اور بہرے بن گئے مگر پھر خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی مگر پھر بھی ان میں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بنے رہے اور جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ تو دیکھتا ہے۔

حاشیہ

جس سر زمین میں بنی اسرائیل اس ہیر پھیر میں تھے وہ صرف پندرہ کوس تھی تمام دن چلتے چلتے جب شام

کو قیام کیا تو معلوم ہوا کہ ہم صبح کو جہاں سے چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے غرض ہر چند وہ کوشش کرتے رہے مگر اس چھوٹے ٹکڑے سے خدا کی نافرمانی کی سزا میں چالیس برس تک نہ نکل سکے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہیں قضا کی۔

آسیہ زن فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

سورہ قصص آیت نمبر 10/9

"وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۹ وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰"

(جب موسیٰ محل میں لائے گئے تو) فرعون کی بیوی (آسیہ اپنے شوہر سے) بولی یہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تم لوگ اسے قتل نہ کرو کیا عجب یہ ہم کو نفع پہنچائے یا ہم اسے لے پالک ہی بنالیں اور اُنہیں (اسی کے ہاتھ سے برباد ہونے) خبر نہ تھی (ادھر تو یہ ہو رہا تھا) اور (ادھر) موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہوگیا اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کردیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ کا حال ظاہر کردیتی (اور ہم نے اس لئے ڈھارس دی) تاکہ وہ ہمارے وعدہ کا یقین رکھے۔

سورہ تحریم آیت نمبر 11

"وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۱۱"

خدا نے مومنین کی تسلّی کے لئے فرعون کی بیوی آسیہ کی مثال بیان فرمائی ہے اور جب اس نے دعا کی میرے لئے بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اسکی کارستانیوں سے نجات دے اور مجھ کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے چھٹکارا عطا فرما۔

قارون کا واقعہ

سورہ قصص آیت نمبر 82/77

"وَ ابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَآ
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ٧٧ قَالَ
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ٧٨ فَخَرَجَ
عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ٧٩ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ
لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ٨٠ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا
كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ٨١ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ
تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ
يَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ٨٢"

قارون کہنے لگا یہ (مال دولت) تو مجھے اپنے علم کیمیا کی وجہ سے ملی ہے کیا قارون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اللہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھے اور

گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہیں ہوا کرتی غرض ایک دن قارون اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش اور ٹھاٹ کے ساتھ نکلا تو جو لوگ دنیا کی چند روزہ زندگی کے طالب تھے شان دیکھ کر کہنے لگے جو مال و دولت قارون کو عطا ہوئی ہے کاش میرے لئے بھی ہوتی اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیب والا ہے اور جن لوگوں کو ہماری بارگاہ سے علم عطا ہوا تھا تمہارا ناس ہو جائے جو شخص ایمان لائے اور اچھے اچھّے کام کرے اس کے لئے تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے وہ ثواب صبر کرنے والوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے ہم نے قارون اور اسکے گھر بار کو زمین میں دھنسا دیا پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی مدد کرتی اور نہ وہ آپ اپنی مدد کر سکا جن لوگوں نے کل اسکے جاہ و مرتبہ کی تمنا کی تھی وہ آج تماشا دیکھ کر کہنے لگے ان سے معاذاللہ یہ تو خدا ہی اپنے بندوں سے جس کو روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اگر کہیں ہم پر مہربانی نہ کرتا تو اسی طرح ہم کو بھی ضرور دھنسا دیتا معاذاللہ ہر گز کفار اپنی مرادیں نہ پائینگے۔

حاشیہ

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خالہ زاد بھائی تھا اور وجیہہ اور حسین بھی سترہ آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھّی طرح پڑھتا تھا فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر اور خلیق بھی تھا لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا اس وجہ سے خدا نے اسے دولت دے کر امتحان لیا تو وہ کافر نکلا حضرت موسیٰ علیہ السلام علم کیمیا جانتے تھے اس میں بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو کامل علم کسی ایک کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت کمائی۔

قبطیوں کی تباہی کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکومت حضرت ہارون علیہ السلام کے سپرد کی اور قربانی بھی جو کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کے ہاتھ سے اور از غیبی آگ اٹھالے جاتی اس پر قارون کو حسد پیدا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گستاخانہ کہنے لگا: آپ نے سب کچھ ہارون علیہ السلام کو دے دیا ہمیں کچھ بھی نہیں۔

آپ نے فرمایا: یہ تو میرے اختیار کی بات نہیں خدا جسے چاہے دے۔

اس دن سے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درپے آزار ہوا۔

حضرت نے ایک روز صحرا کے رہنے کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ توبہ کرنے کو کہا: تو اس نے آپ کے حکم کو بے حقیقت جانا۔

جب زکواۃ کا حکم دیا: تو کہنے لگا یہ تو بہت مال ہے وہ میں تو نہ دوں گا حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک ہزار پر ایک دینار مقرر کیا تھا راضی نہ ہوا اور کہنے لگا موسیٰ نے جو کچھ کہا مان لیا اب ہمیں فقیر بنانا چاہتا ہے۔

ایک دفعہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں کی دو تھیلیاں دے کر اس کو آمادہ کیا کہ مجمع عام میں حضرت پر زنا کی تہمت لگائے۔

دوسرے دن جب حضرت موسیٰ وعظ کر رہے تھے اور زنا کی مذمت پر آئے تو کہنے لگا آپ کو بھی لوگ ایسا ہی جانتے ہیں اور اس عورت کو گواہی میں پیش کیا۔ مگر خدا کی شان اس کو خدا کا خوف پیدا ہوا اور اس نے سچا واقعہ بیان کر دیا اور قارون کی سر بہ مہر تھیلیاں دکھائیں قارون مجمع عام میں ذلیل ہوا۔

ان حرکتوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جلال آیا بنی اسرائیل سے فرمایا جس کا جی چاہے میرا ساتھ دے یا قارون کا اس کے بعد آپ نے بددعا کی دو آدمیوں کے علاوہ سب قارون سے الگ ہو گئے خدا کا حکم ہوا

کہ زمین کو تمہارے اختیار میں دیتا ہوں۔
آپ نے فرمایا اے زمین اسے نگل جا وہ فوراً مع گھر بار کے گھٹنے تک زمین میں دھنس گیا تو اس نے امان چاہی آپ نے دوبارہ اسے نگل جانے کا حکم دیا تو کمر تک کھینچ گیا۔
اس نے آہ وزاری شروع کی غرض آپ کہتے گئے اور وہ دھنستا گیا اور یوں وہ اپنی دولت اور حشمت سمیت غائب ہو گیا قارون اپنے کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس گیا تو لوگوں کو یقین ہوا کہ روزی کا گھٹنا بڑھنا اپنے ہاتھ ہوتا تو قارون کا یہ حال نہ ہوتا۔
سورہ عنکبوت آیت نمبر 40/39

"وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۴۰"

ہم ہی نے قارون فرعون وہامان کو ہلاک کر ڈالا حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ واضح اور روشن معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین پر سرکشی بھرے اور ہم سے نکل کر کہیں آگے نہ بڑھ سکے تو ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی سزا میں لے ڈالا چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی اور بعض وہ تھے جن کو ایک چنگھاڑ نے لے ڈالا اور بعض وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ڈبو مارا یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا بلکہ یہ لوگ خود خدا کی نافرمانی کر کے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

بلعم باعور کا واقعہ

سورہ اعراف آیت نمبر 6/175

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۱۷۵ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۱۷۶"

(اے رسول) تم نے ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کیں پھر وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑا اور آخر کار گمراہ ہو گیا اگر ہم چاہتے تو انہی آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ خود پستی کی طرح جھک گیا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن گیا اسکی مثل اس کتّے کی ہے اگر اس کو دھتکار دو تو زبان نکالے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے یہ مثل ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے آیتوں کو جُھٹلایا یہ قصّہ ان لوگوں سے بیان کر دو تا کہ یہ خود غور کریں۔

حاشیہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص بلعم بعور تھا اس کو اسم اعظم یاد تھا اسکی دعا قبول ہوتی تھی فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا تو بلعم سے فرمائش کی کہ تم دعا کرو کہ موسیٰ اور ان کے ساتھی ہمارے قبضے میں آجائیں یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان کے گدھا ایک قدم بھی آگے

نہ بڑھا جب اس نے مارنا شروع کیا تو گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا وائے ہو تجھ پر مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ خدا کے رسول اور مومنین پر دعا کرے آخر وہ نہ مانا یہاں تک کہ گدھا مر گیا اور اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اسکا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا ایندھن بنا۔

حضرت خضر علیہ السلام

تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نبیٔ مرسل تھے خداوند عالم نے انہیں انہی کی قوم پر مبعوث فرمایا تھا ان کے عہد بعثت کا تعین مشکل ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ عہد حضرت موسیٰ علیہ السلام میں درجۂ نبوت پر فائز تھے انہیں خداوند عالم نے ابد تک کے لئے دریاؤں پر متعین فرمایا ہے وہ اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے تک زندہ رہیں گے۔ موسم حج میں مکہ پہنچتے ہیں عرفات میں وقوف کرتے ہیں مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں وہ حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور ان کے لئے مونسِ تنہائی ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین کے ہمراہی میں رہے ہیں جو آب حیات کی تلاش میں تھے ایک مقام پر ۳۶۰ چشمے نظر آئے حضرت ذوالقرنین نے اپنے لشکریوں کو ایک ایک مچھلی دھو کر لانے کو دی حضرت خضر علیہ السلام نے جب اپنی مچھلی پانی میں دھونے کو ڈالی تو اس نے زندہ ہو کر اپنی راہ لی حضرت خصر علیہ السلام سمجھ گئے آپ اس چشمہ سے نہائے اور خوب پانی پیا۔

حضرت خضر علیہ السلام کا باپ جلکان بلند پایہ بادشاہ تھا لیکن خضر کی والدنے حضرت خضر علیہ السلام کو پہاڑ کی ایک کھوہ میں جنم دیا (آپ کی والدہ کا نام الھا تھا) اور وہیں چھوڑ کر چلی آئیں قدرت خدا سے روزانہ ایک بکری آتی اور آپ کو دودھ پلا جاتی ایک دن جلکان کا ادھر سے گزر ہوا تو انھوں نے اس نو مود کو اٹھا لیا اور اسکی پرورش کی اور ان کو اپنا ولی عہد بنا دیا۔

آپ کا سلسلہ نسب سام بن نوح علیہ السلام سے ملتا ہے آپ کی کنیت ابو العیاس اور لقب خضر تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے آپ کو خضر کہنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ جس سرزمین سے گذرتے وہ سرسبز ہو

جاتی۔ یوں بھی خضرہ کے معنی سبزہ کے ہیں۔ آپ سوکھی ہوئی شاخ کو ہاتھ لگا دیتے تو اس میں برگ و بار پیدا ہو جاتا اور شگوفے نکل آتے آپ جس جگہ نماز پڑھتے وہ جگہ شاداب ہو جاتی۔

جلکان کو اپنے بیٹے خضر کی شادی کا خیال آیا لیکن حضرت خضر علیہ السلام سوائے عبادت کے اور کس بات میں دلچسپی نہ رکھتے لیکن باپ کے کہنے پر آپ کی شادی کر دی گئی لیکن آپ نے ساری رات عبادت الٰہی میں گزاری بادشاہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو سخت غصہ میں آکر حضرت خضر کے کمرے کو اینٹ پتھر سے چنوادیا اور ان کو کمرے کے اندر بند کر دیا جب دو دن بعد محبت پدری نے زور مارا تو کمرہ کھولا گیا لیکن حضرت خضر علیہ السلام اس میں موجود نہ تھے تلاش بسیار کے بعد خاموشی اختیار کی لیکن خضر علیہ السلام وہاں سے نکل کر حضرت ذوالقرنین کی خدمت میں پہنچے جہاں آپ کو آب حیات ملا اور زندگی جاودانی ملی۔

آپ کی زندگی کا سب سے مشہور واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہے جس میں وہ واقعات رونما ہوئے جس کو حضرت موسیٰ نہ برداشت کر سکے اللہ تعالیٰ نے سبق دینے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کرائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی سے پوچھا کہ آپ سے بڑا کوئی اس دنیا میں عالم ہے تو آپ نے فرمایا نہیں تو اسی وقت خداوند عالم نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ موسیٰ علیہ السلام سے کہدو تم سے بڑا عالم میرا ایک بندہ ہے جو مجمع البحرین میں رہتا ہے تم جاؤ اس سے علم سیکھو چنانچہ آپ مجمع البحرین کی تلاش میں نکلے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی اور اپنی آمد کی وجہ بتائی اور کہا آپ کی خدمت میں رہ کر کچھ سیکھنا چاہتا ہوں حضرت خضر نے فرمایا یہ بڑا مشکل ہے کہ تم مجھ سے کچھ سیکھ سکو کیونکہ تمہارا علم ظاہر سے متعلق ہے اور میرا علم باطن سے تعلق رکھتا ہے۔

بالآخر قول و قرار کے بعد یہ دونوں ایک طرف چل دیئے اور مقام ہتیہ میں آئے اور ایک کشتی پر سوار ہوئے اور حضرت خضر علیہ السلام اسی کشتی میں چھید کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو فوراً ٹوکا یہ آپ نے

کیا کر دیا حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں آپ سے نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہ چل سکیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی اور آگے بڑھے حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو جان سے مار ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش نہ رہ سکے حضرت خضر علیہ السلام نے پھر تنبیہ کی اور آگے بڑھے اور ایک گاؤں میں جا کر ایک گرتی ہو دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پھر ٹوکا جب کہ گاؤں کے لوگ آپ کو مہمان بنانے سے منکر ہوئے اور آپ نے بغیر اجرت یہ دیوار درست کر دی۔

آخر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا بس اب اتنا کافی ہے آپ اور زیادہ میرے ساتھ نہ رہیں گے اب میں ان واقعات کی حقیقت بتاتا ہوں وہ کشتی جو چند غریبوں کی تھی اس کو عیب دار بنا دیا تاکہ ہمارے پیچھے پیچھے جو ظالم بادشاہ آرہا تھا وہ زبردستی کشتی بیگار میں نہ پکڑے یہ غریب نقصان سے بچ جائیں وہ لڑکا جس کو میں نے مار ڈالا اسکے ماں باپ سچّے مسلمان ایماندار ہیں مجھے اندیشہ تھا یہ بڑا ہو کر اپنے والدین کو اپنی سرکشی اور کفر میں پھنسا دیتا اللہ اسکے مرنے کے بعد ان کو ایک نیک اولاد عطا کرے گا اور وہ دیوار جس کو میں نے سیدھا کھڑا کر دیا شہر کے دو یتیم بچّوں کی تھی جس کے نیچے ان کے نیک باپ کا خزانہ گڑا ہوا تھا میں نے چاہا کہ ان تک خزانہ پہنچ جائے۔

آپ نے کچھ نصیحتیں بھی فرمائیں۔

فرمایا: بغیر ضرورت کسی کے پاس نہ جانا چاہیے،

خوشامد سے بچنا چاہیے،

بلاوجہ ہنسنے سے پرہیز کرنا چاہیے،

خطا کرنے والوں پر طعنہ زنی نہیں کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں پر رونا چاہیے،

ترش روئی نہ کرنا چاہیے لالچ سے بچنا چاہئے،
آج کا کام کل پر نہ ٹالنا چاہئے،
دوسروں کو نفع پہنچانے کی عادت ڈالو اور کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

علّامہ مجلسیؒ تحریر فرماتے میں حضرت خضر علیہ السلام مسجد سہلہ میں آتے ہیں یہ وہی مسجد ہے جس جگہ حضرت حجت علیہ السلام ظہور کے بعد قیام فرمائینگے۔

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں حقیقی خالہ زاد بھائی تھے دونوں کا نطفہ ایک رات اور ایک ہی وقت میں قائم ہوا اس واقعہ کو کراروی صاحب کی تاریخ اسلام میں پڑھیں۔

تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ نمبر ۷ ۱۵ میں ہے کہ خداوند عالم نے انہیں دریاؤں پر موکل فرمایا ہے جو کوئی دریا میں بحالت اسلام مرتا ہے وہ اس کو غسل دیتے ہیں اور اس پر یہ نماز پڑھتے ہیں خداوند عالم نے ان کو لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔

حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کی ملاقات

سورہ کہف آیت نمبر 82/60

''وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۶۰ فَلَمَّا
بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۶۱ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ
لِفَتٰىهُ تِنَا غَدَآئَنَا/ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۶۲ قَالَ اَرَئَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى
الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ/ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۶۳ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی ثَارِهِمَا قَصَصًا ۶۴ فَوَجَدَا
عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۶۵ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۶۶ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا
۶۷ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۶۸ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ
اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۶۹ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِكْرًا ۷۰ فَانْطَلَقَا ـ حَتّٰی اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۷۱ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۷۲ قَالَ
لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۷۳ فَانْطَلَقَا ـ حَتّٰی اِذَا لَقِيَا
غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ۷۴ قَالَ

اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ۷۵ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا
تُصٰحِبۡنِىۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ۷۶ فَانْطَلَقَا ۔ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ
ۨاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ
فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ۷۷ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ ۚ
سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۷۸ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ
يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا
۷۹ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۸۰ فَاَرَدۡنَاۤ
اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ۸۱ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ
يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ
يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ
تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ ۸۲"

(اے رسول) وہ واقعہ یاد کرو جب موسیٰ خضر سے ملاقات کو چلے تو اپنے جوان وصی یوشع سے بولے جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤں گا خواہ برسوں یونہی چلا جاؤں جب یہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی بُھنی ہوئی مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی پھر جب کچھ آگے بڑھ گئے موسیٰ نے اپنے جوان وصی یوشع سے کہا (جی) ہمارا ناشتہ تو ہمیں دے دو ہمارے آج کے سفر سے تو ہم کو آج بڑی تھکن ہو گئی یوشع نے کہا کیا آپ نے یہ بھی دیکھا کہ جب ہم لوگ

دریاکے کنارے پتھر کے پاس ٹھہرے تو میں اسی جگہ مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی موسیٰ نے کہا وہ تو وہ جگہ ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں کو دیکھتے ہوئے الٹے قدم واپس گئے تو جہاں مچھلی چھوڑی تھی دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندہ (خضر) کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت وولایت کا درجہ عطا کیا تھا اور اسے ہم نے علم لدنّی اپنے خاص علم سے سیکھایا تھا موسیٰ نے خضر سے کہا کیا آپ کی اجازت ہے میں اس غرض سے آپ کے ساتھ رہوں کہ جو رہنمائی کا علم آپ کو (خدا کی طرف سے) سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا میں سکھا تو دوں مگر آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا اور سچ تو یہ ہے جو چیز آپ کے احاطۂ علم سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں موسیٰ نے کہا آپ اطمینان کیجئے خدا نے چاہا تو آپ مجھ کو باضابطہ پائینگے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا خضرؑ نے کہا اچھّا اگر آپ کو میرے ساتھ ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھیئے گا غرض یہ دونوں چل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک دریا میں جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے کشتی میں سوراخ کر دیا موسیٰ نے کہا آپ نے تو غضب کر دیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا کہ لوگوں کو ڈبو دیں یہ تو آپ نے بڑی عجیب بات کی خضر نے کہا میں نے آپ سے پہلے کہہ دیا تھا آپ میرے ساتھ ہر گز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا آپ میری فرو گزاشت پر گرفت نہ کیجئے) اور مجھ پر اس معاملہ میں اتنی سختی نہ کریں پھر دونوں آگے چلے یہاں تک کہ یہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس بندۂ خدا نے اُسے جان سے مار ڈالا موسیٰ نے کہا آپ نے ایک معصوم لڑکے کو مار ڈالا وہ بھی خون کے بدلے نہیں آپ نے تو یعنی ایک عجیب حرکت کی خضرؑ نے کہا کیوں میں نے آپ سے مکرر نہ کہہ دیا کہ آپ میرے ساتھ ہر گز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا خیر جو

ہوا سو ہوا اب اگر آپ سے کسی بارے میں پوچھوں تو اب مجھ کو آپ اپنے ساتھ نہ رکھئے گا بیشک آپ میری طرف سے معذرت کی حد کو پہنچ گئے دونوں دونوں آگے چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانا مانگا تو ان لوگوں نے دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گائوں میں دیکھا کہ ایک دیوار گرا چاہتی ہے تو اسے خضر نے سیدھا کھڑا کر دیا اس پر موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اسکی مزدوری لے سکتے تھے (تا کہ کھانے کا سہارا ہوتا) خضر نے کہا بس اب ہمارے درمیان چھٹا چھُٹی اب جن باتوں پر آپ کو صبر نہ ہو سکا میں آپ کو ان کی حقیقت بتاتا ہوں وہ کشتی جس میں سوراخ کر دیا چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے اپنا گزارا کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں کیونکہ ان کے پیچھے ایک ظالم بادشاہ آتا تھا کہ تمام کشیتیاں بیگار میں پکڑ لیتا اور جو لڑکا تھا جس کو میں نے مار ڈالا اسکے ماں باپ سچّے ایماندار ہیں مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہ بڑا ہو کر ان کو بھی اپنی سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے اس کو مار ڈالا اور ان کا پروردگار اسکے بدلے میں ایسا فرزند عطا فرمائے گا جو اس سے پاک نفسی اور پاک قرابت میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی جس کو میں نے کھڑا کر دیا وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اسکے نیچے ان دو لڑکوں کا خزانہ گڑا ہوا تھا اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے پروردگار کی مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے (جو کچھ کیا کچھ) اپنے اختیار سے نہ کیا بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو گا۔

حاشیہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے اور اس میں اسقدر مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے

حیات حضرت ذوالقرنین علیہ السلام

علّامہ طریحی کا بیان ہے کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں حقیقی بھائی تھے دونوں کا نطفہ ایک ہی رات میں قائم ہوا اور دونوں ایک رات میں پیدا ہوئے ان کی ولادت کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ذوالقرنین کے والد نے جو کہ علم نجوم سے بہت واقفیت رکھتے تھے ایک رات کو اپنی بیوی سے کہا میں سوتا ہوں تم جاگتی رہنا اور فلاں مقام پر جب ستارہ طالع ہو کر روشنی دینے لگے تو مجھ کو جگا دینا تا کہ میں اس وقت تمہارے ساتھ ہمبستری کروں جس سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو ابدالآباد تک زندہ رہے گا یہ بات درپردہ ان کی بہن نے بھی سن لی حضرت ذوالقرنین کی والدہ جاگتی رہیں لیکن شرم کی وجہ سے شوہر کو نہ جگایا جبکہ ان کی بہن نے اپنے شوہر کو جگایا اور دونوں نے ہم بستری بھی کی تھوڑی دیر بعد ذوالقرنین علیہ السلام کے والد کی آنکھ کھلی تو انھوں نے دیکھا کہ ستارہ طالع ہو کر مخصوص منزل سے گزر گیا انھوں نے اپنی زوجہ سے کہا میں اس رات کا چالیس سال سے انتظار کر رہا تھا آج تم نے میرے مقصد پر پانی پھیر دیا بیوی نے کہا: خدا کی قسم مجھے حیا و شرم نے جگانے سے روک دیا پھر تاسف کا اظہار کیا ذوالقرنین علیہ السلام کے والد جانتے تھے کہ تھوڑی دیر میں ایک ستارہ طلوع کرے گا وہ مولود کو حیات ابدی تو نہ دے سکے گا جو نطفہ ٹھہرے گا وہ مولود آفتاب کے مشرق و مغرب پر حاوی ہوگا چنانچہ وہ وقت آیا نطفہ ٹھہرا ذوالقرنین علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام ایک ہی رات پیدا ہوئے۔

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے والد کا نام ضحاک بن معد تھا انہیں اسکندر روس بھی کہتے ہیں جو کثرت استعمال سے سکندر ہو گیا۔

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی عمر ۱۲سال ہوئی تو خداوند عالم نے انہیں بادشاہت عطا کی خداوند عالم نے دنیا کی بادشاہت صرف چار بادشاہوں کو عطا کی دو مومن اور دو کافر نمرود، بخت نصر، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین علیہ السلام۔

آپ کا اصل نام عباس، عیاش، حرمی یا صعیب یا عبداللہ تھا لیکن آپ کو آپ کے اصل نام سے کوئی نہیں جانتا دنیا ذوالقرنین علیہ السلام سے واقف ہے روایات سے معلوم ہوتا ہے آپ کے سر کے دونوں طرف بوجہ تبلیغ ضرب ایسی لگی کہ آپ فوت ہوگئے پہلے دائیں طرف لگی آپ فوت ہوگئے خداوند عالم نے آپ کو زندگی عطا کی آپ نے پھر تبلیغ شروع کی پھر بائیں جانب ضرب لگی آپ پھر فوت ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا کی آپ پھر زندہ ہوئے اور سارے مشرق و مغرب پر حکومت کی ہر ضرب کے بعد سو سال تک موت کی آغوش میں رہے آپ کی ولادت ایسی ساعت میں ہوئی کہ جس ساعت کا مولود آفتاب کے دونوں قرنوں پر حاوی تھا۔

اسی وجہ سے آپ کو ذوالقرنین علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حضرت ذوالقرنین علیہ السلام سے بذریعہ الہام خطاب ہوا تم کو تمام مخلوقات ارضی پر تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے اور تم کو سات امتوں پر حجت قرار دیا گیا ہے ان کی زبانیں مختلف تھیں لیکن آپ کو سب زبانوں پر قدرت حاصل تھی حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے ایک طویل و عریض مسجد تیار کی اور اس کو اپنا مرکز قرار دیا اور مشرق و مغرب کا سفر کرتے وہاں کے لوگوں میں تبلیغ کرتے رہے جو مسلمان ان کے ہمراہ تھے ان کو وہاں آباد کرتے پھر دوسری طرف نکل جاتے وہاں تبلیغ شروع کرتے چلتے چلتے ایک ایسے مقام پر پہنچے جو یا جوج ماجوج کے

قریب تھی وہاں کے بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو استقبال کے لئے آیا اور ایمان قبول کیا وہاں سے روانگی پر بادشاہ نے بڑی لجاجت سے درخواست کی کہ اس کو یاجوج ماجوج سے بچانے میں مدد کریں یہ قوم خدا و رسول کو مانتی نہیں اور بہت ظالم ہے ان کا ہر فرد جب تک ایک ہزار بچّے پیدا نہیں کرتا مرتا نہیں یہ انسانوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں جیسے درندے جانوروں کو ان کے جسم سے اتنی بدبو آتی ہے کہ کوئی انسان اس کو برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا ان کے درمیان ایک بند بنادیں تاکہ یہاں جو دو پہاڑ ہیں اسکا راستہ بند ہو جائے جو کچھ خرچ ہوگا ہم چندہ کرکے لگا دیں گے آپ نے ان کی داستان غم سن کر کہا میرے پروردگار نے اس خرچ کی جو قدرت مجھے عطا کی ہے وہ چندے سے بہتر ہے تم لوگ صرف اپنی قوت سے مدد کرو تم مجھے لوہے اور تانبے کی سلیں کاٹ کر لا دو جگہ میں بتاتا ہوں جب لوہے کی سلیں کھڑی کردی گئیں تو اسکے درمیان آگ روشن کرکے اسکے درمیان تانبا ڈالا گیا جس کو نہ تو یاجوج ماجوج گرا سکتے تھے اور نہ اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی نقب لگائی جا سکتی تھی۔

اس سدِ سکندری کی لمبائی اور چوڑائی کے متعلق روضۃ الصفا میں ہے کہ وہ ۱۵۰ فرسخ لمبی اور پچاس فرسخ چوڑی ہے علماء کا خیال ے سد کی لمبائی تین میل اور چوڑائی میں ایک میل ہے کہا جاتا ہے حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت علامات قیامت میں سے ایک علامت یاجوج ماجوج کا برآمد ہونا بھی ہے۔

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام تمام دنیا کا سفر کرچکے تو اپنی سپاہ کو رخصت کردیا خود گوشہ نشین ہو کر عبادت خداوندی میں مشغول ہو گئے ان کی یہ گوشہ نشینی مقام دومتہ الجندل تھی اور وہیں انتقال فرمایا۔

حیات یوشع بن نون علیہ السلام

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بر گزیدہ نبی تھے سب سے پہلے خدا نے انہیں وفات حضرت ہارون علیہ السلامکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصی و جانشین بنایا پھر انہیں نبوت عطا کی اور اریحا انہی کے ہاتھ فتح ہوا باب حطہ کا واقعہ انہیں کے عہد سے متعلق ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام تک پہنچتا ہے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں شروع سے آخر تک ہر مقام پر آپ کی مدد کے لے موجود رہے قرآن مجید کا وہ مشہور واقعہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کے لئے چلے اور راستہ میں آپ جو مچھلی اپنے توشہ کے لئے لائے تھے اس نے دریا میں اپنی راہ بنالی یہ وہ جگہ تھی جہاں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے کا واقعہ پیش آیا۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمشیرزاد تھے خداوند عالم نے انہیں کے ہاتھوں ارض مقدس کو فتح کرایا بذریعہ وحی نزول ماہ نیسان کی چھٹی تاریخ کو ان سے خطاب کرتے ہوئے حکم باری تعالیٰ ہوا کہ تم پر یہ فریضہ عائد کیا جاتا ہے کہ تم روداردن کو عبور کرکے ان لوگوں کو اس زمین پر پہنچادو جس کا میں نے ان سے وعدہ کیا ہے شام و کنعان و بیت المقدس کی زمینوں کو بنی اسرائیل پر تقسیم کردو بنی اسرائیل کی رہبری کرواسکے تین دن بعد آپ آپ روداردن کو پار کرنے کی

تیاری میں مصروف ہوئے اس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد آپ نے جاسوسی کے لئے دو افراد منتخب کئے جنہیں وہاں کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا یہ لوگ شہر اریحا میں داخل ہوئے اور ایک زن زانیہ کے گھر قیام کیا مخبروں نے اسکی خبر والئ اریحا کو دے دی لیکن زن زانیہ نے ان کو بچا لیا اور ان جاسوسوں کو بتایا کہ بنی اسرائیل کی اس وقت سے یہاں کے لوگوں پر دھاک بیٹھی ہوئی ہے جب سے وہ مصر سے نکل کے آئے انہوں نے دریا عبور کیا اور جنگ عمالقہ کے موقع پر عوج بن عوق اور دیگر بادشاہوں کو قتل کیا اس طرح یہ لوگ اس زن زانیہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے واپس حضرت یوشع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حالات سے آگاہ کیا حضرت یوشع علیہ السلام رودار دن کو پار کرنے کے بعد فتح اریحا کے لئے آگے بڑھے اور بمقام جلجال خیمہ زن ہوئے ابھی ٹھہرے ہی تھے کہ حکم خداوندی ہوا کہ بنی اسرائیل کا ختنہ کردو چنانچہ اس پر عمل ہوا اس مقام کا نام قلف ہے جس جگہ ختنہ ہوا۔

اس کے بعد پوری قوت کے ساتھ آپ نے اریحا پر حملہ کیا اور فتح یاب ہوئے حملہ کے وقت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے اپنی افواج کو حکم دیا تھا کہ شہر میں داخل ہوتے وقت ''**حطة**'' کہتے جانا لیکن بنی اسرائیل کی عدول حکمی کی عادت نے بجائے ''**حطة**'' کے یہ لوگ ''**حنطة**'' کہتے ہوئے داخل ہوئے اس تمسخر کی وجہ سے ستر ہزار یا چوبیس ہزار افراد پر خدا نے طاعون کا عذاب نازل کیا یہ سب واصل جہنم ہوئے۔

علمائے فریقین اس پر متفق ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہل بیت علیہم السلام کی مثال میری امت میں ویسی ہی ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب حطہ کی تھی یوشع بن نون علیہ السلامکے کہنے کے مطابق جن لوگوں نے لفظ حطہ زبان پر جاری کیا ان کو نجات ملی اور جس نے اس سے

رو گردانی کی وہ تباہ و برباد ہوئے بالکل اسی طرح میری امت کے لئے ہے جو بااعتقاد ہونگے وہ نجات پائیں گے بد عمل اور نافرمان تباہ و برباد ہونگے۔

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام فتح اریحاکے بعد فتح عی کی طرف روانہ ہوئے آپ نے تین ہزار کا لشکر روانہ کیالیکن ہزیمت اٹھانی پڑی وجہ معلوم کرنے پر پتہ چلاکہ قوم کی خیانت کی وجہ سے شکست کاسامنا کرنا پڑاچنانچہ اس شخص کو سنگسار کر دیا گیااور دوبارہ فوج کشی کی اور کامیابی سے ''عی'' میں داخل ہوئے فتح عی کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جلجال واپس چلے گئے جنہوں کے لوگوں نے بھی آپ سے معاہدہ کرلیااس معاہدہ کی مخالفت میں دوسرے پانچ بادشاہوں نے جنھوں کولوگوں کو سزا دینے کے لئے حملہ کیا لیکن حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے اپنی فوج بھیج کر کامیابی حاصل کی اور جلجال واپس ہوئے۔

مقام اریحا جو کہ بروایتے سارے شام سے عبارت ہے وہ اس وقت مختلف غیر موحد بادشاہوں کے قبضے میں تھا حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو جو پہلا حکم خداوندی تھا وہ فتح اریحا تھااریحا اس ارض مقدس کا مرکزی مقام تھاجس میں بیت المقدس شامل ہے جب ساری ارض مقدس پر قبضہ ہوگیاتو دو منافقوں نے صفورابنت شعیب زوجہ حضرت موسیٰ کوآپ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرلیاوجہ اس کی یہ بتائی کہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی سرداری میرا حق ہے اور اعلان نبوت کو بھلا دیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام بحکم خدا حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے لئے کیا تھا۔

صفورابنت شعیب بڑا لشکر لے کر لڑنے کوآئیں شکست اٹھائی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے درگذر کیالیکن یہ کہہ دیاکہ قیامت میں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کروں گا۔

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام فرائض تبلیغ انجام دیتے دیتے ایک سو بیس سال کے ہو کر صاحب فراش ہوئے اس وقت آپ نے اپنا جانشین مقرر کیاان کا نام کالب بن یوحنا تھاان کواسرائیل کا خلیفہ بنا دیا۔

سورہ واقعہ آیت نمبر 14/10

"وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ۱۰ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ۱۱ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۱۲ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِیْنَ ۙ۱۳ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ۱۴"

جو آگے بڑھ جانے والے ہیں وہ آگے ہی بڑھ جانے والے تھے یہی لوگ خدا کے قریب ہیں آرام و آسائش کے باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں ہونگے اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔

حاشیہ

علّامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں

(۱) یوشع بن نون (۲) مومن آل یٰسین

(۳) علی ابن ابی طالب علیہ السلام

دوسری روایت ہے کہ یوشع بن نون علیہ السلام کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے۔

(69) سورہ کہف آیت نمبر 65/60

"وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۶۰ فَلَمَّا
بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۶۱ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ
لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۶۲ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَی
الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ؗ وَ مَاۤ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ
فِی الْبَحْرِ عَجَبًا ۶۳ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ۶۴ فَوَجَدَا

عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ۶۵"

جب موسیٰ خضر کی ملاقات کو چلے تو اپنے جوان وصی یوشع بن نون سے بولے جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں چلنے سے باز نہ آؤں گا خواہ اگر ملاقات نہ ہو تو برسوں یونہی چلا جاؤں گا پھر جب یہ دونوں دریاؤں کی ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی بُھنی ہوئی مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی پھر جب کچھ آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان وصی سے کہا ہمیں ہمارا ناشتہ تو دے دو آج کے اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہو گئی یوشع نے کہا کہ آپ نے یہ بھی دیکھا کہ جب ہم لوگ دریا کے کنارے اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں اس جگہ مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے اسکا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی موسیٰ نے کہا وہی تو وہ جگہ ہے جس کو ہم کو جستجو ہے پھر دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے الٹے پیروں پھرے تو دونوں نے ہمارے بندوں سے ایک خاص بندہ خضر کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت کا حصہ عطا کیا تھا اور اسے علم لدنّی اپنے خاص علم سے سکھایا تھا۔

سورہ ص آیت نمبر 51/48

"وَاذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ الۡيَسَعَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِ ؕ ۴۸ هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۙ ۴۹ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۚ ۵۰ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا"

(اے رسول) اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو یہ سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لئے آخرت میں یقینی اچھّی آرامگاہ ہے ہمیشہ (اپنے بہشت) کے سدا بہار باغات جن کے دروازے برابر کھلے ہونگے اور یہ لوگ وہاں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے۔

(55) سورہ انعام آیت نمبر 88/86

"وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَيُوۡنُسَ وَلُوۡطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ ۸۶ وَمِنۡ اٰبَآئِهِمۡ
وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَاِخۡوَانِهِمۡ ۚ وَاجۡتَبَيۡنٰهُمۡ وَهَدَيۡنٰهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ۸۷ ذٰلِكَ هُدَى
اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‏ ۸۸"

اسماعیل والیسع و یونس و لوط کی بھی ہدایت کی اور اِن سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطا کی صرف انہی کو نہیں بلکہ ان کے باپ داداؤں کو ان کی اولاد ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو اور ان کو منتخب کیا اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کی یہ خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے اور ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت جاتا۔

سوانح حیات حضرت کالب بن یوحنا علیہ السلام

حضرت کالب بن یوحنا علیہ السلام، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے وصی تھی ان کے انتقال کے بعد خداوند عالم نے آپ کو درجہ نبوت پر فائز کیا یہ وہی بزرگ ہستی ہیں جن کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون علیہ السلام کے ہمراہ رود نیل سے نکلنے کے بعد مصر کے انتظام پر مامور کیا تھا ان دونوں نے وہاں کا نظام مرتب کیا اور ان ہی ہیں ایک شخص کے سپرد کرے واپس تہیہ آگئے انہیں کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ حضرت کالب علیہ السلام عہد حیات حضرت موسیٰ علیہ السلام میں خدمت دین کرتے رہے اور عہد یوشع بن نون علیہ السلام میں بھی خدمت انجام دیتے رہے بالاآخر خداوند عالم نے ان کو خلافت اور نبوت کے درجہ پر فائز کیا۔

کتابوں میں آپ کا سلسلہ نسب یہود ابن یعقوب تک ملتا ہے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جب مرض موت میں مبتلا تھے تو بارق جو کہ ”مسلم“ کا داعی تھا اس نے بغاوت کردی مرض الموت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آپ اسکا کچھ تدارک نہ کرسکے لیکن اسکے لئے بد دعا کی جب کالب بن یوحنا علیہ السلام جانشین خلافت ہوئے تو آپ بارق سے جنگ کے لئے نکلے اور پوری طاقت سے اس پر حملہ کیا اور قتل کیا ایک روایت میں ہے کہ حضرت کالب بن یوحنا علیہ السلام نے اس جنگ میں اس لئے زیادہ دلچسپی لی کہ بارق جو ظلم کا خوگر تھا اس نے ستّر دوسرے بادشاہوں کو گرفتار کررکھا تھا اور ان کے ہاتھ کی انگلیاں کٹوا دیں تھیں اور جب کھانا کھانے بیٹھتا تو انہیں بلا کر ان کے سامنے ٹکڑے ڈال دیتا تھا اس طرح انہیں مصائب میں گرفتار کررکھا تھا بارق نے فرار اختیار کیا بنی اسرائیل نے اسکا پیچھا کیا اسکے اس کے ظلم و بربریت کی

پاداش میں اس کے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں کٹوا ڈالیں۔

جنگ سے سکون ہوا تو بنی اسرائیل کے گروہوں نے بت پرستی شروع کردی اور دیگر بت پرستوں سے شادیاں کرلیں جس کے نتیجے میں خداوند عالم نے ان پر غضب نازل کیا اور ان پر ایلادس بادشاہ نینواد بابل کو مسلط کردیا اس بادشاہ نے ان کو گرفتار کرکے ان سب کو ذاتی خدمت پر مامور کیا اسکے بعد ان کو ہوش آگیا اور انھوں نے توبہ کرلی تو کالب نے اپنے برادرزادہ عثیل کو حکم دیا کہ ایلادس کو سزا دین اور بنی اسرائیل کو اسکے قبضہ سے آزاد کرائیں بعد میں آپ نے اپنے بردارزادہ عثل کو قوم کا مدبر اور قاضی بنا دیا آپ چالیس سال تک اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔

حضرت کالبؑ نبوت کی تکمیل میں منہمک تھے کہ پیغام اجل آگیا آپ نے انتقال سے پہلے اپنے بیٹے ایوسا نوس کو اپنا جانشین اور خلیفہ بنایا۔ وہ حسن وجمال میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ثانی تھا لوگ اس کو دیکھنے اس کو سلام کرنے آیا کرتے تھے وہ ایک سو چالیس سال زندہ رہا۔

بالآخر حضرت طالوت علیہ السلام نے شمائل سے کہا وہ صندوق لاؤ جو تمہاری تائید میں اُترا ہے صندوق آیا اسے کھولا اس میں ایک زرہ نکلی حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ زرہ جس کے جسم پر ٹھیک اتری وہی جالوت کا قاتل ہوگا مختلف افراد پر یہ زرہ منطبق کی گئی لیکن پوری نہ اتری چنانچہ آخر میں حضرت داؤد علیہ السلام کے جسم پر بالکل ٹھیک اتری جبکہ آپ اس وقت بالکل دھان پان تھے" حضرت داؤدؑ جالوت کے مقابل پر گئے آپ کے پاس تین پتھر تھے ایک پتھر گوفنے میں رکھ کر طالوت کی طرف پھینکا وہ پتھر ٹھیک جالوت کی پیشانی پر لگا چکرا کر گرا اور وہیں مر گیا اسکے بعد آپ نے ایک پتھر اپنی داہنی جانب اور ایک بائیں جانب پھینکا جس سے سارا لشکر برباد ہوگیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو سلطنت بھی ملی اور شادی بھی ہوگئی۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 23

"قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمَا ادۡخُلُوۡا عَلَیۡهِمُ الۡبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلۡتُمُوۡهُ فَاِنَّكُمۡ غٰلِبُوۡنَ ۚ۬ وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۲۳"

دو آدمی (یوشع کالب) جو خدا کا خوف رکھتے تھے اور جن پر خدا کا اپنا فضل کرم تھا بے دھڑک بول اٹھے ارے ان پر حملہ کرکے (بیت المقدس) کے پھاٹک میں تو گھس پڑو ادھر تم پھاٹک میں گئے ادھر تمہاری جیت ہو گی اگر تم سچّے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو۔

حیات حضرت الیاس علیہ السلام

حضرت الیاس علیہ السلام اسی طرح معصوم تھے جس طرح دیگر انبیاء تھے وہ بے انتہا رحم دل اور خدا پرست تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے آپ کو نبوت حضرت حزقیل علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے بعد عطا ہوئی حضرت الیاس علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھے۔

حضرت الیاس علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کا نام لاجب تھا یہ بت پرست تھا اس نے ایک بت بنا رکھا تھا جو بیس ہاتھ لمبا تھا اور اسکے چار منہ تھے اس بت کا نام بعل تھا اور جس مقام پر تھا اسکا نام بک تھا لہذا بعلبک مقام کا نام قرار پایا بادشاہ لاجب کی بیوی جس کا نام ازبیل تھا سخت فاجرہ و فاسقہ تھی زنا کاری اسکا شعار تھا یہ عورت بادشاہ لاجب پر چھائی ہوئی تھی امور سلطنت کی خود نگرانی بھی کرتی تھی اس نے بنی اسرائیل کے سات بادشاہوں سے رابطے کئے اور سب کو قتل کرا دیا اسکے علاوہ بہت سے انبیاء کو قتل کرایا اس بڑھتی ہوئی بت پرستی اور نفس پرستی کو روکنے کے لئے خداوند عالم نے حضرت الیاس علیہ السلام کو ان میں مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے تبلیغ کا کام شرع کیا لیکن سوائے ایک شخص جو لاجب کا کاتب تھا کوئی ایمان نہ لایا۔

ایک واقعہ جو اس بادشاہ سے مشہور ہے اور جو بعد میں اللہ تعالیٰ کے غضب ناک ہونے کا سبب بنا یہ ہے کہ اس بادشاہ کے پڑوس میں ایک مرد صالح رہتا تھا جو وحدانیت پر یقین رکھتا تھا اسکا نام مزدکی تھا اسکے پاس ایک بے انتہا خوبصورت باغ تھا جو بادشاہ کے قصر سے قریب تھا انتہائی جاذبنت رکھتا تھا اس باغ سے

اس مرد صالح کی گزر بسر ہوتی تھی لیکن بادشاہ اس کو حاصل کرنے کا درپے تھا بادشاہ نے اس مرد سے اس باغ کو بیچنے کے لئے کہا اور جب اس نے نہ بیچا تو بادشاہ خاموش ہو گیا لیکن اسی عورت نے اس مرد صالح کو جھوٹے الزام میں قتل کرا دیا اسکے باغ پر قابض ہوئی اس قتل سے خداوند تعالیٰ غضب ناک ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس علیہ السلام کو حکم دیا تم جا کر لاجب سے کہو کہ وہ اور اس کی عورت دونوں توبہ کریں اور باغ اسکے وارثوں کو واپس کر دیں ورنہ ان دونوں کو اس باغ میں موت کا ایسا مزہ چکھنا ہو گا جس سے دنیا عبرت حاصل کرے گی۔

حضرت الیاس علیہ السلام نے پیغام الٰہی اس کو سنایا لیکن بادشاہ پر اسکا الٹا اثر ہوا اور یوں گویا ہوا کہ جاؤ تمہارا خدا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا میرا کام فرمانِ الٰہی کو تم تک پہنچانا تھا آئندہ کے حالات کے تم خود ذمہ دار ہو گے اور خود آبادی کو چھوڑ کر پہاڑ پر اپنا مسکن بنا لیا بادشاہ آپ کی تلاش میں افواج بھیجتا رہا لیکن آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکا اس حالت میں سات سال گزر گئے اس دوران بادشاہ کا عزیز ترین فرزند بیمار ہو گیا بادشاہ کے مقربین جب حضرت الیاس علیہ السلام سے پہاڑی پر ملے تو آپ نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ اب بھی تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم وحدانیت کا اقرار کرو، سابق گناہوں کی معافی مانگو ورنہ تمہارا فرزند عنقریب مر جائے گا یہ گفتگو سن کر سب لرزہ براندام ہو گئے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور بادشاہ کو الیاس علیہ السلام کے خدا کا فرمان بھیجوا دیا۔

اس خبر سے بادشاہ بہت زیادہ برہم ہوا ایک لشکر وزیر مملکت مزد کی قیادت میں روانہ کیا اور درپردہ حضرت الیاس علیہ السلام کے قتل کا ارادہ بھی کیا چنانچہ وزیر مملکت حضرت الیاس علیہ السلام سے ملے اور حالات سے آپ کو آگاہ کیا۔

حضرت الیاس علیہ السلام بہ فرمان الٰہی ان کے ساتھ چلے گئے لیکن بادشاہ اپنی پریشانی کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ نہ ہوااور آپ وہاں سے واپس پہاڑی آگئے۔ پہاڑی زندگی سے اکتا کر آپ آبادی میں پہنچے جہاں مادر یونس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو اپنے گھر مہمان رکھااس وقت حضرت یونس علیہ السلام آغوش مادر میں تھے آپ نے ایک سال تک وہاں قیام کیا پھر پہاڑوں پر چلے گئے ناگاہ حضرت یونس علیہ السلامکا انتقال ہو گیا چنانچہ مادر یونس کی لاش چھوڑ کر حضرت الیاس علیہ السلام کی تلاش میں پہاڑی پر پہنچیں اور کہا مجھے الہام ہوا ہے کہ میں آپ سے حیاتِ فرزند کی درخواست کروں آپ فوراًاس کے ساتھ واپس آئے اور خدا سے دعا کی اور آپ کی دعا قبول ہوئی حضرت یونس کو نئی زندگی ملی حضرت الیاس علیہ السلام پھر پہاڑی پر پہنچ گئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ میں اس قوم کی بے وفائی اور سرکشی سے عاجز آچکا ہوں اور تیری بارگہ میں پہنچنا چاہتا ہوں۔

خطاب ہوا: اے الیاس! تم زمین میں میری حجت ہو یہں زمین کو تمہاری برکت سے خالی نہیں کر سکتا،

اے الیاس! تم جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگ لو،

عرض کی: پروردگار ان پر عذاب نازل فرمایا چنانچہ قحط نازل ہوا دوران قحط السیع کے مکان میں وارد ہوئے السیع اس دوران بیمار تھے حضرت الیاس علیہ السلام نے آپ کے لئے دعا کی اور آپ صحت یاب ہوئے اور حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کے ہمراہی بن گئے۔

حضرت الیاسؑ نے الیسع کو اپنی قوم پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور وصیت کی یہ میرے وصی خلیفہ اور جانشین ہوں گے اور اپنی عبا ان کے کندھے پر ڈال دی۔

فریقین کے علمائے محدثین اور مؤرخین کا اتفاق ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مصلحت کی بنا پر حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کو ابدی

زندگی عطا فرمائی ہے حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں جبکہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام زمین پر ہیں۔

حضرت الیاس علیہ السلام نے غیبت سے قبل اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور حضرت الیاس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد حضرت الیسع علیہ السلام درجہ نبوت پر فائز ہوئے۔

لفظ الیسع کے معنی بروایت ناسخ التواریخ رحمت خداوندی کے ہیں یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے آپ کے والد ماجد کا نام شاخاط یا احطوت تھا آپ کا پیشہ زراعت تھا وہ دن بھر روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کرتے آپ بنی اسرائیل میں بڑی نمایاں حیثیت رکھتے تھے آپ کے خلیفہ اور جانشین حضرت ذوالکفل علیہ السلام تھے۔

حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ انعام آیت نمبر 88/84

"وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۸۴
وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۸۵ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ
يُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۸۶ وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ
وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۸۸"

زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس سب خدا کے نیک بندوں سے ہیں اسمائیل اور الیسع و لوط اور سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطا کی صرف انہی کو نہیں بلکہ ان کے باپ داداؤں اور ان کی اولاد ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو اور ان کو منتخب کیا اور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کی یہ خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے راہ راست پر لائے اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت جاتا۔

سورہ صافات آیت نمبر 129/123

"وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ ۱۲۳ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۲۴ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ
تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۱۲۵ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۱۲۶ فَكَذَّبُوْهُ

فَاِنَّھُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ۱۲۷ اِلَّا عِبَادَاللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ۱۲۸ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ۱۲۹
''

اس میں شک نہیں کہ الیاس یقینا پیغمبروں میں سے تھے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم لوگ خدا سے کیوں نہیں ڈرتے کیا تم لوگ بعل (بت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے اور جو تمہارا پروردگار اور ہمارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے تو لوگوں نے جھٹلا دیا یقینا یہ لوگ جہنم میں گرفتار کیئے جائینگے مگر خدا کے نرے کھرے بندے محفوظ رہیں گے اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد کے آنے والوں تک باقی رکھا کہ ہر طرح آل یٰسین پر سلام ہی سلام ہے ہم یقینی نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

حاشیہ

حضرت الیاس بن یٰسین بن میشا بن فخاخ بن الفرار بن ہارون اور حضرت خضر دونوں زندہ ہیں جو احکام خدا ان کے متعلق ہوتے ہیں ان کو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں حضرت خضر علیہ السلام تو دریاؤں پر تعینات ہیں حضرت الیاس علیہ السلام جنگلوں اور پہاڑوں پر یہ دونوں حضرات موسم حج میں ضرور آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے حضرت حزقیل علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو حضرت الیاس علیہ السلام ان کی ہدایت کو پہنچے اس وقت کا بادشاہ لاجب پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت ازبیل کے بہکانے سے کافر ہو گیا اور اسکی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی آپ نے ہر چند فہماش کی مگر اثر نہ ہوا اسی اثنا میں ازبیل کی نگاہ ایک عابد کے باغ پر لگی جس سے اسکی بسر ہوتی تھی آخر میں بیچارے کو قتل کرا کر اس پر متصرف ہوئی اور اس پر خدا کا غضب نازل ہوا اور یہ

عتاب خطاب ہوا کہ میں خون نا حق کا بدلا ضرور لوں گا اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائینگے اور کوئی تیرا دفن کرنے والا بھی نہ ہوگا اس پر حضرت الیاس علیہ السلام نے سمجھایا تو آپ کا دشمن ہوا اور گرفتاری کا حکم دے دیا آپ کی بد دعا سے اسکا بیٹا بیمار ہوا اور وہ اسکی فکر میں متردد ہوا تو آپ وہاں سے نکل کر پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوئے بادشاہ نے لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کے لئے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی پھر آپ نے کہا اپنے بادشاہ سے کہو ایمان لائے تو صحت ہوگی جب اس کو آپ کی جگہ معلوم ہو گئی تو اس نے کئی دفعہ لوگوں کو آپ کی گرفتاری کے لئے بھیجا مگر سب کے سب آپ کی بد دعا سے فی النار ہو گئے آخر اس نے اپنے وزیر کو بھیجا جو ایماندار تھا تو وہ وہیں رہ گیا اور وہ واپس نہ آیا ادھر اسکا بیٹا بھی مر گیا اور ان لوگوں پر سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر گئی تو آپ پھر واپس آئے اور ان لوگوں کو سمجھایا کہ تم بتوں کے سامنے دعا کرو بارش ہو ورنہ میں دعا کرتا ہوں اور اگر بارش ہو تو ایمان لے آؤ ان لوگوں نے اقرار کیا اور آپ کی دعا سے خوب بارش ہوئی لیکن یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے آخر آپ حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کرکے وہاں سے ٹل گئے اور نظروں سے غائب ہوگئے اور خدا نے دوسرے بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا جس نے ان لوگوں کی خوب خبر لی اور وہاں کے بادشاہ اور اس کی عورت کو قتل کرکے اس باغ میں ڈال دیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا۔

اس آیت کو امام رازی نے بھی مان لیا اور کلبی اور فضل بن روز بہان نے بھی کہ اس سے مراد آل محمد ہیں کیونکہ یٰسین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور قراء سبع میں سے ابن عامر نافع یعقوب کی قرأت بھی آل یٰسین ہے اس کی موئدہ روایت ہے جس نے ابن حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ (درمنشور جلد 5 صفحہ نمبر 286 مطبوعہ مصر)

حضرت ذوالکفل علیہ السلام

حضرت ذوالکفل علیہ السلام بر گزیدہ نبی تھے بروایت ثعلبی آپ کا اصل نام بشیر بن ایوب اور بروایت جزائری عوید بابن اوریم تھا آپ شام اور روم پر مبعوث ہوئے آپ کو کبھی غصہ نہیں آیا آپ مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے

روایت سے پتا چلتا ہے آپ کے لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جورات بھر نمازیں پڑھتا ہو اور دن بھر روزے رکھتا اسے ذوالکفل علیہ السلام کہتے ہیں روضتہ الصفا سے پتہ چلتا ہے کہ درجہ نبوت پر فائز ہونے سے پہلے آپ شام کے بادشاہ کے وزیر تھے ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم نے آپ کو حکم دیا کہ آپ عمالقہ کے بادشاہ کے پاس جا کر اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں چنانچہ آپ کی کاوشیں کارآمد ہوئیں اس نے ایمان قبول کیا اور گوشہ نشین ہوگیا یہ وجہ بھی ذوالکفل کہلانے کا سبب بنی۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ کو غصہ نہ آتا تھا شیطان نے اپنی سعی کی اور اپنے چیلوں سے کہا کون ہے جو ذوالکفل علیہ السلام کو غصہ میں لاسکے ایک شاگرد (چیلے) نے اس بات کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے آپ کو تین دن تک سونے نہ دیا جب آپ سونے کے لئے جاتے اپنی فریاد لے کر پہنچ جاتا آخر اس کو ناکامی کا سامنا ہوا اور آپ کو غصہ نہ آیا۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام نے اپنی موت سے پہلے اپنے بیٹے عبدان کو اپنا ولی اور جانشین مقرر کیا حضرت ذوالکفل علیہ السلام بعثت کے بعد تبلیغ دین میں منہمک رہے یہاں تک کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ طبری نے آپ کی عمر ۷۵ سال تحریر کیا لیکن کراروی صاحب کے نزدیک آپ کی عمر ۹۰ سال تھی۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ ص آیت نمبر 51/48

"وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ
لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا
يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾"

اے رسول اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کرو یہ سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لئے آخرت میں یقینی اچھی آرام گاہ ہے (بہشت) رہنے کے سدا بہار باغ جن کے دروازے ان کے لئے برابر کھلے ہوں گے اور یہ لوگ وہاں تکیہ لگائے آرام سے بیٹھے ہونگے۔

حاشیہ

ذوالکفل کے ایک معنی کفالت کرنے والا بھی ہیں۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کا بازار گرم رکھا تھا تو آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی اور خود ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے آپ حضرت ایوبؑ کے صاحبزادے تھے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 88/85

"وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۖ

اِنَّھُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۸۶ وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ
فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۸۷
فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ وَ نَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَ کَذٰلِکَ نُجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۸۸"

(اے رسول) اسماعیل، ادریسؑ ذوالکفل کے واقعات کو یاد کرو یہ سب صابر بندے تھے اور ذوالنون (یونس کو یاد کرو) جب کہ غصہ میں آکر چلے اور یہ خیال کیا ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے ہم نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا تو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چلّا اٹھا پروردگار تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک و پاکیزہ ہے بے شک میں قصوروار ہوں تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں رنج سے نجات دی اور ہم تو ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

سوانح حیات حضرت شموئل علیہ السلام

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل نے گناہوں کا راستہ اختیار کر لیا تھا اس لئے خداوند عالم نے انہیں میں سے متعدد انبیاء مبعوث کئے لیکن وہ راہ راست پر نہ آئے یہاں تک کہ اس نے شموئل علیہ السلام کو نبی مبعوث کیا جن کا نسب نامہ یہ ہے شموئیل بن فنا بن یردعام بن یہود بن یوحا بن قارون۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ یعقوب کے فرزند لاوی کی اولاد سے تھے واللہ اعلم

حضرت شموئیل علیہ السلام ان کی ہدایت کرتے رہے لیکن وہ کسی طرح نہ سنبھلے بالآخر خداوند عالم نے ان پر ایک جابر بادشاہ جالوت کو مسلط کر دیا اس نے اس قوم پر بہت ظلم ڈھائے یہاں تک کہ بنی اسرائیل عاجز آگئے سب نے مل کر حضرت شموئیل علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ دعا کیجئے پروردگار ایک ایسا سردار ہم کو عطا کرے کہ ہم جالوت سے نجات حاصل کر سکیں حضرت شموئیل علیہ السلام نے کہا اگر تم لڑنے کو تیار ہو تو اپنے ارادے مضبوط کر لو کیونکہ تم پر جہاد واجب ہوگا الغرض حضرت شموئل علیہ السلام کی دعا سے حضرت طالوت کو ان پر سردار مقرر کیا گیا جناب طالوت علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین کی اولاد سے تھے بڑی مشکل سے یہ لوگ لڑنے پر تیار ہوئے اور جنگ کے ارادے سے نکلے پیاس کی شدت نے ان کو پریشان کیا طالوتؑ سے کہا آپ دعا کیجئے کہ کوئی نہر ملے حضرت طالوت نے دعا کی نہر ظاہر ہوئی لیکن آپ نے سب کو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چلو پانی اس سے پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں ہے جب نہر کے کنارے پہنچے تو ۳۱۳ آدمیوں

کے سواسب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈ گا کر پانی پیا اور ان سب کے ہونٹ سیاہ ہو گئے چلنے سے مجبور ہو گئے پیاس پھر بھی نہ بجھی۔

غرض جب میدان جنگ شروع ہوا تو جالوت نے اپنے مد مقابل کو طلب کیا یہ سن کر جناب جالوت علیہ السلام نے کہا ایسا کون ہے جو اسکے مقابل پر جائے لیکن کوئی بھی تیار نہ ہوا پھر حضرت جالوت علیہ السلام نے فرمایا جو اس سے جنگ کرے گا اور کامیاب ہوگا میں آدھا مُلک اس کو دے دوں گا اور اپنی لڑکی کی شادی بھی اس سے کر دوں گا لیکن کوئی تیار نہ ہوا۔

حضرت شموئیل وطالوت اور جالوت کاذکر قرآن حکیم میں

سورہ بقرہ آیت نمبر 252/245

"مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ
وَ يَبْصُطُ ۠ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٢٤٥ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مُوْسٰى! اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ٢٤٦ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ
يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٢٤٧ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ
اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ، ٢٤٨ فَلَمَّا

فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ
مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ
فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ
قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۲۴۹ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ ۲۵۰ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَ
قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۲۵۱
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۲۵۲ ”

(اے رسول) کیا تم نے موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کی حالت پر نظر نہیں کی جب انہوں نے اپنے نبی شموئیلؑ سے کہا ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں جہاد کریں پیغمبر نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو کہنے لگے جب ہم نے اپنے گھروں اور بال بچوں سے نکالے جاچکے تو پھر ہمیں کون عذر باقی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد نہ کریں پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب نے لڑنے سے منہ موڑ لیا اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے اور ان کے نبی نے کہا بے شک خدا نے تمہاری درخواست کے مطابق طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا تب کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ سلطنت کے حقدار اس سے زیادہ تو ہم

ہیں،اسے تومال کے اعتبار سے فارغ البالی نصیب نہیں۔ نبی نے کہاخدا نے اس کو تم پر فضیلت دی ہے مال میں نہ سہی مگر علم اور جسم کا پھیلاؤ خدا نے اسکا زیادہ فرمایا ہے اور خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا ہے اور واقف کار ہے ان کے نبی نے ان سے یہ بھی کہا اس کے منجانب اللہ بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات میں سے بچا کھچا ہوگا جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے صندوق کو فرشتے اٹھائے ہونگے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اس میں تمہارے واسطے پوری نشانی ہے پھر جب طالوت لشکر سمیت شہر ایلیا سے روانہ ہوا تو اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو آگے ایک نہر ملے گی اس سے خدا تمہارے اصبر کا امتحان لے گا پس جو شخص اسکا پانی پیئے گا وہ مجھ سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا اور جو اس کو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا مگر ہاں جو اپنے ہاتھ سے ایک آدھ چلو بھرلے تو کچھ حرج نہیں۔ پس ان لوگوں نے نہ مانا چند آدمیوں کے سوا سب کے سب نے پانی پیا طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے نہر سے پار ہوگئے تو خاص مومنوں کے سوا سب کہنے لگے ہم میں تو آج جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے کی سکت نہیں مگر وہ لوگ جن کو یقین ہے کہ ایک دن خدا کو منہ دکھانا ہے بے دھڑک بول اٹھے ایسا بہت ہوا ہے خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی اور خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جب یہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلے کو نکلے تو دعا کی اے پروردگار ہمیں صبر کامل عطا فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما پھر تو ان لوگوں نے دشمنوں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت و تدبیر و تمدن عطا کی علم و ہنر جو چاہا انہیں مل گیا خدا بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کا دفع شر نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا مگر خدا تو سارے جہاں کے لوگوں پر فضل و رحم کرتا ہے اے رسول یہ خدا کی سچی آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم ضرور

رسولوں میں سے ہو۔

حاشیہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل چند روز تو چین سے رہے کنعان میں فتوحات کرتے چلے لیکن پھر شرارتیں شروع کردیں خدانے جالوت بادشاہ کوان پر مسلط کردیا اس نے ان کو خوب دق کیا تب ان لوگوں نے حضرت شموئیل علیہ السلام نبی کی طرف رجوع کیا۔

آیات میں جن لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ لڑنے پر تیار ہوئے ان کی تعداد صرف تین سو تیرا (۳۱۳) تھی۔

جب بنی اسرائیل کی تمناپر حضرت شموئیل علیہ السلام نے دعا کی تو خدانے ایک برتن اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی ان لوگوں میں سے جس کے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا اسکے قد کے برابر ہو جائے اس کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنادو جب طالوت آیا تو روغن جوش کھانے لگا اور عصا اسکے قد کے برابر ہو گیا طالوت سقّائی کا پیشہ کرتا تھا۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے اسی کو بادشاہ بنا دیا تو بنی اسرائیل اپنی پرانی عادت کے مطابق اعتراض کرنے لگے کیونکہ اس کے پاس مال و دولت نہ تھی اور نہ تزک احتشام تھا لیکن حضرت شموئیل علیہ السلام کا جواب تمدن کے اصول پر مبنی تھا سلطنت کو چلانے کے لئے علم و حکمت کی ضرورت ہے نہ کہ تزک احتشام اور اسی کا لحاظ خداوند عالم نے بھی رکھا۔ ہر نبی اور خلیفہ کو مقرر کرنے میں بیعت اور غلبہ پر رکھانہ کہ بھیڑیا دھسان اجماع کوئی چیز نہیں۔

جب نبی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑائی کو نکلے گرمی کی شدت اور پیاس سے پریشان ہوئے طالوت سے دعا کے لئے کہا اور جب طالوت کی دعا سے نہر ظاہر ہوئی تو انھوں نے سب کو سمجھادیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے لہٰذا جس نے ایک چلو پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں علاوہ تین سو تیرہ کے سب کے سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور بے سودہ ہو گئے اور پیاس اور بھی نہ بجھی۔

طالوت اور جالوت میں لڑائی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مد مقابل طلب کیا مگر بنی اسرائیل سے کوئی نہ نکلا طالوت نے بنی اسرائیل سے کہا جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں اپنا آدھا ملک دے دوں گا اور اپنی بیٹی بھی اس سے بیاہ دوں گا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا ایشیا جو حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں تھا ان کے بیٹوں میں سے جس میں چند صفتیں بتائیں کہ یہ پائی جاتی ہونگی وہی جالوت کا قاتل ہوگا ایشیا نے اپنے دس بیٹوں کو پیش کیا لیکن کسی میں وہ علامات نہ پائی گئیں آخر حضرت داؤد علیہ السلام سامنے آئے جن میں ساری صفات موجود تھیں گو بہت دھان پان تھے غرض حضرت داؤد علیہ السلام چلے اور راستہ سے تین پتھر اٹھائے ایک پتھر گوفن میں رکھ کر جالوت کی طرف پھینکا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے نکل گیا اور بھی کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی حضرت داؤد علیہ السلام کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے۔

تابوت سکینہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے آپ کو بند کرکے دریا میں ڈال دیا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی تھی کئی نبیوں کی تصویریں اور ان کے گھروں کی نقلیں ایک گھر یاقوت کا تھا اس میں رسالتمآب ﷺ کی تصویر اس حالت میں تھی کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے گرد آل و اصحاب کا خاص جھرمٹ ہے ایک نوجوان ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہے اسکی پیشانی پر لکھا ہے پیغمبر کے چچازاد بھائی ہیں اور خدا اسکا مددگار ہے اس صندوق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترکیبیں حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور جوتیاں وغیرہ وغیرہ بھی تھیں بنی اسرائیل اس کو بہت تبرک سمجھتے تھے جب کسی لڑائی پر جاتے تو اس کو آگے آگے رکھتے جب جالوت ان پر غالب ہوا تو صندوق کو بھی چھین لیا جب بنی اسرائیل لڑنے گئے تو جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو

چھکڑے پر رکھ کر ان کی طرف ہنکادیا یہی فساد کی جڑ ہے فرشتے اسے گھسیٹ کر بنی اسرائیل کی طرف لے آئے یہ لوگ اس کو بہت غنیمت سمجھے اور اس کو فال نیک سمجھ کر قوی دل ہو گئے اور جم کر لڑے۔

حیات حضرت عزیز علیہ السلام

حضرت عزیز علیہ السلام اور انبیاء کی طرح برگزیدہ نبی تھے۔ ان کے الد ماجد کا اسم گرامی ''شرحیا'' تھا یہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھے کمسنی کی حالت میں بخت نصر نے ان کو پکڑ کر قید خانہ میں ڈال دیا جوانی میں چھوٹ کر وطن واپس آئے ایک مہم کے دوران سفر پر روانہ ہوئے ایک باغ میں قیام کیا اور ایک ویران بستی سے گزر ہوا۔ تباہی و بربادی اس وادی کی اور ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر عظمت الٰہی بہ نظر نصیحت دیکھی کہ آپ پر موت وارد ہوئی اسکے سو سال بعد زندہ ہوئے ان کے ساتھ دوسرے مردے بھی زندہ ہوگئے جن کی تعداد بروایت حیات القلوب جلد نمبر ا صفحہ ۸۳۸ ایک لاکھ تھی۔

قرآن مجید میں ہے:

''اے رسول تم نے اس بندے پر بھی نظر کی ایک گاؤں سے ہو کر گزرا جو ایسا اجڑا ہوا تھا کہ وہ اپنی چھتوں پر ڈھے گئے تھے یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا اللہ اب گاؤں کو ایسی ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا پھر خدا نے اس کو مار ڈالا اور سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے کہا ایک دن یا اس سے بھی کم کہا نہیں تم سو سال مردہ حالت میں پڑے رہے اب ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو یہ ابھی تک ہیں جبکہ گدھے کے ہڈیوں کا ڈھیر بن گیا سب اس واسطے کیا کہ تم کو لوگوں کے لئے قدرت کا نمونہ بنائیں اچھّا اب گدھے کی ہڈیوں کی طرف نظر کرو ہم کیونکر جوڑ کر ڈھانچہ بناتے ہیں پھر جب وہ ظاہر ہوا تو بے اختیار بول اٹھے اب میں یقین کامل کے ساتھ کہہ سکتا ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے (سورہ بقرہ)

جب گھر پہنچے تو جو لونڈی بیس سال کی تھی اب ایک سو بیس سال کی تھی اس وقت باپ کی عمر پچاس برس

اور بیٹے کی عمر سو سال تھی۔

اس سلسلہ میں ایک مشہور واقعہ راہب اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے درمیان سوال وجواب ہے راہب نے امام سے پانچ سوال کئے جس سے نہ صرف مطمئن ہو گیا بلکہ آپ پر ایمان لایا اور مسلمان ہو گیا یہاں صرف اسکا پانچواں سوال اور اسکا جواب ذکر کیا جاتا ہے وہ دو بھائی کون سے ہیں کہ ایک ہی شب بطن مادر سے پیدا ہوئے ایک ہی دن ساتھ وفات پائی لیکن مرنے کے وقت ایک کی عمر دو سو سال تھی اور دوسرے کی سو سال۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا وہ ایک شخص شر حیاء کے دو جڑواں بیٹے تھے ایک کا نام عزیز جو نبی خدا تھے دوسرا عزر حضرت عزیز کو پچاس سال کی عمر میں موت آئی اور آپ سو سال تک مردہ رہے پھر زندہ ہوئے پھر پچاس سال زندہ رہے اور پھر دونوں نے ایک ساتھ وفات پائی۔

حیات حضرت عزیز علیہ السلام

سورہ بقرہ آیت نمبر 259

"اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲۵۹"

(اے رسول) تم نے مثلاً اس بندے کے حال پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر سے ہو کر گزرا وہ ایسا اجڑا ہوا تھا اپنی چھتوں پر ڈھے گئے تھے یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا: اللہ اس گاؤں کو ایسی ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا اس پر خدا نے اسے مار ڈالا اور سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جِلا اٹھایا تب پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی ایک دن پڑا رہا یا ایک دن سے بھی کم فرمایا نہیں تم اسی حالت میں سو برس تک پڑے رہے اب ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو تو دیکھو ابھی تک السی نہیں اور ذرا اپنے گدھے کو دیکھو کہ اس کی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں سب اس واسطے کیا ہے کہ لوگوں کے لئے تمہیں قدرت کا نمونہ بنائیں اچھّا اب اس گدھے کی ہڈیوں کی طرف نظر کرو ہم کیونکر ان کو جوڑ جاڑ کر ڈھانچہ بناتے ہیں اور پھر اس پر گوشت چڑھاتے ہیں پس جب ان پر یہ ظاہر ہوا تو بیساختہ بول اٹھے اب میں یہ یقین کامل سے جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

حاشیہ

مفسرین میں اختلافات ہے یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ دشمن کون تھا بعض کے قول کے مطابق وہ شخص حضرت عزیز علیہ السلام تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی جب بخت نصر بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل کا قلع قمع کرکے بیت المقدس کو آگ لگا کر خاکستر کردیا اور ان کی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو ادھر سے حضرت عزیز علیہ السلام کا گزر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے ایسی اُجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے اس پر خدا نے ان کی روح قبض کرلی اور سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلّقاً خراب نہ ہوا اور ان کے بدن کو نظر خلائق سے بچائے رکھا الغرض جب حضرت عزیز علیہ السلام دوبارہ زندہ ہوئے اور ان کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بوڑھا پایا اور خود جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب لونڈی کو جس کو بیس برس کا چھوڑ کر گئے اب ایک سو بیس برس کی بڑھیا ہو گئی تھی اس کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جس کو حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانے کا تل جو بہت چمکدار تھا دکھایا تب لوگوں کو یقین ہوا۔

کیا شان خداوندی ہے کہ خود تو پچاس برس کے بیٹا سو برس کا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں۔

سورہ توبہ آیت نمبر 30

"وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ࣙابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ٣٠
"

یہود کہتے ہیں کہ عزیز خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (عیسیٰ) خدا کے بیٹے ہیں یہ تو ان کی بات ہے اور ان ہی کے منہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کو سی باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خدا ان کو قتل کرے۔

سوانح حیات حضرت داؤدؑ علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام بھی اور انبیاء کی طرح خدا کے بر گزیدہ نبی اور معصوم تھے آپ کا ذکر قرآن میں بار بار آیا ہے آپ پر زبور کا نزول ہوا لحن داؤدی آج تک مشہور ہے اور ہمیشہ رہے گا زبور میں ایک سو پچاس سو رے ہیں جن میں سے پچاس سوروں میں بادشاہوں مثلاً بخت نصر و اہل بابل کا ذکر ہے اور پچاس میں روم اور اہل ایران کا ذکر ہے پچاس میں مواعظ و حکم ہیں اسکے علاوہ حلال و حرام کا ذکر ہے آپ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ جب آپ زبور کی تلاوت کرتے تو جن وانس، چرند پرند سب کے سب اکٹھا ہو کر سنتے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا آپ آگ کی مدد کے بغیر زرہ تیار کیا کرتے اور اسی کو فروخت کرکے اپنا آزوقہ فراہم کرتے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ طلب حاجات کے لئے سہ شنبہ (منگل) کو نکلا کرو تاکہ تمہاری حاجات پوری ہوں اسی دن خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام پر لوہے کو نرم کیا تھا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب اسحاق بن ابراہیم سے ملتا ہے حضرت شموئیل علیہ السلام کے سلسلہ میں جو واقعہ تحریر کیا گیا اس سے یہ مطلب واضح ہے کہ آپ نے میدان جنگ میں اپنے فن سپاہ گری سے مقابلہ کرکے حکومت حاصل کی آپ کی پہلی شادی تو حضرت طالوت کی بیٹی منحیل سے ہوئی دوسری بشیع نامی عورت سے ہوئی جس کے بطن سے حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہی آپ کے خلیفہ اور جانشین مقرر ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام حضرت شموئیل علیہ السلام کے انتقال کے بعد درجہ نبوت پر فائز ہوئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام فیصلے حسب دستور سابق گواہوں اور قسم کے اصول پر کیا کرتے تھے پھر حضرت داؤد نے خداوند عالم سے خواہش ظاہر کی کہ میں تیرے علم حقیقی کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہتا ہوں خدا وند عالم نے منظور کیا لیکن یہ بھی بتادیا کہ تمہاری قوم اس فیصلہ سے خوش نہ ہوگی ایک واقعہ پیش خدمت ہے" ایک بوڑھا شخص ایک جوان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں لے کر آیا اور کہا اس جوان نے میرا باغ تباہ کردیا ہے میرے اور اسکے درمیان فیصلہ کردیجئے آپ نے جوان کے ہاتھ میں تلوار دے کر کہا اس بڈھے کو قتل کردو کیونکہ اس نے اس جوان کے باپ کو قتل کیا ہے اور چالیس ہزار اس کے ہضم کئے ہیں وہ روپیہ فلاں درخت کے نیچے دفن ہیں جا کر نکال لو لیکن آخر کار خداوند عالم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم گواہ اور قسم پر ظاہری حالات کی روشنی میں فیصلہ کیا کرو۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں درخواست کی خدایا یہ انبیاء تیری نگاہ میں کس وجہ سے بلند مرتبہ ہیں جواب ملا میں نے ان کے امتحان لئے اور وہ شاندار طریقے سے کامیاب ہوئے عرض کی پالنے والے میرا امتحان کب ہوگا ارشاد ہوا اے داؤد ! تمہارے امتحان کا زمانہ معین کئے دیتا ہوں اور پھر جبکہ آپ عبادت میں مشغول تھے دو فرشتے انسانوں کی شکل میں آپ کے حجرے میں داخل ہوئے اور کہا ہم متنازع فیصلہ کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں آپ فیصلہ صادر فرمائیں پھر بیان کیا کہ میرے پاس صرف ایک دینی ہے اسکے پاس 99 دینیاں ہیں یہ کہتا ہے یہ دینی بھی تو مجھے دے دے تاکہ میرے پاس 100 دینیاں ہو جائیں میں دینا نہیں چاہتا آپ نے فوراً کہا وہ تم پر ظلم کرتا ہے میرا فیصلہ تمہارے حق میں ہے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور مسکرا کر نگاہوں سے غائب ہوگئے آپ کو اپنے فیصلہ پر گواہ اور قسم پر افسوس ہوا اور مغفرت طلب کی۔ دعائے مغفرت کا یہ عالم تھا کہ آپ چالیس دن تک شب و روز سجدے میں روتے رہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت کی مدت 15 سال گزری تو آپ نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی کیونکہ اس زمانہ میں زبردست قحط پڑا تھا آپ بنی اسرائیل کے ساتھ دعا کے لئے آئے تو دیکھا کہ ایک مقام پر برابر ملائکہ آتے جاتے ہیں آپ نے اس جگہ کو بیت المقدس کے لئے منتخب کیا اور دعا کی جو قبول ہوئی آپ نے اس کی بنیاد رکھی لیکن تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی اسی طرح آپ نے مسجد اقصیٰ کی بھی بنیاد رکھی اور یہی حال مسجد دمشق کا بھی ہے اسکی تکمیل بھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی۔

مؤرخین و محدثین کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کا نزول احکام سے متعلق نہ تھا یعنی اس میں احکام و فرمان نہ تھے لیکن دیگر امور کے علاوہ اس میں نصیحت خیز ہدایت موجود تھیں اور آپ پر وحی بھی ہوتی تھی۔

آپ کے زمانے میں بنی اسرائیل کا ایک گروہ جو مقام ایلہ میں قیام پذیر تھا جب ان کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو خداوند عالم نے ان کو حکم دیا کہ جمعہ عید کا دن ہے اسکا احترام کرو سیر و تفریح اور شکار سے روک دیا یہ قوم اپنی ضد پر اڑی رہی بالآخر خداوند عالم نے ایک رات ان سب نافرمانوں کو بندر اور سور بنا دیا ان کی کل تعداد ۷۶ ہزار تھی۔

مؤرخین کا اتفاق ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بحکم خدا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا جو کہ آپ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے آپ نے اپنی حکومت کے چالیسویں سال حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا لیکن اس سے بیشتر ۱۴ سوالات تھے جو صحیفہ کی شکل میں نازل ہوئے تھے۔

یہ سوالات حضرت سلیمان علیہ السلام سے جید علماء کی موجودگی میں کیئے گئے تھے جن کے انہوں نے سب صحیح جواب دیئے ان سوالات کو آپ کسی بھی تاریخ اسلام میں پڑھ سکتے ہیں خصوصاً کرار دی صاحب کی تاریخ اسلام۔

جس وقت آپ کو خلافت ملی تو آپ کی عمر ۱۲ سال تھی۔

الغرض حضرت داوٴدؑ چالیس سال سلطنت کرنے کے بعد سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں انتقال فرما گئے بیت اللحم (فلسطین) میں دفن ہوئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ ص آیت نمبر 26/17

"وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ١٦ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ
عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ١٧ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ
الْاِشْرَاقِ ١٨ وَ الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ١٩ وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ
فَصْلَ الْخِطَابِ ٢٠ وَ هَلْ اَتٰكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ! اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ٢١ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى
دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ اهْدِنَآ سَوَآءِ الصِّرَاطِ ٢٢ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ، لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً
وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ، فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَ عَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ٢٣ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ
نَعْجَتِكَ نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ السجدة ٢٤ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ٢٥
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ٢٦" وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ

ظَنُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنَ النَّارِ ؕ۲۷ اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالۡمُفۡسِدِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۫ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِیۡنَ کَالۡفُجَّارِ ۲۸ کِتٰبٌ
اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوۡۤا اٰیٰتِہٖ وَ لِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۲۹ وَ وَہَبۡنَا لِدَاوٗدَ
سُلَیۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ؕ۳۰"

(اے رسول) جیسی جیسی باتیں یہ کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے بیشک وہ ہماری بارگاہ میں بڑے رجوع کرنے والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی یاد خدا کے وقت سمٹ آتے تھے اور ان کے فرمانبردار تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کر دیا ہم نے ان کو حکومت اور بحث (بحث و مباحثہ والی بحث) کی قوت عطا کی (اے رسول) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی خبر پہنچی کہ جب وہ حجرۂ عبادت کی دیوار پھاند پڑے اور جب داؤد کے پاس آکھڑے ہوئے تو وہ ان سے ڈر گئے ان لوگوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ ہم نے ایک دوسرے پر زیادتی کی ہے آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزرئے ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجئے یہ شخص میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے اس پر بھی یہ مجھ سے کہتا ہے یہ دنبی بھی مجھے دے دو اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے داؤد نے (بغیر مدعا علیہ سے کچھ پوچھے) کہہ دیا کہ یہ جو تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکاء کی یقینا یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے سچے دل سے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سن کر دونوں چلدیئے) اب داؤد سمجھے کہ ہم نے ان کا امتحان لیا (اور وہ

ناکام رہے) پھر تو اپنے پروردگار سے بخشش کی دعا مانگنے لگے اور سجدے میں گر پڑے اور میری طرف رجوع کی تو ہم نے ان کی لغزش معاف کردی اس میں شک نہیں کہ ہماری بارگاہ میں ان کا تقرب اور اچھّا انجام ہے اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں اپنا نائب قرار دیا تو تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو یہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دے گی اس ہیں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت سزا ہو گی کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن کو (قیامت) بھلا دیا تھا اور ہم نے آسمان زمین جو چیزیں ان کے درمیان میں بیکار نہیں پیدا کیا یہ (ان لوگوں کا خیال ہے) جو کافر بن بیٹھے جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں ان پر افسوس ہے کیا جن لوگوں کے ایمان اختیار کیا اور اچھّے اچھّے کام کئے ان لوگوں کو ہم ان لوگوں کے برابر گردانیں جو روئے زمین میں فساد پھیلایا کرتے ہیں یا ہم پرہیز گاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں (اے رسول) کتاب (قرآن) جو ہم نے تم پر نازل کی بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس پر غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں ہم نے داؤد کو سلیمان (سا بیٹا) عطا کیا وہ بھی کیا اچھّے بندے تھے بیشک وہ ہماری طرف رجوع کرنے والے بندے تھے۔

حاشیہ

ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چُرانے کا الزام لگایا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے اجلاس میں دعوی کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل نہ معلوم ہونے کی وجہ سے تامل تھا دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب معلوم کیا تو آپ نے حکم خدا بیان کردیا تب اس نے خود اس کے باپ کو قتل کرنے اور اس کے مال پر قبضہ کرنے کا اعتراف کیا اس کے بعد وہ قتل کیا گیا اور اس دن سے آپ کا رعب و دبدبہ رعایا پر بیٹھ گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کا فرشتہ بہت ادب اور تعظیم اور القاب وآداب کے ساتھ نام لیتا تھا ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بلاؤں کا سامنا کرا کے امتحان لیا اور یہ حضرات پورے اترے اس وجہ سے خدا نے ان کو یہ عزت دی اس پر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تا کہ اونچے درجہ پر فائز ہو سکیں خدا نے منظور کیا آپ کا یہ قاعدہ تھا ایک روز مقدمات کے فیصلہ کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام دیکھتے ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے روز دروازے بند کرتے اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ ہوتی آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ دو فرشتے انسانوں کی شکل میں کھڑکی پھاند کر ایک فرضی مقدمہ امتحان کی غرض سے لے آئے مدعا علیہ نے بیان دیا آپ نے مدعی سے گواہ طلب کئے بغیر فیصلہ صادر کر دیا اور یہ امر خدا کو نا گوار گزرا اور حضرت داؤد علیہ السلامبھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکام ہوئے اس پر گریہ وزاری شروع کی یہاں تک نماز کے سوا چالیس روز تک سجدے سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور گھاس اُگ آئی تو خدا نے معاف کر دیا۔

سورہ نمل آیت نمبر 16/15

"وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۵ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۱۶"

اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور دونوں نے خوش ہو کر کہا خدا کا شکر کہ جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر فضیلت دی اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور کہا لوگو! ہم کو

خدا نے پرندوں کی بولی بھی سکھائی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا کی گئی اس میں شک نہیں کہ یقینی خدا کا صریحی فضل کرم ہے۔

بنی اسرائیل آیت نمبر 55

"وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۵۵"

اور جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمینوں پر ہیں سب کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت عطا کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

حاشیہ

ایک حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

سورہ سبا آیت نمبر 11/10

"وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۱۱"

ہم نے یقینا داؤد کو اپنی بارگاہ سے بزرگی عطا کی اور پہاڑوں کو حکم دیا کہ اے پہاڑ تسبیح کرنے میں ان کا ساتھ دو اور پرند کو بھی تابع کر دیا اور ان کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ فراغ اور کشادہ زمین بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے میں اندازے کا خیال کرو تم سب اچھے اچھے کام کرو جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقینا دیکھ رہا ہوں۔

حاشیہ

حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت علم حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی جب آپ ذکر الٰہی میں سوز و گداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند جنگلوں اور پہاڑوں سے والہانہ نکل آتے اور آپ کے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا میں لگ جاتے اور بعض دفعہ بے ہوش ہو جاتے اسی طرح پہاڑوں سے آواز پیدا ہوتی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے درخت سے آواز آئی تھی آپ کو سلطنت ملنے کا قصہ سورہ بقرہ میں آچکا ہے آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر انتظام کرتے اور دن کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے اور اپنے لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے تو لوگ تعریف کرتے ایک دن ایک فرشتہ خدا کے حکم سے آدمی کی صورت میں ملا اس سے بھی یہی سوال کیا وہ بولا اگر ان میں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنے اور بال بچّوں کا مصارف بیت المال سے نہ لیتے تو بہت اچھّے آدمی تھے اس دن سے آپ نے اپنا خرچ خزانہ سے لینا چھوڑ دیا اور زرہ بنانی شروع کر دی ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے کیونکہ اس کی ایجاد آپ ہی نے کی تھی آپ اسی سے بسر اوقات کرتے اور اسی سے خیرات بھی کرتے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 82/78

"وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡکُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡہِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ وَ کُنَّا لِحُکۡمِہِمۡ شٰہِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَفَہَّمۡنٰہَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ کُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ۫ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَ الطَّیۡرَ ؕ وَ کُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ عَلَّمۡنٰہُ صَنۡعَۃَ لَبُوۡسٍ لَّکُمۡ لِتُحۡصِنَکُمۡ مِّنۡۢ بَاۡسِکُمۡ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ شٰکِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا ؕ وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیۡنِ

مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَۙ‏ ۸۲"

اے رسول ان کو داؤد اور سلیمان کا واقعہ یاد دلاؤ جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں گھس کر اس کو چر گئیں یہ فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں کے قصہ کو دیکھ رہے تھے باہم اختلاف ہوا تو ہم نے سلیمان کو اسکا صحیح فیصلہ سمجھا دیا سب کو ہم نے ہی فہم، سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ خدا کی تسبیح کیا کرتے اور پرندوں کو بھی تابع کر دیا ہم ہی یہ عجائب کیا کرتے تھے اور ہم ہی نے تم کو تمہاری جنگی پوشش (زرہ) بنانا سکھایا تاکہ تمہیں وار سے بچاؤ کرے اب بھی اسکا شکر گزار نہ بنوگے اور ہم ہی نے بڑے زوروں کی (آندھی) ہوا کو تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی جس سے ہم طرح طرح کی برکتیں عطا کرتے ہیں اور ہم ہر چیز سے خوب واقف تھے اور جنات میں سے جو لوگ سمندر میں غوطہ لگانے والے تھے ان کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے سلیمان کا تابع کر دیا تھا اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے۔

حاشیہ

قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سو رہا تھا اسکی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روندا اور کچھ کھالیا صبح کو ایلیا نے حضرت داؤد کی عدالت میں نالش کر دی یوحنا طلب ہوا اس نے اپنی نید کا عذر پیش کیا آپ نے یوحنا کے کھیت کے نقصان کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کے برابر قیمت نکلی آخر آپ نے فیصلہ کیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دے دے جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ دونوں کو لئے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھّا تھا آپ نے پوچھا وہ کیا

حضرت سلیمان علیہ السلام بولے جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اسکی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا اسکے دودھ اور اون وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اسکے بعد جب اسکا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں یوحنا کو واپس کرے یہ فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کو پسند آیا آپ نے اپنا حکم کاٹ کر یہی حکم لکھ دیا اس سے نصیحت مقصود تھی بڑا اگر غلطی کرے تو اس کی تقلید نہ کرنا چاہیے چھوٹا اگر صحیح بات کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑا نہ رہنا چاہیۓ۔

سورہ نساء آیت نمبر 164/163

"اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ١٦٣ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ١٦٤"

(اے رسول) ہم نے تمہارے پاس بھی وحی بھیجی جس طرح ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب و اولاد یعقوب و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو بھی ویسا ہی رسول مقرر کیا جس طرح بہت سے رسول بھیجے جن کا حال ہم تم کو پہلے ہی بیان کر چکے ہیں اور بہت سے رسول بھیجے جن کا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا نے موسیٰ سے بہت سی باتیں بھی کیں۔

حاشیہ

زبور میں صرف حمد و ثنا سے الٰہی ہیں احکام نہیں عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا حضرت داؤد کی خوش الحانی کا یہ عالم تھا کہ آپ زبور کو لے کر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے ان کے پیچھے علماء

یہود ان کے پیچھے اور لوگ ان کے پیچھے جنات ان کے پیچھے صحرائی جانور کھڑے ہوتے اور پرند سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے اور آپ جس وقت زبور پڑھتے تو سب کے سب بے ہوش ہو جاتے حضرت رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ قیامت کے دن علی علیہ السلام کو جبریل علیہ السلام کی قوت آدم علیہ السلام کا نور، یوسف علیہ السلام کا جمال اور داؤد علیہ السلام کی آواز عطا فرمائے گا لوگ ان کی آواز سے بے ہوش ہو جائینگے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 79/77

"لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۷۸ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۷۹"

(اے رسول) تم کہو کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں نا حق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی نفسانی خواہش پر چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست سے دور بھٹک گئے بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی زبانی لعنت کی گئی یہ لعنت ان پر پڑی تو صرف اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور ہر معاملہ میں حد سے بڑھ جاتے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے اس پر باوجود نصیحت اڑے رہتے تھے جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی برا تھا۔

حاشیہ

بنی اسرایل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا ان پر حضرت داؤد علیہ السلام نے لعنت

کی اور وہ بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہیں کیا ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لعنت کی اور وہ سور بن گئے اس سے صاف ظاہر ہوتا کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے ورنہ انبیاء ایسا نہ کرتے۔

حیات حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام نبیٔ خدا حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے آپ کو بارہ سال کی عمر میں حکومت ملی اور چالیس سال تک حکومت کی تھی آپ کا پیشہ زنبیل بنانا بتایا جاتا ہے آپ بمقام'' دلاش ''میں پیدا ہوئے ساری رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور خوف خدا سے ساری رات رویا کرتے خانۂ کعبہ پر سب سے پہلے غلاف انہیں نے چڑھایا تھا آپ کا نسب نامہ کچھ یوں ہے سلیمان بن داؤد بن ایشا بن طالوت بن بنیامین بن یعقوب علیہ السلام۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا جب آخری وقت آیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک صندوق آسمان سے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لائے اور فرمایا تم اپنے فرزندوں سے پوچھو کہ اس صندوق میں کیا ہے جو اسکا جواب دے اسی کو اپنا جانشین مقرر کرو چنانچہ آپ نے سب اولادوں سے سوال کیا سوائے حضرت سلیمان علیہ السلام کے کوئی صحیح جواب نہ دے سکا لہٰذا آپ نے ان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اسکے بعد انتقال فرمایا اس صندوق میں ایک انگشتری، ایک تازیانہ اور ایک سوالنامہ تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تخت سلطنت پر بیٹھنے سے پہلے وہ انگشتری پہنی جو صندوق میں موجود تھی اسکے پہنتے ہی پرند صف بستہ سرپر سایہ فگن ہوگئے وحوش گروہ در گروہ صحرا سے آنے لگے زمین مطیع ہو گئی دریا و سمندر آپ کے مطیع ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے سلطنت کے چوتھے سال سے بیت المقدس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کے بعد جشن عظیم ترتیب دیا جس میں علماء و زعماء بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اس عبادت گاہ کی اہمیت اور مرتبہ سے روشناس کرایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خصوصیات مرحمت فرمائی تھیں کہ دنیا میں سوائے محمد و آل محمد علیہم السلام کے کسی کو نصیب نہیں ہوئیں مثلاً خداوند عالم نے آپ کے لئے ہوا کو مسخّر کیا، آپ کی حکومت انسانوں، حیوانوں، جنوں اور تمام چرند و پرند اور حشرات الارض پر قائم تھی نیز آپ جانوروں کی زبان سے واقف تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک خصوصیت جلد قوت فیصلہ تھی جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے یہ واقعہ دو اشخاص کے درمیان ہے جن میں سے ایک کا نام یوحنا تھا اور دوسرے کا ایلیا۔

ایلیا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: حضور یوحنا کی بکریاں رات کے وقت میرے کھیت میں گھس گئیں اور سارا کھیت تباہ کر دیا۔

آپ نے کھیت کی تباہی اور بکریوں کا تخمینہ لگایا تو دونوں برابر نکلے حضرت داؤد نے فیصلہ کیا کہ ساری بکریاں زراعت والے کو دے دی جائیں۔ آپ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ کھیت کی نگرانی اور رکھوالی یوحنا کرے اور ایلیا کو یوحنا کی ساری بکریاں اس وقت تک کے لئے دے دی جائیں جب تک کھیت اپنی پہلی حالت پر نہ آجائے اور ایلیا کو اجازت ہے کہ وہ بکریوں کے دودھ اور اون سے فائدہ اٹھائے اس فیصلہ کو سب نے بہ خوشی و رغبت قبول کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو دعائیں دیں۔

ایک دوسرا مشہور واقعہ سورہ نمل میں ہے جس سے ہر مسلمان واقف ہے لہٰذا یہاں تحریر کی ضرورت نہیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام اور چونٹیوں کے بادشاہ کے درمیان جو گفتگو ہے کافی بصیرت افروز ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں اور شیاطین سے بڑے بڑے کام لئے، دریاؤں سے جواہر نکالنا، عالی شان محل و مساجد تعمیر کرنا، قلعے تعمیر کرنا، بڑے بڑے پیالے بنواتے، ایک جگہ بڑی بڑی دیگیں گڑی ہوئی تھیں جس میں ہزاروں آدمیوں کے لئے کھانا تیار کیا جاتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ خدا نے مشرق و مغرب کی سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا کی اور انہوں نے سات سو برس اور سات مہینہ تک دنیا پر حکومت کی ان کے زمانے میں عجیب و غریب صنعتیں قائم کیں جو یادگار ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر سو فرسخ میں آتا تھا پچیس فرسخ میں آدمی ہوتے پچیس فرسخ میں جن پچیس فرسخ میں جانور اور صحرائی ہوتے اور پچیس فرسخ میں مرغان ہوا ہوتے تھے۔

علّامہ مجلسیؒ بروایت عامہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کے بعد بادشاہ ہوئے تو آپ کے حکم سے ایک تخت بنایا گیا اس پر بیٹھ کر آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرتے اور ہر روز طلوعِ آفتاب سے لے کر تا وقتِ زوال کچہری کیا کرتے کچہری سے فراغت پاتے تو اپنے اعوان میں جا کر اپنی گزر اوقات کے لئے زنبیل بناتے یعنی اپنی روزی اسی سے کماتے پھر رات کو تہجد پڑھتے اور زبور کی تلاوت کرتے تھے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھتے تھے تو پرند سایہ فگن ہو جاتے ایک دن ایسا ہوا کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر موجود تھے سورج کی ایک کرن آپ کے سر پر پڑی آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ہدہد اپنی جگہ سے غائب تھا آپ کو بہت غصہ آیا آپ نے اپنے عتاب کا اظہار کیا۔

تھوڑی دیر بعد ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی غیر حاضری کا سبب بیان کیا: کہنے لگا: میں وہ چیز دیکھ کر آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں آپ کے لئے شہر سبا کی محقق اور یقینی خبر لایا ہوں۔

آپ نے کہا: اچھّا ایسا ہے تو میں تجھے معاف کرتا ہوں یہ خط لے جا اور یہ خط ملکہ بلقیس تک پہنچا دے اور اسکا جواب لا۔

مؤرخ طبری کا بیان ہے کہ بلقیس کا باپ ایک عرب تھا اور ماں پری زادی تھی جس کا نام جرار بنت بلقمہ تھا باپ کا نام منسوخ تھا بڑی عاقلہ تھی اور بڑی اچھّی رائے اور تدبیر کی مالک تھی اور آفتاب کی پرستش کرتی تھی جس کے خاندان کے چالیس بادشاہ یمن پر حکومت کرچکے تھے ملکہ نے ایسا تخت بنوایا تھا جس کا کوئی ثانی نہ تھا۔

ہدہد نے جب خط ملکہ بلقیس کی گود میں ڈال دیا تو اس نے پڑھ کر دربار میں اعیان سلطنت وارکان دولت کو حاضری کا حکم دیا اور پھر خط کے بارے میں ذکر کیا اور کہا: اے میرے لشکر کے بزرگو! میرے پاس ایک بہت ذی عزت خط بھیجا گیا ہے وہ خط سلیمان علیہ السلام بادشاہ عظیم کی طرف سے ہے شروع اسکی ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے ہے تحریر ہے کہ سرکشی غرور مت کرو اور ایمان قبول کرکے میری تابع بن کر میرے پاس چلی آؤ۔ میرے سردارو! آپ بتائیں میں کیا کروں۔

یہ سن کر لوگوں نے جواب دیا ہم بڑی طاقت و قوت والے ہیں اور بھرپور شجاعت رکھتے ہیں ہم اچھّی طرح مقابلہ کرسکتے ہیں تاہم آپ ہماری حاکم ہیں ہم آپ سے سرتابی نہیں کرسکتے جو آپ کا حکم ہوگا ہم اس پر عمل کریں گے۔

چنانچہ ملکہ بلقیس نے تحفہ تحائف بھیجنے کا ارادہ کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ آیا حضرت سلیمان علیہ السلام محض ایک بادشاہ ہیں یا نبی بھی ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے تحائف واپس کردیئے تحائف کے ساتھ انہوں نے ایک خط بھی روانہ کیا جس میں تحریر تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو صندوق کھولنے سے پہلے بتادیجیے اس میں کیا ہے نیز لڑکے اور لڑکیوں میں بتایئے کون لڑکے ہیں اور کون لڑکیاں ہیں موتی میں بغیر آگ اور لوہے کے سوراخ کرادیجیے اور جو کج رو سوراخ ہیں اس میں دھاگا ڈلوادیجیے اس خط اور سامان کے ساتھ منذر بن عمر روانہ ہوا ادھر ہدہد نے آکر تمام حالات سے سلیمان علیہ السلام کو آگاہ کیا۔

الغرض منذر بن عمر جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بہت خندہ پیشانی کا اسکے ساتھ برتاؤ کیا اور اس سے پیشتر کہ خط پڑھتے آپ نے اسکے سارے سوالوں کے جواب دیئے اور یہ بتایا یہی کچھ اسی خط میں تحریر ہے منذر بن عمر حضرت سلیمان علیہ السلام کا جواب اور تحائف لے کر ملکہ بلقیس کے پاس واپس آئے اور تمام حالات سے آگاہ کیا ملکہ کو یقین ہو گیا کہ آپ نبی ہیں لہٰذا حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیغام بھجوادیا اور کہا کہ آپ کے حکم کے مطابق عنقریب حاضر خدمت ہوں گی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے درباریوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ کون تخت بلقیس فوراً لا سکتا ہے جنوں میں سے ایک نے عرض کیا آپ کی کچہری ختم ہونے سے پیشتر حاضر کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا بہت دیر ہو گی اس پر ایک آپ کے ایک وزیر آصف بن برخیا نے کہا: پلک جھپکنے سے پیشتر حاضر کر دوں گا اور حاضر کر دیا۔

جب کہ ان کے پاس کتاب کا تھوڑا سا علم تھا حضرت آصف بن برخیا اسم اعظم سے واقف تھے آپ کا تعلق شموئیل علیہ السلام پیغمبر کی نسل سے تھا۔

ملکہ بلقیس کے لئے ایک مخصوص محل تیار کیا گیا اس میں دیگر خوبیوں کے ساتھ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ صحن میں پانی کی موجیں لہریں مار رہی تھیں اس میں ملکہ کا تخت بچھایا گیا بلقیس جب اس محل میں داخل ہوئیں تو سمجھی اس میں پانی بھرا ہوا ہے اس نے اپنے پائینچے اٹھا لئے جس سے اسکی پنڈلیاں ظاہر ہو گئیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا ڈرو نہیں پانی پر شیشہ نصب ہے اس کے بعد جنوں کو حکم دیا کہ "نورہ" تیار کرو (یہ نوشادر اور چونے سے تیار کیا جاتا ہے) تا کہ بلقیس کے پنڈلیوں کے بال صاف کئے جائیں۔

تخت پر بیٹھنے کے بعد بلقیس تخت کی طرف متوجہ ہوئیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہارا تخت بھی ایسا ہی تھا اس نے جواب دیا یہ گویا بالکل ویسا ہی ہے میں تو آپ پر ایمان لا چکی ہوں اور آپ کی مطیع و

فرمانبردار ہوں اسکے بعد اسکے ساتھ کے سارے زعماء مسلمان ہو گئے۔ بعدہٗ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس سے نکاح کر لیا اور وہ واپس یمن میں حکومت کرتی رہیں۔

اصول خداوندی کے مطابق اوروں کی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بھی امتحان ہوا اور چالیس روز کے لئے ابتلائے زمانہ میں گرفتار ہوئے کیونکہ آپ ایک موقع پر مفاخرت پر انشاء اللہ کہنا بھول گئے تھے جس کی پاداش میں آپ کی وہ انگوٹھی ایک جن اُڑا لے گیا اور آپ کے تخت پر حکومت کرتا رہا آصف بن خیا کی کوششوں سے جن انگھوٹھی دریا میں پھینک کر غائب ہو گیا۔ جو آپ کو مچھلی کے پیٹ سے ملی اور یوں آپ کا امتحان تمام ہوا جبکہ اکثر علماء اس واقعہ سے متفق نہیں ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا واقعہ بہت اہم اور بالکل منفرد ہے آپ اپنے ڈنڈے پر ٹیک دے کر کھڑے بیت المقدس کی تعمیر کے معائنہ میں مشغول تھے کہ ناگاہ ایک جوان ان کے قبہ میں نمودار ہوا آپ نے پوچھا تو کون ہے اور یہاں کس طرح آیا اس جوان نے کہا: میں ملک الموت ہوں اور خدا کے حکم سے آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں اور روح قبض کر لی آپ اسی حالت میں سال بھر تک کھڑے رہے ایک سال بعد دیمک نے ڈنڈے کو کھوکھلا کر دیا تو آپ کا جسد مبارک گر پڑا تب لوگوں کو آپ کے انتقال کی خبر ہوئی حیات القلوب جلد نمبر ا صفحہ ۲۷۷ طبع لاہور کے مطابق آپ کی عمر ۷۱۲ سال تھی۔

تخت سلیمان کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تند و تیز ہوا اُڑا کر لے گئی اور لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا اسکے آگے اسکے بارے میں کوئی خبر نہیں سارے مؤرخین خاموش ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد سلطنت کے مالک ان کے فرزند رحیم بن سلیمان علیہ السلام قرار پائے اور ۱۷ سال حکومت کی اسکے بعد ان کے فرزند افیا بن رحیم بادشاہ بنے جنھوں نے ۶۳ سال حکومت کی بعدہٗ ان کے بیٹے اسا بن آفیا بادشاہ ہوئے آخر کار وہ عوام الناس بت پرستی پر مائل ہو گئے اور نتیجۃً

بخت نصر ان پر عذاب بن کر نازل ہوا اور بیت المقدس کو تباہ و برباد کر دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ ص آیت نمبر 40/30

"وَ وَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ۳۰ اِذۡ عُرِضَ عَلَيۡهِ بِالۡعَشِىِّ
الصّٰفِنٰتُ الۡجِيَادُ ۙ۳۱ فَقَالَ اِنِّىۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَيۡرِ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّىۡ ۚ حَتّٰى تَوَارَتۡ
بِالۡحِجَابِ ۛ۳۲ رُدُّوۡهَا عَلَىَّ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَالۡاَعۡنَاقِ ۳۳ وَلَقَدۡ فَتَنَّا سُلَيۡمٰنَ
وَاَلۡقَيۡنَا عَلٰى كُرۡسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۳۴ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَهَبۡ لِىۡ مُلۡكًا لَّا يَنۡۢبَغِىۡ
لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ۳۵ فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَيۡثُ
اَصَابَ ۙ۳۶ وَالشَّيٰطِيۡنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ۳۷ وَّاٰخَرِيۡنَ مُقَرَّنِيۡنَ فِى الۡاَصۡفَادِ ۳۸
هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِكۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۳۹ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ
مَاٰبٍ ۴۰"

ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ (سا بیٹا) عطا کیا وہ بھی کیا اچھّے بندے تھے بیشک وہ ہماری طرف رجوع کرنے والے تھے اتفاقاً ایک دفعہ تیسرے پہر کو خاصے کے اصلی گھوڑے ان کے سامنے پیش کئے گئے وہ دیکھنے میں ایسے الجھے کے نوافل میں دیر ہو گئی جب یاد آیا تو بولے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کو ترجیح دی یہاں تک کے آفتاب پردہ میں چھپ گیا ان گھوڑوں کو میرے پاس لاؤ جب آئے تو گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے (کاٹ ڈالا) اور ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور ان کے تخت پر ایک بے جان دھڑ لا کر گرا

دیا پھر سلیمانؑ نے ہماری طرف رجوع کیا اور کہا پروردگار ہمیں بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے واسطے شایان شان نہ ہو اس میں شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے تو ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا جہاں وہ بھیجنا چاہتے تھے ان کے حکم کے مطابق دھیمی چال چلتی تھی اور اسی طرح جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے سب کو تابع کر دیا اسکے علاوہ دوسرے دیووں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے یہ ہماری بے حساب عطا ہے (جسے دیکر) احسان کر دیا سب اپنے پاس رکھو اس میں شک نہیں کہ سلیمان کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے۔

حاشیہ

"صافنات" ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بندھے رہنے کی حالت میں تین پیروں پر کھڑے رہتے ہیں اور ایک سُم کا سرا زمین پر ٹکا ہو اس لئے یہ ترجمہ کیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اگرچہ ایک عظیم الشان بادشاہ تھے مگر نبی بھی تھے (دمشق، نصیبن کے کفار پر جہاد کا ارادہ تھا اسکی تیاری میں عمدہ گھوڑے طلب کئے جو کسی نے تحفۃً بھیجے تھے آپ انہیں دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ آخر وقت جو وظائف اور دعائیں پڑھتے تھے ترک ہو گئے اسکے کفارہ میں آپ نے ان گھوڑوں کی خدا کی راہ میں قربانی دے دی اور فقرا اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر میں آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے اور ان کو خواہ مخواہ اس پر ناز تھا اور آپ ان کی دلجوئی کرتے ان کے بیجا ناز پر یہ فرمادیا کہ میری سّتر بیبیاں ہیں سب کے پاس جاؤں تو میرے سّتر بیٹے پیدا ہوں مگر آپ نے اس وقت انشاء اللہ نہیں کہا تھا پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی خدا کو ناگوار گزرا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے سب بیویوں سے صحبت کی مگر

صرف ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ بھی مردہ بے جان لوگوں نے اس کو آپ کے تخت پر لا کر ڈال دیا لیجئے یہی وارث تاج و تخت ہے اب آپ کو انشاء اللہ نہ کہنے کا خیال آیا اور درگاہ باری تعالیٰ میں توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے تو خدا نے اس سے درگزر فرمائی سبحان اللہ سچ ہے جنکے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے۔

سورہ نمل آیت نمبر 44/15

”وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ
عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۱۵ وَ وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ
وَ اُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ۱۶ وَ حُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ
الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۱۷ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ
یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا
یَشْعُرُوْنَ ۱۸ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ
اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِیْنَ ۱۹ وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىٕبِیْنَ ۲۰
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۲۱ فَمَكَثَ غَیْرَ
بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ۲۲ اِنِّیْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۲۳ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا
یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۲۴ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۲۵ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ۲۶ السجدة قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۲۷ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ
هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۲۸ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ
اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۲۹ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۳۰ اَلَّا
تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۳۱ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۳۲ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ
فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۳۳ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْٓا
اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۳۴ وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۳۵ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِ ۦ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ
اٰتٰكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۳۶ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ
لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۳۷ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ
بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۳۸ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۳۹ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ
اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ

فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ ۰۴"

اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور دونوں نے خوش ہو کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر فضیلت دی اور (علم حکمت جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ (سب میں) سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا لوگو ہم کو خدا نے پرندوں کی بولی بھی سکھائی اور ہمیں دنیا کی ہر چیز عطا کی اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی خدا کا فضل و کرم ہے۔ سلیمانؑ کے سامنے ان کے لشکر جنّات اور آدمی اور پرند سب جمع کئے جاتے تھے تو وہ سب کے سب مثل مثل کھڑے کئے جاتے غرض اس طرح لشکر چلتا یہاں تک کہ ایک دن چیونٹیوں کے میدان میں آنکلے تو ایک چیونٹی بولی چیونٹیو! اپنی اپنی بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو تو سلیمان اس بات پر مسکرائے اور عرض کی پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں ان کا شکر ادا کروں اور ایسے نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں شامل کر سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی تو کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو اسکی جگہ نہیں دیکھتا واقعی وہ کہیں غائب ہے تو میں اس کو سخت سے سخت سزا دوں گا نہیں تو اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا پھر وہ اپنی بے گناہی کی صاف دلیل پیش کرے غرض سلیمان نے تھوڑی دیر توقف کیا تھا کہ ہدہد آگیا اس نے عرض کی مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جواب تک حضور کو بھی معلوم نہیں میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اسے دنیا کی ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اسکا ایک بہت بڑا تخت ہے میں نے خود ملکہ کو

اور اسکی قوم کو دیکھا وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کی پوجا کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے کرتوتوں کو اچھّا کر دکھایا ہے اور انہیں راہ راست سے روک رکھا ہے انہیں اتنی سی بات بھی نہ سوجھی کہ وہ لوگ خدا کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کرکے کہتے ہو سب جانتا ہے اور وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی اتنے بڑے ارض کا مالک ہے غرض سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں تو نے سچ سچ کہا یا تو جھوٹا ہے ہمارا یہ خط لے جا کر اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس سے ہٹ جا پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں غرض ہد ہد نے ملکہ کے پاس خط پہنچا دیا تو ملکہ بولی اے میرے دربار کے سردارو! یہ ایک واجب الاحترام خط میرے پاس ڈال دیا گیا ہے یہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اسکا سرنامہ ہے: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اور مضمون یہ ہے کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے فرماں بردار بن کر حاضر ہو۔ تب ملکہ بلقیس بولی اے میرے دربار کے سردارو! تم میرے اس معاملے میں مجھے رائے دو کیونکہ میرا تو یہ قاعدہ ہے کہ جب تک تم لوگ سامنے موجود نہ ہو میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی تو ان لوگوں نے عرض کی ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور آئندہ آپ کو برابر کا اختیار ہے جو آپ حکم دیں خود اس انجام پر اچھّی طرح غور کرلیں ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی بستی میں (بزور فتح) داخل ہوتے ہیں تو اس کو اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے مفرور لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کرینگے میں ان لوگوں کے پاس ایلچی کی معرفت کچھ تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ وہ کیا جواب لاتے ہیں غرض جب بلقیس کا ایلچی سلیمانؑ کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو جو مال خدا نے دنیا میں مجھے عطا کیا ہے کو وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو بخشا ہے تمہیں لوگ اپنے تحفے

سے خوش ہوا کرو تو ان لوگوں کے پاس جا ہم تو یقینا اپنے لشکر سے ان پر چڑھائی کریں گے جن کا ان سے مقابلہ نہ ہو سکے گا ہم ضرور ان کو وہاں سے ذلیل و خوار کرکے نکالیں گے اور وہ رسوا ہونگے (جب وہ جا چکا) تو سلیمانؑ نے اپنے اہل دربار سے کہا میرے سردارو! تم میں سے کون ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے سامنے فرمانبردار بن کر آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے تو اس پر جنوں میں سے ایک دیو بول اٹھا قبل اس کے کہ حضور دربار برخواست کریں یا اپنی جگہ سے اُٹھیں میں تخت آپ کے پاس لے آؤں گا اور میں یقینا اس پر قدرت رکھتا ہوں اور ذمہ دار ہوں اس پر سلیمان کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ وہ شخص (آصف بن برخیا) جسکے پاس کتاب کا کسی قدر علم تھا نے کہا میں پلک جھپکنے سے پہلے تخت آپ کے پاس حاضر کیئے دیتا ہوں (اور بس اتنے میں وہ آگیا) اور سلیمانؑ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار کا فیض اور فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اسکا شکر کرتا ہوں یا نا شکری کرتا ہوں تو میرا پروردگار بے پرواہ اور سخی ہے اس کے تخت میں اسکی عقل کے امتحان کے لئے تغیّر و تبدّل کردوں تاکہ پھر ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ سکتی ہے یا نہیں یا یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا پھر جب ملکہ بلقیس سلیمان کے پاس آئی تو پوچھا گیا تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی گویا یہ وہی ہے پھر کہنے لگی ہم کو تو پہلے ہی آپ کی نبوت معلوم ہو گئی تھی ہم تو آپ کے فرمانبردار تھے خدا کے سوا جسے وہ پوجتی تھی سلیمان نے اس کو اس سے روک دیا کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی پھر اس سے کہا گیا آپ محل میں چلیئے تو جب اس نے محل میں شیشہ کے فرش کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی اور گزرنے کے لئے اس نے اس طرح اپنے پائینچے اٹھائے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں اس وقت متنبہ ہوئی اور عرض کی پروردگار میں نے آفتاب کو پوج کر اپنے اوپر ظلم کیا اب میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے جہاں کے پالنے والے خدا پر ایمان لاتی ہوں۔

حواشی

حضرت داؤد کے 19 بیٹے تھے ان ہیں سر ایک تخت و سلطنت کا دعویدار تھا آخر جب حضرت داؤد علیہ السلام کے وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سر بہ مہر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے اور حکم یہ تھا کہ جو ان کا جواب دے دہی تمہارا جانشین ہوگا غرض تمام ارا کین سلطنت و امراء شہر جمع ہوئے اور سب بیٹوں سے وہ سولات کئے گئے علاوہ حضرت سلیمانؑ کوئی جواب نہ دے سکا آخر سب آپ کی فضیلت کے مقر ہوئے اور آپ ہی جانشین اور بادشاہ قرار پائے دوسرے روز حضرت داؤد علیہ السلام نے انتقال فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے سات سو برس اور چھ ماہ حکومت کی

حضرت سلیمانؑ کے لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ کا لشکر پچیس کوس میں آدمی پچیس کوس میں جنّات پچیس کوس میں پرند اور پچیس کوس میں چوپائے پھیلے ہوئے تھے۔

یہ خیال کے چیونٹی کی آواز ہی نہیں ہوتی پھر بولنا کیسا محض لغو ہے کیونکہ ہمارا کسی آواز کو نہ سننا اسکے نہ ہونے کی دلیل نہیں یہ ممکن ہے کہ اس کی اتنی خفیف آواز ہوتی ہو جسکی ہوا کے تموّج کے باعث ہمارے کان تک نہ پہنچتی ہو اسکے علاوہ جب خدا درخت سے آواز پیدا کر سکتا ہے تو جاندار حشر سے آواز پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔

ملکہ سبا ملک سبا کی شہزادی تھیں ان کا نام بلقیس تھا اور شراحیل بن مالک بن ریان کی بیٹی تھیں

یہ تخت طول و عرض اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا جا بجا قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے اور سونے اور چاندی سے بنایا گیا تھا اسکے اوپر کے خانہ میں سات خانے تھے جس میں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے۔

اس تحفہ میں غلام لونڈیاں طلائی جوڑے زر و جواہر سونے چاندی کی اینٹیں نا سفتہ موتی کے ڈبے تھے اسکے

دینے کا مقصد اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لینگے ورنہ واپس کردینگے لونڈی اور غلام کی پہچان کریں اور موتیوں میں ایسی چیز سے سوراخ کریں جو آدمی ہو اور نہ جن یہ سامان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کیا گیا منذر آیا تو سلیمان علیہ السلام کو دیکھ کر خود اپنے آپ پر بہت شرمندہ ہوا پھر آپ نے سب سوالوں کے جواب دیئے اور دیمک سے موتیوں میں سوراخ کرایا اور سارے تحائف واپس کردیئے۔

یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھانجے، وزیر، خلیفہ اور ولی عہد آصف بن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا ان کی بدولت سیکڑوں کوس سے چشم زدن میں تخت بلقیس منگالیا تھا۔

باوجود تبدیلی کے وہ پہچان لے گی تو سمجھا جائے گا کہ عقل رکھتی ہے جس سے ایک روبراہ ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔

چونکہ دیو نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ ملکہ کے پاؤں گدھے جیسے ہیں اس وجہ سے آپ نے اس کو عاقل و دانا پاکر اسکی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا شیشہ کے محل کا اہتمام کیا آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورے سے حمام بنایا اور ہرتال اور چونے سے نور کی ایجاد ہوئی۔

اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سے نکاح کیا اور ان کو ان کے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور ہر مہینہ خود بھی جاتے ان سے کئی اولادیں پیدا ہوئیں۔

سورہ سبا آیت نمبر 16/12

"وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ

مَنۡ يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ
السَّعِيۡرِ ۱۲ يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَ تَمَاثِيۡلَ وَ جِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَ قُدُوۡرٍ
رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَ قَلِيۡلٌ مِّنۡ عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ ۱۳ فَلَمَّا قَضَيۡنَا
عَلَيۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡكُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ
تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ الۡغَيۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِى الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ؕ ۱۴ لَقَدۡ
كَانَ لِسَبَاٍ فِىۡ مَسۡكَنِهِمۡ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ يَّمِيۡنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّكُمۡ وَ
اشۡكُرُوۡا لَهٗ ؕ بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوۡرٌ ۱۵ فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ
وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّ اَثۡلٍ وَّ شَىۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ۱۶ ذٰلِكَ
جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ۱۷ ”

ہوا کو سلیمان کا تابعدار بنادیا تھا اسکی صبح کی رفتار ایک مہینہ مسافت کی تھی اور اسی طرح اسکی شام کی رفتار ایک مہینہ کی تھی اور ان کے لئے تانبے کو پگھلا کر اسکا چشمہ جاری کردیا تھا اور جنات کو ان کا تابع کردیا تھا ان میں کچھ لوگ ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے سامنے کام کاج کرتے تھے اور ان میں سے جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم قیامت میں جہنم کے عذاب کا مزا چکھائیں گے غرض سلیمان کو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات ان کے لئے بناتے تھے جیسے مسجدیں، محل، قلعے (اور انبیاء کی تصویریں) اور حوضوں کے برابر پیالے اور ایک جگہ گڑی ہوئی بڑی دیگیں اور اے داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو میرے بندوں میں شکر کرنے والے بندے تھوڑے سے ہیں پھر جب ہم نے جب سلیمان پر موت کا حکم داری کیا تو مر

گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر زمین کی دیمک نے کہ وہ سلیمان کے عصاء کو کھا رہی تھی بھر کھو کھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور سلیمان کی لاش گری تو جنات نے جانا اگر وہ لوگ غیب دان ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے کام کرنے کی مصیبت میں نہ گرفتار ہوتے (اولاد قوم) سبا کے لئے تو یقینا خود ان ہی کے گھروں میں قدرت خدا کی بڑی نشانی تھی ان کے شہر کے دونوں طرف دائیں بائیں ہرے بھرے باغات تھے اور ان کو حکم تھا کہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اسکا شکر ادا کرو دنیا میں ایسا پاکیزہ شہر اور آخرت میں پروردگار سا بخشنے والا اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا (پیغمبروں کا کہنا نہ مانا) تو ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) ان پر بڑے زوروں ‌ن کا سیلاب بھیج دیا اور ان کو تباہ کر کے ان کے دونوں باغوں کے بدلے اپنے دو باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور جس میں جھاوا تھا اور کچھ تھوڑی سی بیریاں ہم نے ان کی ناشکری کی سزا دی ہم بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے ہیں۔

حواشی

آپ کی سلطنت کی تفصیل سورہ نمل میں گزر چکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپ کا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمان علیہ السلام بھی کہتے ہیں اس پر آپ کے وزراء اراکین اور علماء کے علاوہ آپ کا لشکر بھی سوار ہوتا تھا اس کو ہوا لیجاتی تھی اس تیزی سے کہ صبح کو ہر یہ سے چلتے جو شام میں تھا اور دوپہر خیراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شب کو کابل میں رہتے پھر صبح عراق سے چلتے اور مرد میں پہنچتے اور ظہر کی نماز بخ میں پڑھتے پھر فرنگستان آتے اور وہاں سے چین، فارس وغیرہ سے ہوتے ہوئے دوسری صبح مریہ میں پہنچ جاتے۔

منجملہ ان عمارات کے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں بنوائی تھیں بیت المقدس کی مسجد بھی تھی

اس کی ابتداء تو حضرت داؤد علیہ السلام نے کی تھی مگر جب دیواریں قد آدم تک آگئی تھیں خدا کا حکم ہوا تم اسے چھوڑ دو۔ حضرت داؤد علیہ السلام جبکہ آپ کا سن ۱۲۷ برس کا تھا اور ایک سو چالیس برس کی عمر میں وفات پائی تھی جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا سن تیرہ برس تھا جب آپ کو اس کی تعمیر کا حکم ہوا تھا تو قیمتی پتھر تراش کر مسجد بنوائی یا قوت زمرد سونے چاندی کی تختوں سے دیواریں بنیں اعلی درجہ کے موتی اور فیروزہ کا فرش تھا یا قوت زبرجد کے ستوں جواہرات کی جڑاؤ چھت ان کی اس قدر چمک تھی کہ رات کو روشنی کی ضرورت نہ تھی جسے بخت النصر اجاڑ کر عراق لے گیا۔

بیت المقدس کی تعمیر ابھی نامکمل تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے اراکین سے کہا باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا کی ہے میں ایک دن بھی آرام سے نہ بیٹھا میں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی نہ آئے غرض آپ بالا خانہ پر گئے اور اطراف وجوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا لئے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت نوجوان کو آتے دیکھا تو فرمایا تو یہاں کیونکر آیا فرمایا پروردگار کے حکم سے آپ نے فرمایا بیشک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے وہ بولا ملک الموت ہوں اور آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں غرض اسی حالت میں روح قبض ہوئی آپ اسی طرح کھڑے رہے جنات خیال کرتے آپ زندہ ہیں اور دیکھ رہے ہیں جب ایک مدت گزر گئی اور مسجد تیار ہو گئی تو لکڑی کو دیمک نے کھا کر کھوکھلا کر دیا اور وہ گر گئی۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 82/78

"وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝٧٦
وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

أَجْمَعِيْنَ ٧٧ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ
كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۙ ٧٨ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ٧٩ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ
لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ٨٠ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ
بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ٨١ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ
مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۙ ٨٢

(اے رسول) ان کو داؤد اور سلیمانؑ کا واقعہ یاد دلاؤ جب دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں رات کو بکریاں گھس گئیں تھیں اور کھیت چر گئیں جس کا فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم نے ان لوگوں کے قضیہ کو دیکھ رہے تھے کہ باہم اختلاف ہوا تو ہم نے سلیمان کو اسکا صحیح فیصلہ سمجھا دیا اور یوں تو ہم ہی نے سب کو فہم سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی تابع کر دیا تھا اور ہم ہی یہ عجائب کیا کرتے تھے ہم ہی نے تم کو تمہاری جنگی زرہ بنانا سکھایا۔ تاکہ تمہیں ایک دوسرے کے وار سے بچائے تو کیا اب بھی تم اسکے شکر گزار نہ بنوگے اور ہم ہی نے بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا وہ ان کے حکم سے سرزمین بیت المقدس کی طرف چلا کرتی تھی جس میں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف تھے اور جنات میں سے جو لوگ غوطہ لگا کر جواہرات نکالنے والے تھے اور اسکے علاوہ اور بھی کام کرتے تھے سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے۔

حاشیہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے سات سو برس اور چھ ماہ حکومت کی۔ آدمی، جنات، چوپائے، پرند، درخت، ہوا۔ غرض ہر چیز پر آپ کی حکومت تھی آپ نے لکڑیوں پر شیشوں کے ایک ہزار محل بنائے تھے آپ کا لشکر سو کوس طول و عرض میں پھیلا ہوا تھا آپ نے ایک تخت بنوایا تھا جو بہت لمبا اور بڑا تھا اسکے بیچ آپ کا منبر ہوتا اسکے گرد چھ کرسیاں سونے اور چاندی کی بچھائی جاتی تھیں ان پر آپ کے مخصوصین بیٹھتے ان کے بعد اور لوگ کھڑے ہوتے ان کے پیچھے جن ہوتے او ان سب پر پرند صف باندھ کر سایہ کرتے اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتی پہلے لوگ اس بات پر یقین نہ کرتے لیکن ہوائی جہاز کی ایجاد کے بعد یقین ہو گیا۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 102

"وَ اتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّیٰطِیۡنُ عَلٰی مُلۡكِ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیۡمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ كَفَرُوۡا یُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ ٭ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ عَلَی الۡمَلَكَیۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَ مَارُوۡتَ ؕ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ؕ فَیَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا یُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَ زَوۡجِهٖ ؕ وَ مَا هُمۡ بِضَآرِّیۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ یَتَعَلَّمُوۡنَ مَا یَضُرُّهُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَ لَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ۟ؕ وَ لَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ لَوۡ كَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ۱۰۲"

اس منتر کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمانؑ کے زمانے میں شیاطین جپا کرتے تھے حالانکہ سلیمانؑ نے کفر اختیار نہ کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ چیزیں جو ہاروت و ماروت دونوں فرشتوں پر بابل میں نازل کی گئیں تھیں حالانکہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے جب تک یہ نہ کہتے کہ ہم دونوں تو

محض ذریعہ آزمائش ہیں بس تم اس پر عمل کرکے بے ایمان نہ ہو جانا اس پر بھی وہ ان سے ٹوٹکے سیکھتے تھے جس کی وجہ سے میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دی حالانکہ بغیر اذن خداوند وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو خود انہی کو نقصان پہنچاتی تھیں اور کچھ نفع نہ پہنچاتی باوجودیکہ وہ یقین جان چکے تھے جو شخص ان برائیوں کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے اور بے شبہ معاوضہ بہت ہی برا ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا۔

سورہ نساء آیت نمبر 163

"اِنَّاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ کَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ۚ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ عِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ ہٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۱۶۳﴾"

(اے رسول ہم نے تمہارے پاس بھی تو اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور جس طرح ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور اولاد یعقوب و عیسٰی و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

سوانح حیات حکیم لقمان علیہ السلام

موٴرخین کا بیان ہے کہ خداوند عالم نے حضرت لقمان کو علم و حکمت سے خوب سیر کر دیا تھا یہ نہ بادشاہ تھے نہ رسول یا نبی لیکن خدا نے انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا تھا۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں خصوصی طور سے ان کا ذکر کیا ہے "لَقَدۡ اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ" ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی۔

ثعلبی کا بیان ہے کہ حکمت سے مراد علم، عقل، عمل اور اصابت رائے ہے۔ ان کا پیشہ تجارت تھا۔ یہ قریہ نوبہ میں پیدا ہوئے جو حبش کا ایک علاقہ ہے اس وجہ سے سیاہ فام تھے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر عہد حضرت یونس علیہ السلام تک زندہ رہے حضرت لقمان کے نسب کے سلسلہ میں تین مختلف روایات ملتی ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

روضۃ الصفا میں ہے کہ انہوں نے شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں کسی رئیس نے ان کو خرید لیا لیکن جب ان سے علم و حکمت کی حیرت انگیز باتیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو اس رئیس نے آزاد کر دیا اور آپ وہاں سے موصل چلے گئے۔

حضرت لقمان حکمت ملنے کے بعد ابتدائے عہد سے آخری زندگی تک کرمائش میں مقیم رہے جو موصل کا ایک قریہ ہے آپ کی زبان عوام سے مختلف تھی جب آپ ان کی زبان سمجھنے سے قاصر ہو جاتے تو خلوت میں جا کر اپنے بیٹے کو پند و نصائح کرتے آپ کے بیٹے کا نام " ثاران " تھا۔

حیات القلوب میں ہے کہ آپ نے سات ہزار نصیحتیں فرمائی ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے چند نصیحتیں درج ذیل ہیں

۱۔خدا کی ذات میں شریک نہ کرنا، کیونکہ شرک بہت بڑا گناہ ہے،

۲۔ نماز سے غفلت نہ کرنا اور پابندی کے ساتھ اسے پڑھنا،

۳۔ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرنا اور انہیں برائیوں سے روکنا،

۴۔ مصیبتوں اور بلاؤں میں صبر کرنا،

۵۔ تکبر کبھی نہ کرنا،

۶۔ اچھّوں کی صحبت حاصل کرنا، بروں سے دور رہنا،

۷۔ اخلاق بلند رکھنا، جھوٹ کبھی نہ بولنا،

۸۔ جس چیز کی دوسروں کو نصیحت کرنا اس پر عمل کرنا، ورنہ تمہاری مثال چراغ جیسی ہوگی وہ جلتا ہے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے اس کو خود کوئی فائدہ نہیں ہوتا،

۹۔ خاموشی کی عادت ڈالنا تاکہ زبان کے شر سے بچّے رہو،

۱۰۔ خدا کے رازق ہونے پر یقین رکھنا جس نے بطن مادر میں اور آغوشِ مادر میں اور بچپن میں روزی دی وہی آخر تک دے گا،

۱۱۔ اے فرزند اپنی زوجہ کو رازدار نہ بناؤ اپنے دروازے پر بیٹھک نہ بناؤ، عورت ٹیڑھی ہڈی کی طرح ہے سیدھی کرنے کی کوشش کروگے تو ٹوٹ جائے گی اے فرزند عورتیں چار قسم کی ہیں دو اچھّی اور دو بری۔ اچھّی عورت عزت دار شوہر پرست صبر و شکر کرنے والی بری عورت اپنی قوم میں ذلیل شوہر سے جھگڑنے والی، صبر و شکر سے دور، شوہر کو رسوا کرنے والی، معمولی بات پر رونے والی، خلاصہ یہ کہ دریا بہت گہرا ہے اس کے لئے اپنی کشتی مضبوط بناؤ اور سفر آخرت کے لئے اس کو سبک رکھو (اپنے گناہوں سے) سفر بڑا طویل ہے اس کے لئے زادراہ بہت زیادہ رکھو اور عمل میں کمال خلوص پیدا کرو کیونکہ قبول کرنے

والا بڑا دانا دبینا ہے۔

حضرت لقمان کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ جب وہ کسی جڑی بوٹی کے قریب سے گزرتے تو وہ ان کو سلام کرتی اور اپنی خصوصیت سے خود ان کو آگاہ کرتی ہے یہ وہ اللہ کی دین ہے جس سے حضرت لقمان نے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو عوام الناس تک پہنچایا۔

حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ لقمان آیت نمبر 20/12

‘‘وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۱۲ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۱۳ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ
وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۱۴ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ
تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ
سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۵ يٰبُنَيَّ
اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۱۶ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۱۷ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۱۸ وَاقْصِدْ فِيْ
مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۱۹ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ
اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ
بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۲۰’’

ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی اور حکم دیا کہ تم خدا کا شکر ادا کرو اور جو خدا کا شکر ادا کرے گا وہ (اپنے ہی فائدے کے) لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑ) کیونکہ خدا تو بہر حال بے پرواہ اور قابل حمد و ثنا ہے (وہ وقت یاد کرو) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے اسکی نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹا کبھی کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا شرک یقیناایک بڑا گناہ ہے اور ہم نے انسان کو جسے اسکی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کے پیٹ میں رکھا دو برس بعد اسکی دودھ بڑھائی کی اپنے اور اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی اور آخر سب کو لوٹ کر میری طرف آنا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جس کا تجھ کو کچھ علم بھی نہیں تو تو ان کی اطاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہنچانا) اور دنیا کے کاموں میں ان کا مکمل ساتھ دے اور ان لوگوں کے طریقہ پر چل جو ہر بات میں میری طرف رجوع کرے تم سب کی رجوع میری طرف ہے (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے اسکا انجام بتادوں گا اے بیٹا اس میں شک نہیں کہ وہ عمل اچھا ہو یا برا اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہو تو بھی اُسے خدا قیامت کے دن حاضر کردے گا بے شک خدا بڑا باریک بین و واقف کار ہے اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھّا کام کرنے کو کہا کرو اور برے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنا منہ نہ پُھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور اِترانے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ اپنی چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کرو اور دوسرے سے بولنے میں اپنی آواز دھیمی رکھو۔ کیونکہ آوازوں میں سب سے بُری آواز (چیخنے کی وجہ سے) گدھے کی ہے کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا نے ہی یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کردیں اور بعض لوگ (نصر بن حارث

وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو خواہ مخواہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ نہ ان کے پاس علم ہے اور نہ ہدایت ہے۔

حاشیہ

حضرت لقمانؑ ماعوز حضرت ابراہیمؑ کے بھائی راخوار ابن تارخ کے پوتے تھے اور حضرت ایوب کے بھانجے حضرت داؤد کے زمانہ سے حضرت یونسؑ کے زمانہ تک زندہ رہے پہلے یہ بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ خدا کے مطیع دوست نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے اکثر چُپ رہا کرتے اور زیادہ غور و فکر کرتے اور بہت تیز نظر تھے نہ دن کو کبھی سوتے اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے آپ کو کسی نے نہ کبھی پیشاب پاخانے جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور نہ کسی چیز سے کھیلتے گناہ کے خوف سے کبھی نہ ہنستے اور نہ کبھی کسی پر غصہ کیا نہ کبھی کسی سے مذاق نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوئے اور نہ تلف ہونے پر غمگیں بہت نکاح کئے اور بہت اولادیں ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر نہ روئے اور اگر کہیں جھگڑا ہوا تو صلح کرادیتے اچھّی بات سنتے تو اسکی تفسیر اور اسکے کہنے والے کو پوچھتے فقہاء کی ہم نشینی اور حکام کے حال کی تفتیش ان کی عادت تھی غرض ان کی باتوں کی وجہ سے خدا نے ان کو حکمت عطا فرمائی ایک دن دوپہر کو قیلولہ کرنے کے واسطے لیٹے کہ کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے اور پکار کر کہا مگر آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں اے لقمان! تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین پر بادشاہ اور خلیفہ بنائے آپ نے فرمایا اگر خدا نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کو یہی منظور ہے تو مجھے عذر نہیں بسر و چشم قبول ہے اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ ایک نہایت سخت امر ہے اور میں اس بار کا اہل نہیں ہوسکتا اسکے بعد خدا نے ان کو حکمت عطا فرمائی کہ آپ کا سینہ علم و حکمت سے منوّر ہوگیا آپ جس راہ سے گذرتے بوٹیاں وغیرہ پکار کر کہتیں مجھ میں یہ فائدہ اور یہ نقصان ہے۔

آپ نے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کا شکریہ اس وجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں پھر چونکہ ماں کے حقوق اسی رحمتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اس وجہ سے اسکا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کا حکم مقدم رکھے۔

سوانح حیات حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام خلاق عالم کے بھیجے ہونے بر گزیدہ بندے تھے اور علم لدنّی کے حامل تھے ان کی والدہ کا نام متی ہے وہ اپنی والدہ سے اس طرح منسوب ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام سے آپ بھی حضرت یونس علیہ السلام بن حی سے منسوب تھے لیکن بعض روایات میں ہے کہ متی حضرت یونس علیہ السلام کے والد تھے (حیات القلوب جلد نمبر۱ صفحہ ۶۶۷ طبع لاہور) واللہ اعلم

خدانے آپ کو جس قرأت کی صفت دی تھی وہ بھی اس طرح وحوش و طیور کو بے خود کر دیتے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام اپنے لحن سے، آپ بے حد خوش نویس تھے آپ کا لقب " ذوالنّون" اور صاحب اطوت تھا وہ نویں صدی قبل مسیح میں مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت یونس بن متی شہر موصل کے قریب نبوا کے رہنے والوں پر تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہوئے ان کی قوم کے افراد ایک لاکھ سے زائد تھے آپ نے تینتیس (۳۳) سال تک ہدایت کی لیکن صرف دو افراد کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ایک " روبیل" تھا جو حکیم اور عالم تھا اور آپ کا مصاحب تھا دوسرا تنوخا جو عابد اور زاہد تھا جو جنگلوں میں لکڑیاں کاٹ کر اپنی بسر اوقات کیا کرتا تھا۔

حضرت یونسؑ جب تبلیغ کرکے تھک گئے تو آپ نے اپنے دونوں مومنوں سے مشورہ کیا کہ میں چاہتا ہوں اس قوم ناہنجار کے لئے بد دعا کروں۔

روبیل نے کہا: آپ خداوند عالم سے درخوست ضرور کریں لیکن اپنا کام بدستور جاری رکھیں جب کہ تنوخا

نے کہا آپ ضرور بد دعا کریں تاکہ یہ سب تباہ و برباد ہو جائیں۔
حضرت نے تنو خا کی بات مانی اور بد دعا کے لئے بارگاہ الٰہی میں دست دعا بلند کئے اور ۱۵ شوال کا دن عذاب کے لئے مقرر ہوا۔
آپ نے عذاب الٰہی کے دن اور تاریخ کی منادی کرادی اور خود تنو خا کو لے کر پہاڑوں پر چلے گئے روبیل نے اسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا۔
حضرت یونس علیہ السلام کے پہاڑ پر جانے بعد روبیل ایک پہاڑ پر گیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا میری قوم آگاہ ہو کہ نبی خدا نے جو فرمایا ہے کبھی غلط نہیں ہو سکتا ۱۵ شوال تباہی کا دن ہے میں بلحاظ انسانیت اور ہمدردی بتاتا ہوں لوگوں نے اسکی بات کو مان لیا پوچھا اب کیا کریں آپ نے فرمایا پہلے تم وحدانیت کا اقرار کرو اسکے بعد حضرت یونسؑ کی نبوت پر ایمان لاؤ اور انہیں برحق سمجھو اب تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں سے جنگل کی طرف نکل پڑو بچّوں کو ماؤں سے جدا کرو اور بچھڑوں کو گایوں سے اور توبہ اور استغفار کرو اپنی خطاؤں کا اقرار کرو، کہو! رب کریم تیری وحدانیت کو تسلیم کرتے ہیں اور حضرت یونس پر ایمان رکھتے ہیں ہم تیرے ذلیل بندے ہیں ہمیں اپنے عذاب سے بچالے۔
حضرت یونس علیہ السلام کی بد دعا سے عذاب آیا لیکن ان کی تضرع وزاری کے سبب اسے ٹال دیا گیا۔
حضرت یونس علیہ السلام وقت گذرنے کے بعد اپنے غار سے نکلے اور تینو کی آبادی کی طرف دیکھا تو تباہی کے آثار نظر نہ آئے بلکہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہیں سخت حیران ہوئے کسان سے پوچھا کہ یونس کی قوم کا کیا بنا اس نے کہا حضرت یونسؑ کی بد دعا سے عذاب آیا لیکن ان کی آہ وزاری سے ٹل گیا اور سب لوگ مسلمان ہو گئے حضرت یونس علیہ السلام کے انتظار میں ایمان لانے کے منتظر ہیں۔
حضرت یونس علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ عذاب رُک گیا تو یہ خیال کر کے قوم مجھے جھوٹا قرار دے گی

اس شرمندگی میں شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چل دیئے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے جب کشتی وسط دریا میں پہنچی تو طوفان میں گھر گئی ملاحوں نے کہا اس کشتی پر کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے لہٰذا اس شخص کو چاہئے کہ وہ دریا میں چھلانگ لگا دے چنانچہ آپ نے کہا وہ شخص میں ہوں لیکن آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر لوگوں کو یقین نہ آیا لہٰذا قرعہ ڈالا گیا تین بار ایسا کیا اور ہر بار آپ کے نام نکلا آپ نے فوراً دریا میں چھلانگ لگا دی ادھر مچھلی نے آپ کو نگل لیا اور چالیس دن تک اپنے پیٹ میں لئے رہی ادھر خداوند عالم نے مچھلی کو وحی کی کہ یہ تیرا رزق نہیں ہے بلکہ تو ان کی محافظ ہے اس دوران حضرت یونس علیہ السلام توبہ واستغفار کرتے رہے "لاالٰہ الّا انت سبحانك انی کنت من الظالمین" کی تسبیح کرتے رہے اسکے بعد مچھلی نے آپ کو خشکی پر آکر اُگل دیا بطن ماہی میں رہنے کی وجہ سے آپ کی کھال بہت نرم ہو گئی تھی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک کدو کی بیل اگائی جس کے سبب دھوپ سے اور مکھی سے محفوظ رہے پھر کدو کی بیل خشک ہو گئی اور آپ صحت یاب ہو گئے تو آپ اُٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہوئے ناگاہ ایک چرواہے کو دیکھا کہ گھاس کا گٹھڑا لئے شہر جا رہا ہے آپ نے اس کو قریب بلایا اور کہا کہ شہر میں ندا کر دو کہ یونسؑ پیغمبر پھر شہر واپس آرہے ہیں چرواہے نے کہا یونسؑ تو دریا میں چھلانگ لگا کر ہلاک ہو چکے ہیں مجھے کیسے یقین ہو کہ آپ ہی حضرت یونس علیہ السلام ہیں آپ نے کہا یہ تمہارا گو سفند اسکی گواہی دے گا ادھر گو سفند نے گواہی دی وہ گو سفند کو کندھے پر اٹھا کر شہر لے گیا اور شہر میں اعلان کیا لوگوں کو یقین نہ پیدا ہوا تو گو سفید نے گواہی دی لوگ ان کے استقبال کے لئے دوڑ پڑے اور بڑی شان و شوکت سے ان کو وطن واپس لائے اور اپنے مومن ہونے کا اظہار کیا تنوخا اور روبیول کی گفتگو ہوئی اور تنوخا نے روبیل سے اس بات کا اعتراف کیا کہ علم و حکمت تقویٰ کے ساتھ زہد سے بہتر ہے اور عبادت علم کے بغیر ناقص ہے۔

سورہ قلم آیت نمبر 52/48

"فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ! اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ؀۴۸ لَوْ لَآ
اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ۴۹ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۵۰ وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ! ۵۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ، ۵۲"

تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی (کا نوالا ہونے) والے (یونس) کے ایسے نہ ہو جاؤ کہ وہ جب غصہ میں بھرے ہوئے تھے اپنے پروردگار کو پکارا اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور ان کا برا حال ہوتا تو ان کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کرکے نیکوکاروں میں بنا دیا اور کفار جب قرآن کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر راہ راست سے ضرور پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں یہ تو امّی ہے یہ قرآن تو سارے جہاں کی نصیحت ہے۔

سورہ یٰسین آیت نمبر 25/13

"وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ! اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۱۳ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ
اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۱۴ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا، وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ، اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۱۵ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ
اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۱۶ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۱۷ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۱۸ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؀

اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۱۹ وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى
قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ۲۰ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـَٔلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۲۱
وَ مَا لِىَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۲۲ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ
الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِۚ ۲۳ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ
مُّبِيۡنٍ ۲۴ اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ؕ ۲۵ ”

(اے رسول) تم ان سے مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) کا قصہ بیان کرو جب وہاں ہمارے پیغمبر آئے اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو پیغمبر یوحنا اور یونس بھیجے تو ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلا دیا تب ہم نے ایک تیسرے پیغمبر شمعون سے ان دونوں کو مدد دی تو ان تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں وہ لوگ کہنے لگے تم لوگ بھی تو بس ہمارے سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وازل) نہیں کیا تم سب کے سب بالکل جھوٹے ہو تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے ہم یقینی اس کے بھیجے ہوئے ہیں (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا احکام خداوندی کا پہنچا دینا فرض ہے وہ بولے ہم نے تو تم کو بہت نحس قدم پایا کہ تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے اگر تم اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تم کو ضرور سنگسار کر دینگے اور تم کو ہمارا یقینی دردناک عذاب پہنچے گا پیغمبروں نے کہا تمہاری بدشگونی تمہاری کرنی تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے تو اس کو تم بدشگونی کہتے ہو بلکہ تم خود اپنی حد سے بڑھ گئے ہو اور اتنے میں شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے میری قوم ان پیغمبروں کا کہنا مانو ایسے لوگوں کا ضرور کہنا مانو جو تم سے تبلیغ رسالت کی مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں اور مجھے کیا خبط ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا اس کی

عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب آخر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بناؤ اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ اسکی سفارش ہی میرے کام آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے اس مصیبت سے چھڑا سکیں گے اگر ایسا کروں تو میں اس وقت میں یقینی صریحی گمراہی میں رہوں گا میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا میری سنو اور میری مانو مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا۔

سورہ یونس آیت نمبر 98/96

"اِنَّ الَّذِیۡنَ حَقَّتۡ عَلَیۡہِمۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ۹۶ وَ لَوۡ جَآءَتۡہُمۡ کُلُّ اٰیَۃٍ حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ۹۷ فَلَوۡ لَا کَانَتۡ قَرۡیَۃٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَہَاۤ اِیۡمَانُہَاۤ اِلَّا قَوۡمَ یُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا کَشَفۡنَا عَنۡہُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡیِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ مَتَّعۡنٰہُمۡ اِلٰی حِیۡنٍ ۹۸"

وہ لوگ جب تک درد ناک عذاب دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائینگے اگرچہ ان کے سامنے ساری خدائی کے معجزے آموجود ہوں کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان قبول کرتی اس کو اسکا ایمان فائدہ مند ہوتا ہاں یونس کی قوم جب عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہم نے دنیا کی چند روزہ زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور ہم نے انہیں خاص وقت تک چین کرنے دیا۔

حاشیہ

حضرت یونس بن متی علیہ السلام شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والے تیس برس کی عمر میں نبی مقرر ہوئے اور ان کی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے تینتیس (۳۳) برس تک آپ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ایک روبیل جو حکیم عالم اور آپ کا مصاحب تھا اور دوسرا تنوخا جا عابد تھا اور

جنگل میں لکڑیاں کاٹ کر زندگی بسر کرتا تھا آپ نے بد دعا کی۔ حکم الہٰی ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہونے پر بہت مصر ہوئے تو حکم ہوا شوال کی 15 تاریخ چہار شنبہ کو عذاب نازل ہوگا۔

ہر چند روبیل نے فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپ نے تنوخا کے کہنے سے شہر میں منادی کرادی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ میں جا چھپے اور عذاب کے منتظر بیٹھے رہے۔

یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی اے قوم تم لوگ غافل بیٹھے ہو اور تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا اور یونس علیہ السلام پر ایمان لاؤ اور خدا سے گریہ وزاری کرکے عذاب کے دفع کی دعا کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے۔

روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچّوں کو ماؤں سے جدا کرکے اور بوڑھوں کو جوانوں سے جدا کرکے سب کے سب گریہ وزاری میں مشغول ہوئے آخر معین وقت پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور گریہ وزاری سے ٹل گیا۔

دوسرے دن یونس علیہ السلام یہ خیال کرکے اب تو وہ تباہ ہوگئے ہونگے شہر کی طرف چلے تو لوگوں کی آمد و رفت کو دیکھا سمجھ گئے کہ عذاب نہیں آیا اس وقت یہ خیال کرکے کہ میری قوم مجھ کو جھوٹا سمجھے گی شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گے۔

جب تنوخا شہر کی طرف آیا تو روبیل نے کہا کیوں تیری رائے صحیح نکلی یا میری؟

وہ بولا: تیری۔

حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے دریا پر آئے اور کشتی پر سوار ہوئے آپ کو کشتی سے باہر پھینکا گیا مچھلی نے نگل لیا پھر حکم خدا سے باہر نکلے اور چالیس روز بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپ کی تصدیق کی

آپ خوش و خرم اپنی قوم میں رہنے لگے۔

سورہ انعام آیت نمبر 87/86

"وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ الۡیَسَعَ وَ یُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا ؕ وَ کُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ
وَ ذُرِّیّٰتِہِمۡ وَ اِخۡوَانِہِمۡ ۚ وَ اجۡتَبَیۡنٰہُمۡ وَ ہَدَیۡنٰہُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۸۷﴾"

اسماعیل والیسع یونس و لوط کی بھی ہدایت کی اور سب کو سارے جہاں پر فضیلت عطا کی اور صرف انہیں کو نہیں بلکہ ان کے بات داداؤں کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہتوں کو منتخب کیا اور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کی

سورہ صافات آیت نمبر 147/138

"وَ بِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ اِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ؕ اِذۡ اَبَقَ اِلَی الۡفُلۡکِ
الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاہَمَ فَکَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالۡتَقَمَہُ الۡحُوۡتُ وَ ہُوَ مُلِیۡمٌ ﴿۱۴۲﴾
فَلَوۡ لَاۤ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیۡ بَطۡنِہٖۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذۡنٰہُ
بِالۡعَرَآءِ وَ ہُوَ سَقِیۡمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ اَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡہِ شَجَرَۃً مِّنۡ یَّقۡطِیۡنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرۡسَلۡنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ
اَلۡفٍ اَوۡ یَزِیۡدُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ؕ"

اس میں شک نہیں کہ یونس بھی پیغمبروں سے تھی (وہ وقت یاد کرو) جب یونس بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے تو اہل کشتی نے قرعہ ڈالا تو ان ہی کا نام نکلا اور یونسؑ نے زک اٹھائی (اور دریا میں ڈالے گئے) تو ان کو ایک مچھلی نگل گئی یونسؑ خود اپنی ملامت کر رہے تھے پھر اگر یونس خدا کی تسبیح نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے پھر ہم نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ایک کھلے میدان

میں ڈال دیا اور تھوڑی ہی دیر میں نڈھال ہو گئے ہم نے ان پر ایک کدو کا درخت اگا دیا اسکے بعد ہم نے ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کی طرف (پیغمبر بنا) کر بھیجا تو وہ لوگ ان پر ایمان لائے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 88/87

"وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚ ۸۷ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۸۸"

ذوالنّون (یونسؑ) کو یاد کرو کہ غصہ میں آکر چلے اور یہ خیال کیا ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے تو ہم نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچادیا تو گھٹاٹوپ اندھیرے میں چلّا اٹھا پروردگار تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے پاکیزہ ہے بے شک میں قصوروار ہوں تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں رنج سے نجات دی اور ہم تو ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

حاشیہ

جب آپ پہاڑ سے نکل کر شہر کی طرف آئے اور لوگوں کو چلتے پھرتے دیکھا سمجھ گئے عذاب نہ آیا اور آپ نے اپنا رخ دریا کی طرف کیا اور جب آپ کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی ڈوبنے لگی ناخدا کشتی بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر جاتا ہے حضرت یونس بولے ہاں وہ میں ہوں ان لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا لیکن جب قرعہ ڈالا گیا تو آپ کا نام نکلا اس طرح تین دفعہ آپ ہی کا نام نکلا آخر آپ وہاں سے اٹھے اور دریا میں چھلانگ لگادی سیدھے مچھلی کے پیٹ میں پہنچے اور پھر زمین پر ڈال دیئے گئے اسی وجہ سے آپ کا لقب ذوالنّون پڑا (مچھلی والا)۔

سورہ نساء آیت نمبر 163

"اِنَّاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ۚ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ عِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ هٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۱۶۳﴾"

(اے رسول) ہم نے تمہارے پاس بھی تو اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح اور ان کے بعد پیغمبروں پر بھیجی تھی اور جس طرح ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ و اسحاقؑ یعقوبؑ و اولاد یعقوب و عیسیٰؑ و ایوبؑ و یونسؑ و ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

حضرت شمعون علیہ السلام

یسین یت نمبر 29/14

"اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْآ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ
١٤ قَالُوْآ مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ١٦ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ
١٧ قَالُوْآ اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ١٨ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ١٩ وَ جَآءَ
مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ٢٠ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا
يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ٢١ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٢٢
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا
يُنْقِذُوْنِ ۚ ٢٣ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٢٤ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ؕ ٢٥ قِيْلَ
ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۙ ٢٦ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ
الْمُكْرَمِيْنَ ٢٧ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ٢٨ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ٢٩"

(ہمارے) پیغمبر آئے اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو پیغمبر یوحنا و یونس) بھیجے تو ان لوگوں نے

ان دونوں کو جُھٹلایا تب ہم نے تیسرے پیغمبر شمعون سے ان دونوں کی مدد کی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے آئے ہیں وہ لوگ کہنے لگے تم لوگ بھی تو بس ہمارے جیسے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل نہیں کیا تم سب کے سب بالکل جھوٹے ہو تو ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقینی اس کے بھیجے ہوئے ہیں تم مانو یا نہ مانو ہم پر تو بس کھلم کھلا احکام خدا کا پہنچا دینا فرض ہے وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے تو اگر تم باز نہ آئے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کردینگے اور تم کو ہمارا یقینی عذاب پہنچے گا پیغمبروں نے کہا تمہاری بد شگونی تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے تو تم اس کو بد شگونی کہتے ہوں بلکہ تم خود حد سے بڑھ گئے ہو اور (اتنے میں) شہر کے اس سرے سے ایک شخص حبیب نجار دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے میری قوم ان پیغمبروں کا کہنا مانو ایسے لوگوں کا ضرور کہنا مانو جو تم سے تبلیغ رسالت کی کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور مجھے کیا خبط ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا اسکی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان کی سفارش ہی میرے کچھ کام آئیگی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت) سے چھڑا ہی سکیں گے تو اس وقت میں صریح گمراہی میں ہوں میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو اور مانو مگر ان لوگوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا تب حکم خدا ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ اس وقت بھی اس کو قوم کا خیال آیا اور کہا میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں شامل کر دیا۔ کاش! اس کو میری قوم کے لوگ جان لیتے اور ہم نے اسکے مرنے کے بعد اسکی قوم پر (ان کی تباہی) کے لئے نہ تو آسمان سے کوئی لشکر بھیجا اور نہ کبھی اتنی سی بات کے لئے لشکر اتارنے والے تھے وہ تو چنگھاڑ تھی جو کر دی گئی تو بس پھر وہ فوراً چراغ سحری کی طرح بجھ گئے۔

حاشیہ

یہ ان ہی حبیب نجار کا قصہ ہے جس کا خطاب مومن آل یٰسین ہے ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ انہیں پتھر مارتے اور نصیحت کرتے جاتے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنّت ہوئے ان کا مرنا تھا کہ قہر خدا نازل ہوا پہلے ان پر قحط کی مار پڑی اس کے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری ساری بستی تباہ ہو گئی۔

سوانح حیات حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام خلّاق عالم کے بڑے برگزیدہ نبی افضل کائنات تھے ان کی عبادت گزاری اور تقدس پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے جس زمانہ میں آپ کو نبوت ملی اور انہیں مبعوث کیا گیا دنیا میں اور کوئی نبی موجود نہ تھا آپ کا سلسلہ نسب حضرت داؤد علیہ السلام سے ملتا ہے آپ کے والد ماجد کا نام ثعلبی نے یو حنا لکھا ہے جبکہ طبری میں برخیا۔

ثعلبی کے بیان کے مطابق ایک شخص خانود نامی تھا اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کا نام ایشاع اور دوسری کا نام حنہ تھا اول الذکر کر حضرت زکریا علیہ السلام کے عقد میں تھیں ثانی عمران سے بیاہی گئیں جن سے حضرت مریم علیہاالسلام تولد ہوئیں تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ آپ حضرت مریم علیہاالسلام کے بہنوئی تھے۔

جناب حنہ کا بڑھاپے کی وجہ سے سلسلۂ تولید بند ہو چکا تھا لیکن ایک دن ایک طائر پر نظر پڑی جو اپنے بچّے کو کچھ کھلا رہا ہے فرزند کی حسرت دل میں جاگ اٹھی دست سوال بلند کیا اور رحمت خداوندی جوش میں آئی اور حمل ٹھہر گیا قرآن مجید پارہ ۳ کے رکوع ۱۲ میں ہے عمران کی بیوی حنہ نے خدا سے عرض کی اے میرے پالنے والے میرے پیٹ جو بچّہ ہے اس کو دنیا کے کام سے آزاد کرکے تیری نذر کرتی ہوں خدایا! میری نذر قبول فرما بے شک تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

خداوند عالم نے عمران کو اطلاع دی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کروں گا جو مادر زاد اندھوں کو بینا کردے گا اس وجہ سے حنہ کو خیال تھا کہ ان کے بیٹا پیدا ہوگا لیکن جب بیٹی ہوئی تو اُس کا نام مریم رکھا جس کے معنی

کنیز خدااور عابدہ کے ہیں اس کی کفالت کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کودے دیا کفالت کے سلسلہ میں باقاعدہ قرعہ اندازی ہوئی اور قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا۔

حضرت مریم علیہا السلام جب سن تمیز کو پہنچی تو حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک الگ حجرہ کوٹھے پر بنا دیا یہ اتنا بلند تھا کہ کوئی بغیر سیڑھی کے اوپر نہ جا سکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تو باہر سے قفل لگا کر چابی بھی اپنے پاس رکھتے جب کسی وقت حضرت زکریا علیہ السلام ان کے حجرے میں ان کی خبر گیری کے لئے آتے تو کچھ نہ کچھ کھانے کو ضرور پاتے پوچھتے تو آپ فرماتیں خدا کے یہاں سے آیا ہے بے شک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے اور بلا فصل کے میوے آپ کے پاس موجود ہوتے ایک روایت کے مطابق انتہائی حسین تھیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے حالات کو دیکھ کر دل میں طلب فرزند جاگ اٹھا دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے خدایا میں اور میری بیوی بوڑھی ہو چکی ہیں بانجھ بھی ہے لیکن تو تو بڑا قادرِ مطلق ہے اپنی بارگاہ سے ایک پاکیزہ اولاد عطا کر ابھی آپ محراب عبادت میں تھے کہ فرشتے نے ان کو آواز دی خدا تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی خوش خبری دیتا ہے جو عیسیٰ کی تصدیق کرے گا اور لوگوں کا سردار ہوگا اور عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا یہ سن کر آپ نے تعجب کیا آپ کو تشفی دی گئی تین روز متواتر روزے رکھنے کا حکم ہوا بشارت فرزند پانے کے بعد عرض کی مالک اسکی کوئی نشانی بتا دے ارشاد ہوا نشانی یہ کہ انعقاد کا عہد آئے گا باوجود تندرستی کے تم کسی سے بات نہ کر سکو گے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ مریم آیت نمبر 15/1

"كٓهٰيٰعٓصٓ ١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ٢ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ٣ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ٤ وَ
اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ٥
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ٦ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ
اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ٨ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ
قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ
سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ١٢ وَّحَنَانًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا ١٣ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ١٤ وَسَلٰمٌ
عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ١٥"

یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے خاص بندے زکریاؑ کے ساتھ کی تھی کہ جب زکریاؑ نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز میں پکارا اور عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں ہیں اور سر ہے کہ بڑھاپے کی آگ کی وجہ سے بھڑک اٹھا (سفید ہوگیا) اور میرے پالنے والے میں تیری بارگاہ میں دعا کرکے کبھی محروم نہیں رہا اور میں اپنے مرنے کے بعد اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں کہ مبادا دین کو برباد کردیں اور میری بیوی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا کر جو میری اور یعقوبؑ کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا (خدا نے فرمایا) ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے پیشتر کسی کو ہمنام نہیں پیدا کیا ذکریاؑ نے عرض کی یاالٰہی بھلا مجھے لڑکا کیونکر پیدا ہوگا حالت یہ ہے کہ میری بیوی تو بانجھ ہے اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں (خدا نے فرمایا) ایسیا ہی ہوگا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ ہم پر (کچھ دشوار نہیں) آسان ہے اس سے پہلے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے زکریا نے عرض کی بار الٰہی میرے لئے کوئی علامت مقرر کردے حکم ہوا تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم تین رات لوگوں سے بات نہ کرسکو گے پھر زکریاؑ اپنے عبادت کے حجرے سے اپنی قوم کے پاس ہدایت دینے کے لئے نکلے تو ان سے اشارہ کیا تم لوگ صبح و شام اسکی تسبیح و (تقدیس) کیا کرو غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور (ہم نے ان سے کہا) اے یحییٰ کتاب توریت مضبوطی کے ساتھ لو اور ہم نے انہی بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے نبوت اور رحم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور وہ (خود) بھی پرہیزگار اور اپنے ماں باپ کے حق میں سعادت مند تھے سرکش و نافرمان نہ تھے اور ان پر (برابر) سلام ہے جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے اور جس دن دوبارہ اٹھ کھڑے کئے جائینگے۔

حاشیہ

آپ چونکہ خود ننانوے برس کے بڈّھے اور آپ کی بیوی اٹھّاسی برس کی بڑھیا اس پر بانجھ اسی وجہ سے دھیمی آواز سے دعا کی، جو قبول ہوئی۔

یہ بھی خدا کی خاص مہربانی تھی کہ اس نے اس سن میں لڑکا عطا کیا پھر نام بھی خود ہی تجویز کیا نام بھی وہ جو ہر لحاظ سے بہتر جس کے معنی جیتا جاگتا۔

حضرت یحییٰ کا حال امام حسین علیہ السلام سے بہت مطابقت رکھتا ہے:

ا۔ مدت حمل۔ ۲۔ کسی کا ہمنام نہ ہونا۔

اس وجہ سے سفر کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یاد فرماتے تھے حضرت یحییٰ علیہ السلام خدا کے مخصوص بندوں میں بھی خصوصیت رکھتے تھے کم سنی کی عمر میں توریت حفظ کی دس برس کے عمر میں تمام احکام سے واقف ہوئے خدا کے خوف کی تو یہ حالت تھی خشک روٹی کبھی کبھی کھا لیتے، ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور اس قدر روتے تھے کہ رخساروں کا گوشت گل گیا تھا اور دانت ظاہر ہوگئے تھے، شفقت مادری کی وجہ سے انہوں نے نمدے کے دو ٹکڑے رکھ دیئے تھے جو چہرے پر ٹھہر نہ پاتے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک دفعہ سن لیا تو روتے پیٹتے صحرا کی جانب نکل گئے ماں باپ تلاش میں نکلے تو تین دن بعد سجدے کی حالت میں بے ہوش پایا اور وہاں کی مٹی آنسوؤں سے کیچڑ ہوگئی تھی جب ماں نے چہرے کو صاف کرنا شروع کیا تو سمجھے ازرائیل ہے فرمایا بس اتنا ٹھہر جا کہ میں اپنے بوڑھے ماں باپ سے ملاقات کرلوں تب ماں نے کہا بیٹا میں تیری ماں ہوں اور پھر صحرا کی طرف بھاگنا شروع کیا مگر ماں باپ مجبور کرکے گھر لائے عمر بھر شادی نہیں کی۔

آپ کی شہادت کی وجہ اس زمانہ کا بادشاہ تھا بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی جس کی پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی جب بوڑھی ہوئی تو اپنی لڑکی کے ذریعہ اسکی توجہ مبذول کرانی چاہی بادشاہ نے یحییٰ علیہ السلام سے

پوچھا۔آپ نے فرمایا کہ تجھ پر حرام ہے۔

ایک دن بادشاہ نشہ میں مست تھا تواس کمبخت عورت نے لڑکی کوآراستہ کرکے اسکے سامنے پیش کیا بادشاہ نے اسکی طرف ہاتھ بڑھانا چاہاتو عورت نے کہااسکا مہر یحیٰؑ علیہ السلام کاسر ہے۔

بادشاہ نےآپ کے قتل کاحکم دیااویوں آپ کاسر طشت میں کاٹ کر پیش کیا گیا۔

غرض آپ شہید ہوئے خون کنواں میں ڈال دیا گیا یہاں تک بخت النصر بادشاہ ہوااس نے مع بادشاہ کے ستّر ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔

تین وقت انسان پر سخت ہیں ایک پیدائش دنیاکا طلسم دیکھنا۔دوسرے موت آخرت کاکارخانہ دیکھنا تیسرے قیامت دنیاوآخرت اوربزرخ کے خوفناک مناظر دیکھنا۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 90

"فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ90"

ہم نے ان کی دعاسن لی اورانہیں یحیٰؑ سابیٹا عطا کیااور ہم نے ان کی بیوی کواچھّا بنادیااس میں شک نہیں کہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے گڑگڑایا کرتے تھے۔

حضرت ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم میں

سورہ کہف آیت نمبر 100/83

”وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۭ۸۳ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ
فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ۸۴ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۸۵ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۸۷ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ
الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۭ۸۸ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۸۹ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ۹۰ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ
اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۹۲ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ
دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۹۳ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا
۹۴ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ۙ۹۵
اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ
نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ۹۶ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ
نَقْبًا ۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ
حَقًّا ؕ۹۸ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا ۙ۹۹ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ۙ۱۰۰

اور تجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ عنقریب اس کی کچھ سرگزشت تم سے بیان کروں گا۔ ہم نے اسے روئے زمین پر قدرت وحکومت عطا فرمائی اور ہر طرح کے اسباب اس کے اختیار میں دیئے۔ پس اس نے ان اسباب سے استفادہ کیا یہاں تک کہ وہ سورج کے مقامِ غروب تک پہنچا۔ اسے آفتاب ایسے دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ سیاہ کیچڑ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہو۔ وہاں اس نے ایک قوم کو آباد پایا۔ ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! کیا تم انہیں سزا دینا چاہو گے یا اچھّی جزا؟ وہ کہنے لگا: جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں تو ہم عنقریب سزا دیں گے اور وہ اپنے رب کی طرف پلٹ جائیں گے اور اللہ انہیں سخت سزا دے گا۔ رہا وہ شخص جو ایمان لے آئیگا اور نیک کام کرے گا وہ اچھّی جزا پائے گا اور ہم اسے آسان کام کہیں (سونپیں) گے۔ اس نے پھر ان اسباب سے کام لیا۔ یہاں تک کہ وہ سورج کے مقامِ طلوع تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایسے لوگوں پر طلوع کر رہا ہے جن کیلئے سورج کے سوا ہم نے کوئی ستر (اور لباس) قرار نہیں دیا۔ جی ہاں! (ذوالقرنین کا معاملہ) ایسا ہی تھا اور اس کے پاس جو وسائل تھے ہم

ان سے اچھّی طرح آگاہ تھے۔ اس نے پھر ان وسائل سے استفادہ کیا۔ (اور اسی طرح اپنا سفر جاری رکھا) یہاں تک کہ پہاڑوں کے درمیان پہنچا اور وہاں ان دو گروہوں سے مختلف ایک ایسا گروہ پایا جس کے لوگ کوئی بات نہیں سمجھ سکتے تھے۔ (وہ لوگ) کہنے لگے: اے ذوالقرنین! یاجوج وماجوج اس سرزمین پر فساد برپا کرتے ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ اگر اخراجات تجھے ہم فراہم کر دیں اور تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دے؟ (ذوالقرنین نے) کہا: اللہ نے جو میرے اختیار میں دیا ہے وہ (اس سے) بہتر ہے (جس کی تم پیشکش کرتے ہو) قوت وطاقت سے میری مدد کرو تاکہ تمہارے اور ان کے درمیان دیوار بنا دوں۔ لوہے کی بڑی بڑی سلیں میرے پاس لے آئو اور (انہیں ایک دوسرے پر چن دو) تاکہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ پوری طرح چھپ جائے اس کے بعد اس نے کہا (اس کے اطراف میں آگ روشن کرو اور) آگ کو دھونکو یہاں تک کہ (دھونکتے دھونکتے) انہوں نے لوہے کی سلوں کو سرخ انگارہ بنا کر پگھلا دیا اس نے کہا: (اب) پگھلا ہوا تانبا میرے پاس لے آئو تاکہ اسے اس کے اوپر ڈالدوں)۔ (آخر کار اس نے ایسی مضبوط دیوار بنا دی کہ) اب وہ اس کے اوپر نہیں جا سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ اس نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے لیکن جب میرے رب کا وعدہ آن پہنچا تو اسے درہم برہم کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔ اس دن کہ (جب یہ دنیا ختم ہو جائیگی) ہم انہیں اس طرح سے چھوڑ دیں گے کہ وہ باہم موجزن ہونگے۔ اس روز صور پھونکا جائیگا اور ہم انہیں نئ زندگی عطا کرکے سب کو جمع کر دیں گے۔ اس روز ہم جہنم کو کافروں کے سامنے پیش کریں گے۔

حاشیہ

ان کا نام عیاش یا عبداللہ تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں یہ روم کے شہنشاہ تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن قربِ خداوندی ہونے ہیں کوئی شک نہیں انہوں نے

ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے ان کے سر کے داہنی طرف ایسا سخت دار کیا کہ آپ شہید ہوگئے اور پانچ سو برس تک مردہ رہے خدا نے پھر زندہ کیا آپ ہدایت میں مشغول رہے اب کی دفعہ بائیں طرف ضرب لگی اور پھر پانچ سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہوئے آپ کے دونوں طرف زخم کی جگہ گڑھوں کے مشابہ نشان ہوگئے تھے شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے دو دفع زندہ ہوئے اس بناء پر آپ کا نام ذوالقرنین ہوا۔

دنیا کے چار شخص دنیا کے مالک ہوئے۔ دو مومن دو کافر ایک نمرود دوسرا نصر بخت،

ان کو ناسک کہتے تھے یہ لوگ بڑے قد آور سرخ اور کرنجی آنکھوں والے تھے ان کا لباس جانوروں کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھا۔

یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کے انہیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا کوئی سہارا نہ تھا گھاس ان کی غذا تھی جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی دھوپ کی شدت یا بارش سے بچنے کے لئے غاروں میں جا چھپتے تھے اس قوم کا نام ننگ تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ یاجوج اور ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں بعض ان کو ترک بعض پہاڑی کہتے ہیں یہ لوگ تین قسم کے تھے ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر تھے دوسرے ایسے چھوڑ چانکی لمبائی چوڑائی برابر تیسرے بڑے کنے ان کا ایک کان اوڑھنا اور ایک کان بچھونا ہوتا تھا ان کی تعداد چار لاکھ تھی اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جب تک اپنے نطفے سے ہزار جوان لڑنے والوں کو نہ دیکھ لیتا یہ اس قدر وحشی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کی بھی کوئی وقعت نہ تھی گھاس پھوس آدمی جانور سب کھا جاتے تھے جب کسی پر حملہ کرتے تو اسکا ستیاناس کر دیتے تھے۔

مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاموج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے وہ لوگ کسی

طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑے گی اور لوگ آپس میں گڈ مڈ ہو جائیں گے یا موج وماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے اسکی تفصیل سورہ انبیاء میں دیکھیں

حیات حضرت حزقیل علیہ السلام

حضرت حزقیل بن بوری، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یوشع بن نون علیہ السلام اور کالب بن یوحنا علیہ السلام کی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ (ثالث) قرار پائے وہ جناب کالب علیہ السلام کے جانشین تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کی تبلیغ کرتے تھے پھر خداوند عالم نے درجہ نبوت پر فائز کیا آپ بنی اسرائیل کی ہدایت کیا کرتے تھے۔

وہ تبلیغ دین میں اپنی جائے بعثت پر مشغول تھے کہ اسی دوران انہیں حکم ملا کہ کفار سے جنگ کرو آپ نے جب جنگ کے لئے آواز بلند کی تو ان کے ماننے والوں نے جنگ سے انکار کردیا جس کی سزا میں خدا نے ان میں طاعون کا عذاب نازل فرمایا طاعون سے بچنے کے لئے یہ سب کے سب شہر چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن راستہ ہی میں سب کے سب مر گئے ان کی تعداد ستّر ہزار بتائی جاتی ہے۔

ایک دن حضرت حزقیل علیہ السلام اعتکاف سے فارغ ہو کر ادھر سے گزرے تو ان کو دیکھ کر بہت متاسف ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی خدایا یہ تیری مخلوق ہے اگر تو انہیں زندہ کردے تو تیرا بڑا کرم ہوگا یہ تیری عبادت کریں گے خداوند عالم نے حضرت حزقیل علیہ السلام کو اسم اعظم تعلیم فرمایا اور کہا چلو میں پانی لے کر چھڑکو یہ سب زندہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور وہ سب کے سب تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے میں جس دن حضرت حزقیل علیہ السلام نے ہزاروں

آدمیوں کو پانی چھڑک کر زندہ کیا تھا وہ ''نوروز'' کا دن تھا اس لئے یہ سنّت آج بھی قائم ہے۔

حضرت حزقیل علیہ السلام کے عہد میں جس طرح یہ مردے زندہ ہوئے یہ ہمارے رجعت کا بیّن ثبوت ہے جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا۔

اس زمانہ کا بادشاہ قبط بیت المقدس کو تباہ وبرباد کرنے کے ارادے چلا اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا لوگ دوڑے ہوئے حضرت خزقیل علیہ السلام کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں آج رات بارگاہِ خداوندی میں درخواست کروں گا وحی الہی ہوئی حزقیل اسکا انتظام ہوگیا اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ ان کفار کی سانسیں بند کردو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

دوران تبلیغ آپ بابل کو ہجرت کرگئے اور وہیں وفات پائی۔

حضرت حزقیل علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ یٰسین آیت نمبر 29/13

"وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۚ ١٣ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ
اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ١٤ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ ١٥ قَالُوۡا رَبُّنَا يَعۡلَمُ
اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ١٦ وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ١٧ قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ لَئِنۡ
لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ١٨ قَالُوۡا طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ ؕ
اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ١٩ وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى
قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۙ ٢٠ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـئَلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ٢١
وَمَا لِىَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ
الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـئًا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۚ ٢٣ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ
مُّبِيۡنٍ ٢٤ اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ؕ ٢٥ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ
يَعۡلَمُوۡنَ ۙ ٢٦ بِمَا غَفَرَ لِىۡ رَبِّىۡ وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ٢٧ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡ

بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ۲۸ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ۲۹"

ان سے بستی والوں کی مثال بیان کیجئے کہ جس وقت خدا کے رسول ان کی طرف آئے۔ جبکہ ہم نے دو رسول ان کی طرف بھیجے لیکن انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔ اس لیے ہم نے ان دونوں کی تقویت کے لیے تیسرے کو بھیجا۔ ان سب نے کہا کہ ہم تمہاری طرف (اللہ کے) بھیجے ہوئے ہیں۔ لیکن انہوں نے (جواب میں کہا) کہ تم تو ہم جیسے بشر کے سوا اور کچھ نہیں ہو اور خداوند رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم صرف جھوٹ بولتے ہو۔ انہوں نے کہا ہمارا پروردگار آگاہ ہے کہ ہم یقینی طور پر تمہاری طرف اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے ذمہ تو واضح طور پر پہنچادینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو تمہیں اپنے لیے فال بد سمجھتے ہیں اور اگر تم ان باتوں سے ستبردار نہ ہوگے تو ہم تمہیں سنگسار کردیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دردناک سزا ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو خود تمہاری طرف سے ہے، اگر تم اچھّی طرح سے غور کرو، بلکہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔ ایک (باایمان) شخص شہر کے دور دراز مقام سے دوڑتا ہوا آیا (اور) اس نے کہا: اے میری قوم! خدا کے رسولوں کی پیروی کرو۔ ایسے لوگوں کی پیروی کرو کہ جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ خود ہدایت یافتہ ہیں۔ میں کیوں اس ہستی کی پرستش نہ کروں کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤگے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود اپنالوں جبکہ خدائے رحمٰن چاہے کہ مجھے نقصان پہنچے تو ان کی شفاعت میرے لیے کچھ بھی فائدہ مند نہ ہو اور نہ ہی وہ مجھے (اس کے عذاب سے) نجات دلا سکیں۔ اگر میں ایسا کروں تو پھر تو میں کھلی گمراہی میں ہوں گا۔ (اسی بنا پر) میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں،

میری باتیں کان لگا کر سنو۔ (آخر کار اسے شہید کر دیا گیا تو) اس سے کہا گیا کہ جنّت میں داخل ہو جا تو اس نے کہا کہ اے کاش میری قوم کو علم ہوتا۔ کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا ہے اور مکرم و محترم لوگوں میں سے قرار دیا ہے۔ ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر آسمان سے نہیں بھیجا اور نہ ہی ہماری یہ سنت تھی۔ صرف ایک آسمانی للکار تھی، پس اچانک سب خاموش ہو گئے۔

ان کے حالات جناب شمعون کے واقعہ میں دیکھئے

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ کہف آیت نمبر 100/83

"وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ۸۳ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ
فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ۸۴ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۸۵ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۵ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۸۷ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ
اِلْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ۸۸ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۸۹ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ۹۰ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ
اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۹۲ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ
دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۹۳ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا
۹۴ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ۹۵

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ
نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ۹۶ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ
نَقْبًا ۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ
حَقًّا ؕ ۹۸ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا ۙ ۹۹ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ ۱۰۰ ”

اور تجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ عنقریب اس کی کچھ سرگزشت تم سے بیان کروں گا۔ ہم نے اسے روئے زمین پر قدرت وحکومت عطا فرمائی اور ہر طرح کے اسباب اس کے اختیار میں دیئے۔ پس اس نے ان اسباب سے استفادہ کیا یہاں تک کہ وہ سورج کے مقامِ غروب تک پہنچا۔ اسے آفتاب ایسے دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ سیاہ کیچڑ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہو۔ وہاں اس نے ایک قوم کو آباد پایا۔ ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! کیا تم انہیں سزا دینا چاہو گے یا اچھّی جزا؟ وہ کہنے لگا: جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں تو ہم عنقریب سزا دیں گے اور وہ اپنے رب کی طرف پلٹ جائیں گے اور اللہ انہیں سخت سزا دے گا۔ رہا وہ شخص جو ایمان لے آئیگا اور نیک کام کرے گا وہ اچھّی جزا پائے گا اور ہم اسے آسان کام کہیں گے۔ اس نے پھر ان اسباب سے کام لیا۔ یہاں تک کہ وہ سورج کے مقامِ طلوع تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایسے لوگوں پر طلوع کر رہا ہے جن کیلئے سورج کے سوا ہم نے کوئی ستر (اور لباس) قرار نہیں دیا۔ جی ہاں! (ذوالقرنین کا معاملہ) ایسا ہی تھا اور اس کے پاس جو وسائل تھے ہم ان سے اچھّی طرح آگاہ تھے۔ اس نے پھر ان وسائل سے استفادہ کیا۔ (اور اسی طرح اپنا سفر جاری رکھا) یہاں تک کہ پہاڑوں کے درمیان پہنچا اور وہاں ان دو گروہوں سے مختلف ایک ایسا گروہ پایا جس کے لوگ

کوئی بات نہیں سمجھ سکتے تھے۔ (وہ لوگ) کہنے لگے: اے ذوالقرنین! یاجوج وماجوج اس سرزمین پر فساد برپا کرتے ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ اگر اخراجات تجھے ہم فراہم کر دیں اور تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دے؟ (ذوالقرنین نے) کہا: اللہ نے جو میرے اختیار میں دیا ہے وہ (اس سے) بہتر ہے (جس کی تم پیشکش کرتے ہو) قوت وطاقت سے میری مدد کرو تاکہ تمہارے اور ان کے درمیان دیوار بنا دوں۔ لوہے کی بڑی بڑی سلیں میرے پاس لے آؤ اور (انہیں ایک دوسرے پر چن دو) تاکہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ پوری طرح چھپ جائے اس کے بعد اس نے کہا (اس کے اطراف میں آگ روشن کرو اور) آگ کو دھونکو یہاں تک کہ (دھونکتے دھونکتے) انہوں نے لوہے کی سلوں کو سرخ انگارہ بنا کر پگھلا دیا اس نے کہا: (اب) پگھلا ہوا تانبا میرے پاس لے آؤ تاکہ اسے اس کے اوپر ڈال دوں)۔ (آخر کار اس نے ایسی مضبوط دیوار بنا دی کہ) اب وہ اس کے اوپر نہیں جا سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ اس نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے لیکن جب میرے رب کا وعدہ آن پہنچا تو اسے درہم برہم کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔ اس دن کہ (جب یہ دنیا ختم ہو جائیگی) ہم انہیں اس طرح سے چھوڑ دیں گے کہ وہ باہم موجزن ہونگے۔ اس روز صور پھونکا جائیگا اور ہم انہیں نئی زندگی عطا کر کے سب کو جمع کر دیں گے۔ اس روز ہم جہنم کو کافروں کے سامنے پیش کریں گے۔

سوانح حیات حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح معصوم علم لدنّی کے مالک اور افضل کائنات تھے مہمان نواز کی صفت خاص تھی انتہائی رقیق القلب تھے عذاب الٰہی کا تصور آتے ہی بیساختہ رونا شروع کردیتے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد حضرت زکریا علیہ السلام تھے والدہ کے نام میں اختلاف ہے کوئی ایشاع لکھتا ہے کوئی حنا۔آپ بڑی صفات کی بی بی تھیں نہایت عابدہ اور زاہدہ تھیں ایک نبی کی زوجہ اور نبی کی والدہ تھیں مگر قدرت خدا سے بانجھ تھیں یہاں تک کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر سو سال ہو گئی خود آپ کی عمر 98 سال ہو گئی تولید کے کوئی آثار نہ تھے یہاں تک کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد حضرت مریم علیہا السلام کی پرورش ہوئی حضرت مریم علیہا السلام کے حجرے میں آپ جب جاتے تو اللہ تعالیٰ کی کرامات نظر آتیں ان کو دیکھ کر آپ کے دل میں بھی اولاد کی تمنا جاگ اٹھی اور آپ کی دعا قبول ہوئی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلامکی تصدیق کا ذریعہ بنایا قرآن کے الفاظ ہیں:

"اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُكَ بِیَحۡیٰی مُصَدِّقًۢا بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ" (سورہ آل عمران...۳۹)

آپ کی چار سال کی عمر تھی جب کا ایک واقعہ ہے کہ لڑکے آپ کو کھیلنے کے لئے بلانے آئے تو آپ نے یہ کہہ کر منع کردیا کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں جب آپ کی عمر 10 سال ہوئی تو بڑے بڑے اجتماع میں کھڑے ہو جاتے اور تبلیغ شروع کردیتے اور اللہ کی طرف آنے کی دعوت دیتے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے ۳۰ سال کی عمر میں مبعوث کردیا تھا اور عہدۂ نبوت پر عمل پیرا

ہونے کا ثبوت ملتا تھا حضرت یحییٰ علیہ السلام تین سال میں مبعوث ہوئے اور شام کی طرف تبلیغ کرتے رہے دس سال کی عمر میں بنی اسرائیل میں تبلیغ کی طرف متوجہ ہوئے اور نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی اور بنی اسرائیل سے کہا تمہارے لئے بہتری بیس سال یا اس سے کم میں ہونے والی ہے جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام جو حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں تم میں بحیثیت نبی کام شروع کر دینگے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد میں درجہ بڑھا ہوا تھا کہ ان کو کسی نے کبھی ہنستے نہیں دیکھا آپ اس قادر مطلق کے بارے میں اور اپنی کمزوری پر نظر کرتے تو انتہائی گریہ کرتے آپ کے گریہ کا یہ عالم تھا کہ آنسوؤں کی وجہ سے رخسار کا گوشت گل گیا تھا اور جب آپ کے دانت نظر آنے لگے تو آپ کی والدہ نے آپ کے لئے دو نمدے سی دیئے تھے تاکہ آنسو اس میں خشک ہوتے رہیں اور رخسار محفوظ رہیں (حیات القلوب جلد ا صفحہ نمبر ۴۰۷)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کمال زہد کی وجہ سے ہمیشہ خرموں کے پتوں کا لباس پہنا اور پتیاں کھا کر گذرا اوقات کی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے ایک خصوصی بات یہ ہے کہ آپ جب خدا کو مخاطب کرتے تو خداوند عالم "لبیك یا یحیی" سے جواب ملتا اے یحییٰؑ میں تمہاری ہر بات سننے کو تیار ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر سلامتی دے رکھی ہے۔

نبی کی جانشینی پروردگار نے اپنے ذمہ رکھی ہے اس لئے اس نے تمام انبیاء کے جانشین براہ راست خود مقرر کئے ہیں اور اعلان کے ساتھ تقرر فرمایا اور کبھی اسکے نبی کے ذریعہ سے مقرر کیا جس طرح تمام انبیاء نے حکم خدا سے اپنا جانشین مقرر کیا اسی طرح یحییٰ نے جب اپنے لئے جان کا خطرہ محسوس کیا تو اپنا جانشین اولاد

شمعون سے مقرر کیا۔

ایک اسرائیلی بادشاہ" ہیرودس" تھا جس نے اپنے بھائی کی بیوی سے عقد کر لیا اور اس عورت سے اسکے پہلے شوہر یعنی موجودہ بادشاہ کے بھائی سے ایک حسین جمیل لڑکی تھی جسے موجودہ بادشاہ جائز طریقے پر اپنے بیوی بنانا چاہتا تھا جبکہ اس لڑکی کی ماں کی بھی یہی خواہش تھی۔

بالآخر اس نے ایک دن یحییٰ علیہ السلام کو بلوا بھیجا اور اس نے آپ سے اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا بالکل حرام ہے تیرے لئے یہ لڑکی کسی طرح حلال نہیں ہو سکتی خدا کا خوف کر اور اس ارادہ سے باز آجا۔

ادھر اس بد کردار عورت نے اپنی بیٹی کو ٹھیک اس موقع پر جبکہ بادشاہ نشہ کی حالت میں دھت تھا اسکی خدمت میں پیش کیا اور لڑکی کو منع کر دیا کہ تو اس وقت تک راضی نہ ہو نا جب تک منہ مانگی مراد حاصل نہ کر لے جب اس بات پر راضی ہو جائے تو یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر اپنی قیمت رکھنا۔

بالآخر بادشاہ پر عورت کی صورت چھا گئی تھی چنانچہ اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر کاٹ کر لانے کا حکم صادر کیا آپ اس وقت محراب عبادت میں تھے جب سر طشت میں رکھ کر دربار میں لایا گیا تو تو سر مبارک سے یہ آواز بلند ہوئی "اے ملعون بادشاہ یہ لڑکی تیرے لئے ہر گز حلال نہیں ہے" یہ آواز مسلسل اس سر سے آتی رہی سر سے جو خون نکلا وہ جوش کھانے لگا یہاں تک کہ طشت سے نکل کر زمین پر پہنچا اور وہاں سے شہر کے حدود تک پہنچ گیا اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے وہاں کے گیارہ لاکھ بنی اسرائیل کو طیطوس بادشاہ کے ذریعہ سے قتل کرا ڈالا۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات بہت زیادہ منا سبت رکھتے ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ یٰسین 41/13

حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر میں دیکھئے

سورہ مریم آیت نمبر 15/5

"وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۵
یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۶ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ
ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۷ قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ
امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۸ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ
قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۹ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۱۰ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ
سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۱۱ یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۱۲ وَّ حَنَانًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِیًّا ۱۳ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۱۴ وَ سَلٰمٌ
عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۱۵ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ ! اِذِ
انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ۱۶"

جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارااور عرض کی اے میرے پالنے والے میں تیری بارگاہ میں دعا کرکے کبھی محروم نہیں رہاہو اور میں اپنے (مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہا جاتا ہوں (کہ مبادا دین کو برباد کردیں) اور میری بیوی (ام کلثوم) بانجھ ہے بس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (اورفرزند) عطافرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کامالک ہو اور اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا (خدانے فرمایا: ہم تم کوایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کانام یحیٰ ہوگااور ہم نے اس سے پیشتر کسی کواسکا ہم نام نہیں پیدا کیا (آگے واقعہ زکریا علیہ السلام میں دیکھئے)۔

سورہ انعام آیت نمبر 84

"وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۙ۸۴ "

زکریا یحییٰ اور عیسیٰ و الیاس سب کی ہدایت کی اور یہ سب خداکے نیک بندوں سے ہیں اسماعیل اورالسیع یونسؑ ولوطؑ (کی بھی ہدایت کی) اور سب کوسارے جہاں پر فضیلت عطا کی۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 90

حضرت زکریاکے حالات زندگی میں مراجع کیجئے۔

سورہ آل عمران 47/38

"هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۳۸ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰى

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۳۹ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۴۰
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ
رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ۴۱ وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ
وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ
۴۴ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۴۶ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۴۷"

(یہ ماجرا دیکھتے ہی) زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور عرض کی اے میرے پالنے والے تو مجھ کو بھی اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا کر بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ابھی زکریا حجرے میں کھڑے یہ دعا کر ہی رہے تھے فرشتوں نے ان کو آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰؑ کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمتہ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرے گا اور لوگوں کا سردار ہوگا عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور نیکو کار نبی ہوگا۔ زکریاؑ نے عرض کی پروردگار مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ میرا بڑھاپا آپہنچا ہے اور (اس پر) میری

بیوی بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کی پروردگار میرے (اطمینان) کے لئے کوئی نشان مقرر فرما ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کرسکو گے مگر اشارے سے اور (اس کے شکریہ) اپنے پروردگار کی اکثر یاد کرو رات کو اور صبح تڑکے (ہماری) تسبیح کیا کرو۔ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم تم کو خدا نے بر گزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک صاف رکھا اور سارے دنیا جہاں کی عورتوں میں تم کو منتخب کیا۔ اے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو۔ (اے رسول) یہ خبر غیب کی سے ہے جو ہم تمہیں وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں (اے رسول) تم تو ان (سرپرستان مریم) کے پاس موجود نہ تھے جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں بطور قرعہ) ڈال رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل ہوتا ہے اور نہ تو تم اس وقت ان کے پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپ میں جھگڑ رہے تھے (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا اور دنیا اور آخرت میں باعزّت اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا اور (بچپن میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا (یہ سن کر مریم تعجب سے) کہنے لگی پروردگار مجھ سے لڑکا کیونکر ہوگا جبکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن مجید میں

سورہ مریم آیت نمبر 34/16

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۱۶ فَاتَّخَذَتْ مِنْ
دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۱۷ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۱۸ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۱۹
قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۲۰ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ
رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۲۱ فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۲۲ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۲۳ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ
تَحْتَكِ سَرِيًّا ۲۴ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۲۵ فَكُلِيْ وَ
اشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۲۶ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
شَيْـًٔا فَرِيًّا ۲۷ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۲۸
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۲۹ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۳۰ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ
الزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۳۱ وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۳۲ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ
یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۳۳ ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ
الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۳۴''

(اے رسول) قرآن میں مریم کا بھی تذکرہ کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب کی طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا بیٹھی پھر اس نے لوگوں کے سامنے پردہ کرلیا تو ہم نے اپنی روح (جبرئیل) کو ان کے پاس بھیجا تو وہ اچھّے خاصے آدمی کی صورت میں ان کے سامنے کھڑا ہوا (وہ اس کو دیکھ کر گھبرائیں اور) کہنے لگیں اگر تم پرہیزگار ہو تو تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبرئیل نے کہا میں تو صاف صاف تمہارے پرورگار کا پیغام لے کر آیا (فرشتہ) ہوں تاکہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا عطا کروں مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ کسی آدمی نے مجھے چھوا تک نہیں اور نہ میں بد کار ہوں جبرئیل نے کہا تم نے ٹھیک کہا (مگر تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے یہ بات (بے باپ کے لڑکے پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ (اسکو پیدا کرکے) لوگوں کے واسطے (اپنی قدرت کی نشانی) قرار دیں اور اپنی خاص رحمت (کا ذریعہ) بتائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے غرض لڑکے کے ساتھ وہ آپ ہی آپ حاملہ ہو گئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دور کے مکان میں چلی گئیں (پھر جب وقت قریب آیا) تو درد زہ انہیں ایک کھجور کے ایک سوکھے درخت کی جڑ میں لے آیا اور بیکسی میں شرم سے کہنے لگیں کاش میں اس سے پیشتر مر جاتی اور بالکل بھولی بسری ہو جاتی پھر جبرئیل نے مریم کے بائیں کی طرف سے آواز دی کڑھو نہیں دیکھو تو تمہارے پروردگار نے تمہارے قریب ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور خرمے کی جڑ

پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکّے تازہ خرمے جھڑ پڑینگے کھاؤ اور چشمہ کا پانی پیو اور (لڑکے سے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور اگر وہ تم سے کچھ پوچھے) تو تم (اشارہ سے) کہہ دو میں نے خدا کے واسطے روزے کی نیت کی تھی تو آج میں ہر گز کسی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم اس لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ لوگ دیکھ کر کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقینا بہت برا کام کیا اے ہارونؑ کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تونے کیا کیا) تو مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا کہ جو کچھ پوچھنا ہو اس سے پوچھو وہ لوگ بولے (بھلا) ہم لوگ گود کے بچّے سے کیونکر بات کریں (اس پر وہ بچہ) قدرت خدا سے بول اٹھا میں بیشک خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عطا کی اور مجھ کو نبی بنایا اور میں چاہے کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے اور زکواۃ دینے کی تاکید ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا الحمد اللہ کہ مجھ کو سرکش نافرمان نہیں بنایا اور (خدا کی طرف سے) جس دن پیدا ہوا اور جس دن مروں گا مجھ پر سلام اور جس دن دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰ کا سچّا واقعہ جس میں یہ لوگ خواہ مخواہ شک کرتے ہیں۔

حاشیہ

اس وقت تو سب لوگ جانتے ہیں کہ میں ان کے امام اور پیشوا کی بیٹی ہوں زکریا علیہ السلام ایسے بزرگ نے مجھ کو پالا میرا کسی سے نکاح نہیں ہوا پھر لڑکا ہوا تو لوگ کیا کہیں گے تفصیل یوں ہے کہ جب آپ کو دردزہ ہوا تو آپ بیت المقدس کے اندر چلی گئیں مگر آواز غیب آئی اے مریم یہ بچّہ جننے کی جگہ نہیں عبادت کی جگہ ہے آپ باہر نکلیں تو کسی درخت کا سہارا چاہتی تھیں پہلے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کپڑا بننے کا پیشہ کرتے تھے ان لوگوں نے آپ سے مذاق کیا آپ نے ان کے حق میں بددعا کی آپ آگے بڑھیں تو تاجروں سے ملاقات ہوئی ان لوگوں نے آپ کو پتہ بتایا آپ نے دعائے خیر کی جب آپ قریب

پہنچیں تو وہ درخت بالکل خشک تھا جب آپ اس پر تکیہ کر کے بیٹھیں تو فوراً ہرا ہو گیا شاخیں نکلیں خوشے جھولے اور اس قدر قریب آگئے کہ آپ اس سے بلاتردد کھا سکتی۔

غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہیں پیدا ہوئے حضرت مریم علیہا السلام کا سن اس وقت دس گیارہ سال کا تھا آپ نے اسکے پھل کھائے اور چشمہ جو وہاں جاری ہوا تھا اسکا پانی بھی پیا یہ شب کا وقت تھا حکم خدا ہوا کہ شکرانہ کا روزہ رکھو غرض آپ بہ اطمینان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گلے لگائے اپنی محراب عبادت کی طرف چلیں لوگ آپ کے تجسّس میں نکلے تھے اس وقت آپ روزہ سے تھیں شریعت کے مطابق بات نہیں کر سکتی تھیں سیدھی اپنی محراب عبادت میں آئیں لوگوں نے مع حضرت زکریا علیہ السلام آپ کو چاروطرف سے گھیر لیا۔

ہارون اس زمانہ میں یک شخص کا نام تھا جو نہایت درجہ کا بدکار اور زانی مشہور تھا چونکہ آپ کے لڑکا پیدا ہوا اس وجہ سے بنی اسرائیل آپ کو ایسے برے شخص سے کہہ کر منسوب کیا۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 93/90

“فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى
الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۹۰ وَ الَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۹۱ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۹۲ وَ تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۹۳
”

(اے رسول) اس بی بی کا ذکر کرو جس نے اپنی عفّت کی حفاظت کی تو ہم نے اسکے پیٹ میں اپنی طرف سے

روح پھونکی ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰ) کو سارے جہاں کے واسطے اپنی قدرت کی نشانی بنائی بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کرو اور لوگوں نے باہم اختلافات کرکے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا حالانکہ وہ سب کے سب ہر پھر کر ہمارے ہی پاس آنے والے ہیں۔

سورہ مومنون آیت نمبر 50/48

"فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۴۸ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۴۹ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۵۰"

ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) اس لئے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے کے قابل چشمہ والی زمین پر رہنے کی جگہ دی۔

حاشیہ

جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشگوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہوگیا تھا اسی طرح ہیرودوس کو جو بیت المقدس کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اس بنا پر حضرت مریم علیہا السلام ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن سامان اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام کو چھوڑ کر چلی گئیں تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب ہرودوس مرگیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا علیہ السلام کی وفات کا ہے یہ کہاں ہجرت کرکے گئیں تھیں بعض لوگ رملہ علاقہ مصر اور

بعض دمشق اور بعض فلسطین اور بعض نجف اور کوفہ لکھتے ہیں اتنے عرصے تک حضرت مریم علیہا السلام سوت کاتتی تھیں اور اسی پر ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 37/35

"اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۳۵ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳۶ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۳۷"

(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بیوی (حنہ) نے خدا سے عرض کی اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو میں دنیا کے کام سے آزاد کرکے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے یہ نذر قبول فرما تو بیشک بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے پھر جب وہ بیٹی جن چکیں تو حیرت سے کہنے لگی اے میرے پروردگار اب میں کیا کروں میں نے تو لڑکی جنی ہے اور لڑکا لڑکی کا ایسا گیا گزرا نہیں ہوتا جو وہ جنی تھیں خدا اسکی شان و مرتبہ سے خوب واقف تھا اور میں نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو ان کے پروردگار نے ان کی نذر مریم کو قبول فرمایا اور اسکی نشو و نما اچھی طرح کی اور زکریا کو ان کا کفیل بنایا جب کسی وقت زکریا ان کے پاس ان

کی عبادت کے حجرے میں جاتے تو مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے اے مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا تو مریم کہہ دیتیں کہ خدا کے یہاں سے بیشک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

حاشیہ

خداوند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ اطلاع دی تھی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کروں گا جو خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کر دے گا اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا عمران نے اس کو اپنی بیوی سے بیان کر دیا تھا اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے یہاں بیٹا پیدا ہوگا لیکن جب لڑکی پیدا ہوئی تو حسرت اور افسوس کے لہجے میں کہنے لگیں خدایا یہ تو بیٹی ہے اور ظاہر ہے بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی میری منت کیسے پوری ہو۔ مگر خدا کو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نامی پیغمبر پیدا ہو تو ایسی لڑکی لڑکے سے بدرجہا بہتر ہے۔

ایک دفعہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور پانی مانگا جناب سیدہ نے لکڑی کے پیالے میں پانی حاضر کیا آپ نے اس میں ہاتھ ڈبویا اور پانی کو جناب فاطمہ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور دعا کی خداوند اس کو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں یہ جناب سیدہ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہے اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ آیت بظاہر جناب مریم علیہا السلام کے لئے ہے مگر حقیقتاً طہارت کبریٰ جناب فاطمہ کے واسطے ہے (دیکھو صواعق محرقہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ)

جناب عمران کی بیوی حنہ حضرت مریم علیہا السلام سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ میں اس مولود کو دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے خدا کی راہ میں چھوڑ دوں گی۔ کیونکہ اس زمانہ کے اچھّے لوگوں کا یہی دستور تھا اور وہ لڑکے سوا رفعِ حاجت کے بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے

مسجد میں جھاڑ و دیتے چھڑ کاؤ کرتے روشنی کرتے اور عابدوں کی خدمت کرتے تھے اور اس کو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے جب حضرت مریم علیہا السلام پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے ان کا نام مریم رکھا جس کے معنی عبرانی زبان میں کنیز خدا کے ہیں

غرض ان کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت پوری کرنے کو بیت المقدس میں لائیں۔ وہاں کے مجاوروں نے عذر پیش کیا کہ خلاف دستور لڑکی کو کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خدا نے خواب ہیں یہی حکم دیا ہے تب مجبور ہوئے اور ہر شخص ان کی پرورش کا متمنی ہوا آخر قرعہ کی نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے بہنوئی تھے یہ اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہوئی جب حضرت مریم علیہا السلام کا سن تمیز کو پہنچا تو حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کی عبادت کے لئے ایک حجرہ الگ کوٹھے پر بنا دیا کہ کوئی شخص بغیر زینے کے اوپر نہ جاسکے اور جب کہیں باہر جاتے تو مریم کو حجرے میں رکھ کر قفل بند کر دیتے اور کنجی اپنے ساتھ لیجاتے اور جب آتے تو دیکھتے کہ مریم کے پاس جاڑوں میں گرمی کے میوے اور گرمی میں جاڑوں کے میوے رکھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر تعجب کرتے پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ خدا نے بھیجے ہیں اور رات کو جب اپنے گھر جاتے تو مریم کو بھی لیتے جاتے یوں مریم کی پرورش ہوئی۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 48/42

"وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪

وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۴۴ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ
بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۴۶ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۴۷ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۴۸ ”

(وہ واقعہ یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم تم کو خدا نے برگزیدہ کیا (تمام گناہوں اور برائیوں سے) پاک و صاف رکھا اور سارے دنیا جہاں کی عورتوں میں سے تم کو منتخب کیا اے مریم (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو (اے رسول) یہ خبر غیب کی خبروں میں سے ہے۔ جب ہم تمہیں وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں تم ان (مریم کے سرپرستوں) کے پاس موجود نہ تھے جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں بطور قرعہ) ڈال رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل ہوتا ہے اور نہ تم ان کے پاس اس وقت موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم سے لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا دنیا و آخرت دونوں میں باعزّت و باآبرو اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا (بچپن میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں سے ہوگا (یہ سن کر مریم تعجب) سے کہنے لگیں پروردگار مجھے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں ارشاد ہوا اسی طرح جس طرح خدا چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام کو کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسے کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ ہو

جاتا ہے (اے مریم) خدا اس کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور خاص کر توریت اور انجیل سکھا دے گا۔

حاشیہ:

جب حضرت مریم علیہا السلام کی ماں ان کو بیت المقدس میں لے کر آئیں اور حضرت مریم علیہا السلام کی پرورش کی تمنا میں وہاں کے عابدوں میں جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ رائے قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے توریت لکھنے کے قلم ندی میں جو وہاں سے قریب تھی ڈالے جس کا قلم پانی پر تیرتا رہے وہی مریم کا حق دار ہے۔آخر دعویٰ داروں نے اپنے قلم ندی میں ڈال دیئے مگر حضرت زکریا علیہ السلام کے سوا سب کے قلم ڈوب گئے اور اسی بنا پر حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے کفیل بنے۔

اس واقعہ سے یہود اور ان کے چیلے اس شبہ میں پڑے ہیں کہ بن باپ کے بچّہ کیونکر ہو سکتا ہے مگر میں اس حیرت میں ہوں کہ خود ماں باپ دونوں سے مل کیونکر پیدا ہوئے۔ اگر وہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا مل جانا پیدائش کا سبب ہے تو سینکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں انسان جب جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سینکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں آخر اس میں اثر کس نے دیا کہیں ہوا اور کہیں نہیں ہوا اور اگر یوں ہی آدمی بن گئے تو دور و تسلسل دست و گریبان ہے جس کے بطلان کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں مملو ہیں اگر ابتدا میں کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر جوڑے سے تو اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس الٹ پھیر کا کیا باعث اور مٹی سے نہ ہونے کے کیا معنی اگرچہ طرح طرح کے بھیس اور روپ بدلنا مادّے کی کارستانی ہے تو یہ کرتب اسے کس نے بتایا اور مادّہ تو متاثر ہے پھر اس میں موئثر کون ہے اور اگر قدیم سے یوں ہی ہے تو پھر دور مسلسل ہے پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہو گی جو ہر طرح کاملاً اور ہر عیب سے پاک و صاف ہے جب یہ سب کرشمے اسی ایک قدرت کے ہیں تو جس نے دو

کثیف نطفوں میں تاثیر عطا کی اسے ایک میں دینا کیا دشوار بلکہ ہر طرح ممکن اور جب ممکن ہو تو مخبر صادق نے اسکی خبر دی پھر ماننا واجب۔

سورہ نساء آیت نمبر 157

"وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۱۵۷"

اور ان کے کافر ہونے اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے اور ان کے کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ سولی دی مگر ان کے لئے ایک دوسرا شخص عیسیٰؑ کے مشابہ کر دیا گیا جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقینا وہ لوگ اسکے حالات کی طرف سے دھوکے میں پڑے ہیں ان کو اس واقعہ کی خبر ہی نہیں مگر فقط اٹکل کے پیچھے پڑے ہیں اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے قتل نہیں کیا۔

سورہ نساء آیت نمبر 171

"يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ‌ ۚ اَ لۡقٰٮهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنْتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۱۷۱"

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا کوئی دوسری بات نہ کہو

مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح بس خدا کے ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریم کے پاس پہنچادیا کہ حاملہ ہوجا اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے بس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (تین خدا) کے قائل نہ بنو (تثلیث سے) باز رہو۔ اور اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے وہ اس نقص سے پاک و پاکیزہ ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ زمین میں ہے سب تو اس کا ہے خدا تو کارسازی میں کافی ہے (۱۷۶)

سورہ تحریم آیت نمبر 12

"وَ مَرۡیَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ صَدَّقَتۡ بِکَلِمٰتِ رَبِّہَا وَ کُتُبِہٖ وَ کَانَتۡ مِنَ الۡقٰنِتِیۡنَ ﴿۱۲﴾"

(دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے پروردگار کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں تھی۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 18

"وَ قَالَتِ الۡیَہُوۡدُ وَ النَّصٰرٰی نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰہِ وَ اَحِبَّآؤُہٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمۡ بِذُنُوۡبِکُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ۫ وَ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۸﴾"

یہودی اور نصرانی کہتے ہیں ہم ہی خدا کے بیٹے اور اسکے چہیتے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ (اگر ایسا ہے) تو پھر تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا یہ خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات سے ایک بشر ہو خدا جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے

درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 76

"قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٧٦"

(اے رسول تم) کہدو کیا تم خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جسکو نہ تو نقصان ہی کا اختیار ہے اور نہ ہی نفع کا اور خدا تو سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

سوانح حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جناب مریم بنت عمران کے فرزند تھے وہ دیگر انبیاء کی طرح منصوص من اللہ معصوم، افضل کائنات اور علم لدنی کے مالک تھے جس طرح یہ معصوم تھے اسی طرح ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام بھی معصومہ تھیں آپ کی ولادت امر رب سے منگل کے روز ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پہلے نبی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری نبی تھے ان دونوں کے درمیان چھ سو نبی گزرے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے مقدّر ہو چکی تھی اور قدرت کا یہ منشاء تھا کہ مَسِ بشر کے بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوں لیکن وہ لوگ جو قدرت پر یقین نہ رکھتے تھے حضرت مریم کے خلاف بہتان بازی شروع کر دی جس کا تفصیلی ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ مریم علیہا السلام کس مقام پر تھیں کہ جبرئیل نے بشارت فرزند دی۔ کہا جاتا ہے حضرت مریم علیہا السلام پانی لینے کے لئے گئیں جہاں پانی موجود تھا تو آپ نے دیکھا کہ ایک خوبصورت شخص وہاں کھڑا ہے تنہا دیکھ کر آپ ڈریں آپ نے کہا میں اللہ کے ذریعے سے تجھ سے پناہ مانگتی ہوں اس نے کہا گھبراؤ نہیں میں خدا کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ ہوں اور تم کو ولادتِ فرزند کی بشارت دیتا ہوں ایک روایت میں ہے کہ حمل ہوتے ہی وہ کامل اور مکمل ہو گیا۔

جب حضرت مریم علیہا السلام کی عمر ۲۰ سال تھی تو وہ حاملہ ہوئیں او جب دردزہ نے ان کو پریشان کیا تو ایک درخت کی پناہ لی جو خشک تھا تو وہ ہرا بھرا ہو گیا اس مقام کو بیت اللحم (یروشلم) کہتے ہیں اس درخت سے آپ

کو غذا ملی اور قدرت خدا سے ایک چشمہ جاری ہوا نہایت شیریں اور سرد تھا۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مدت حمل میں اختلاف ہے ۹ ماہ سے لے کر ایک گھنٹہ تک بتایا گیا ہے۔ واللہ اعلم
مؤرخین کا بیان ہے ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت مریم علیہا السلام آپ کو بنی اسرائیل کے درمیان لے آئیں تو لوگوں نے آپ کے اوپر لعن طعن شروع کی اور بہتان کا طوفان کھڑا کردیا جس کا جواب مریم علیہا السلام کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کلام کرکے پیش کیا اس وقت کا بادشاہ ''قیدس'' یا ''ہردوس'' حضرت عیسیٰؑ کی جان کا دشمن ہوگیا لہٰذا خداوند نے حضرت مریم کو وحی کی کہ تم دونوں مصر چلے جاؤ پھر اس کی موت کے بعد مصر سے چلی آنا وہاں پہنچ کر آپ نے کپڑا بنانا شروع کیا اور سنبل کی فراہمی کا پیشہ اختیار کیا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن ہیں اتنا پڑھتے تھے جتنا عام بچّے ایک ماہ میں پڑھتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نو ماہ کے ہوئے تو آپ کو معلم کے پاس بھیجا گیا اس نے آپ سے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر کہا کہو ''ابجد''
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تو جانتا بھی ہے کہ ابجد کیا ہے؟
یہ سن کر استاد نے اس گستاخی پر ڈنڈا اٹھایا۔
آپ نے فرمایا: مجھے مار نہیں اگر جانتا ہے تو بتا ورنہ میں بتاتا ہوں۔
استاد نے کہا: اچھا تو بتا؟
تو آپ نے ابجد کی تفصیلی تعریف کی۔ یہ سن کر معلم حیران رہ گیا۔ اس نے حضرت مریم علیہ السلام سے

کہااے عورت اپنے بچے کو لے جااس کو معلم کی ضرورت نہیں یہ تو پڑھا لکھا ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرخ و سفید تھے سر مناسب تھا ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے بال بکھرے رہتے انہوں نے کبھی گھر نہ بنایا بے پناہ زہد کے مالک تھے آپ کو سیاحت سے بڑی دلچسپی تھی آپ مادر زاد اندھے کو بینا بنا دیتے تھے اور مبروص کو شفا بخشتے تھے آپ سطح آب پر اس طرح چلتے جس طرح لوگ زمین پر چلتے ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ذریت ابراہیم علیہ السلام میں شامل ہیں یعنی سلسلہ نسب ماں کی طرف سے قائم ہے قرآن مجید نے واضح طور پر ثابت کر دیا ہے (پارہ 7 رکوع 16 سورہ انعام)
نبی ہر حال میں نبی ہوتا ہے چاہے وہ بطن مادر میں ہو یا آغوش مادر۔ البتہ رسالت کے ادوار مختلف ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق یا تو آپ 3 سال یا 7 سال کی عمر میں درجہ رسالت پر مامور ہوئے ہر نبی وہبی کمالات کا مظاہرہ اپنے دور کے لحاظ سے کرتا ہے جیسا کہ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ بطن مادر میں آغوش مادر میں آپ نے حضرت مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کی گواہی دی حضرت مریم علیہا السلام جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر مصر پہنچیں تو ایک دہقان کے گھر قیام کیا قیام کے دوران دہقان کے گھر چوری ہو گئی وہ سارے فقراء و مساکین جو اس گھر میں رہتے تھے سب حضرت مریم علیہا السلام شک کرنے لگے جس کی وجہ سے حضرت مریم علیہا السلام بہت مضطرب رہنے لگیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ سے اضطراب کی وجہ پوچھی تو آپ نے کہا مجھے اس کی چوری سے تردد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ پریشان نہ ہوں میں چور پکڑوائے دیتا ہوں۔ جو لوگ وہاں رہتے ہیں سب کو ایک جگہ جمع کریں چنانچہ آپ کے کہنے کے مطابق سب لوگ جمع ہوئے تو آپ نے ایک اندھے فقیر سے کہا تم اس اپاہج کو جو زمین گھیرے ہے اپنے کندھے پر اٹھا کر اس مقام پر لے جاؤ جہاں چوری ہوئی تھی فقیر نے معذرت کی کہ میں بہت کمزور ہوں اسے اٹھا نہیں سکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو کل کیسے طاقتور بن گیا کہ اس

کو چوری کے لئے لے گیا تھا اور اپاہج نے چوری کا اقرار کیا اور دہقان کا مال حاضر کیا دہقان نے نصف مال حضرت مریم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ہم دنیا میں مال فراہم کرنے کے لئے نہیں پیدا ہوئے ہیں تھوڑے دن بعد دہقان نے اپنے بیٹے کی شادی کی تو دو ماہ تک کھانے پینے کا سلسلہ جاری رہا اختتام قیام ایک گروہ شام سے آگیا جبکہ گھر میں پانی بالکل ختم ہو گیا تھا دہقان پریشان ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان گھڑوں اور مشکون پر ہاتھ پھیر دیا جس سے سارے ظروف پانی سے بھر گئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو بارہ سال ہوگئے تو بادشاہ ہردوس کو موت آگئی لہٰذا حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حبیب نجار کی ہمراہی میں مصر واپس آگئیں اور کوہ خلیل کے قریب ایک قریہ جس کا نام " ناصرہ " تھا قیام کیا جس کی وجہ سے عیسائی " نصاریٰ " کہلاتے ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک رنگریز کے سپرد کیا تاکہ رنگسازی سکھائے رنگساز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو یہ بتا کر کہ فلاں فلاں کپڑے فلاں فلاں رنگ میں رنگ دینا میں ابھی آتا ہوں یہ کہہ کر وہ چل دیا واپسی پر اس نے دیکھا کہ سارے کپڑے ایک ہی دیگ میں پڑے ہیں یہ دیکھ کر رنگساز نے سر پیٹ لیا کہ اب میں لوگوں کو کیا جواب دوں گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو مت گھبرا تو جس رنگ کا کہے گا میں اسی رنگ کا کپڑا اس سے نکال دوں گا چنانچہ وہ بتاتا گیا اور آپ نکالتے رہے۔ یہ دیکھ کر جو لوگ وہاں جمع ہوئے تھے سب آپ پر ایمان لائے (حیات القلوب جلد اول ۴۴۳)

امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ وہ چھ جاندار جو ماں کے پیٹ سے نہیں پیدا ہوئے ان میں ایک چمگادڑ بھی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی سے بنایا تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ :

ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان سے دریافت کیا اے روح اللہ ہم کس کی ہم نشینی

اختیار کریں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تم عالموں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرو جن کے دیکھنے سے خدا کی یاد تازہ ہو اور تمہارا دل عبادت خدا کی طرف مائل ہو ان کی گفتگو سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جن کے کردار اور عمل سے آخرت کی طرف میلان ہو۔

ایک معتبر روایت ہے کہ آپ ایک روز ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ صاحب قبر پر عذاب ہو رہا ہے اور جب دوبارہ اسی قبر کے پاس سے گزرے تو قبر میں سکون ہے یہ دیکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے سوال کیا اس صاحب قبر سے عذاب کیسے ٹل گیا جبکہ تیرا عذاب اٹل ہے، ارشاد ہوا اے نبی خدا یہ گناہگار تھا لیکن اس کا ایک بیٹا ہے جس نے ایک راستے کو درست کرا دیا جس سے بندگان خدا کے لئے آمد و رفت میں آسانی ہو گئی اس کے علاوہ اس نے ایک یتیم کو پناہ دی اس لئے میں نے اس کے باپ کو بخش دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین بڑی عظمت کے مالک تھے قرآن مجید میں ان کا ذکر ہے ان کی تعداد بارہ تھی یہ انتہائی مخلص اور محب انصار اور وزیر تھے وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے کچھ کا کہنا ہے کہ یہ دھوبی تھے ضحاک کا قول ہے کہ صفائے باطن کی وجہ سے ان کو حوارین کہا گیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعض خطبوں میں جو بنی اسرائیل کے درمیان دیئے تھے ان میں فرماتے ہیں کہ میں نے اس حال ہیں صبح کی کہ میرے خادم میرے ہاتھ تھے میری سواری میرے پیر تھے۔

ایک دوسرے خطبے میں فرمایا: میرا چراغ رات کے وقت چاندنی ہوتی ہے میری غذا، بھوک اور میرا لباس، خوفِ خدا ہے۔

تن پوشی کے لئے بالوں کا لبادا میں رات بسر کرتا ہوں اور کچھ نہیں رکھتا صبح ہوتی ہے تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا کبھی کسی کے عیبوں کی جستجو نہیں کی۔

آپ کبھی کسی کے سامنے چلّا کے نہیں بولے آپ کو مسور کی دال بہت پسند تھی کیونکہ یہ دل کو نرم کرتی ہے اور رقّت کو بڑھاتی ہے یہ ستر ّ پیغمبروں کی پسندیدہ تھی۔

نزول مائدہ کا ذکر قرآن مجید میں کافی وضاحت سے موجود ہے حضرت سلمان فارسیؓ سے منقول ہے کہ جب حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مائدہ کا سوال کیا تو یہ سن کر آپ نے گریہ کیا روئے اور بارگاہِ خداوندی ہیں دعا کی تو ایک سرخ خوان ہوا میں اترتا ہوا دکھائی دیا اور تھوڑی دیر میں ان کے پاس آگیا آپ اٹھے طویل نماز پڑھی خوان پوش کو ہٹایا اور فرمایا" **واللہ خیر الرازقین**"

غرض تیرہ سو بیماروں اور فقیروں نے اس کو کھایا جو بیمار تھے شفایاب ہوئے جو غریب تھے تونگر ہوئے یہ سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا پھر بند ہو گیا اور جن لوگوں نے آپ پر عیب لگایا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو سور اور بندر کی شکل میں مسخ کر دیا۔

مؤرخین کا بیان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکم خداوندی کے مطابق اس کی مخلوق کی خدمت کر رہے تھے اور راہ راست پر لانے کی کوشش میں مشغول تھے کہ آپ کی عمر کے تینتیس (۳۳) سال ختم ہوئے پھر آپ کو خداوند عالم نے آسمان پر اٹھالیا۔

یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سخت مخالف تھے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نگاہ کے سامنے سے گزرتے تو ان کو اور ان کی والدہ کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت رنج پہنچتا اور آپ نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی خدایا تو میرا رب ہے تو نے مجھ کو اپنی روح سے پیدا کیا

اور اپنے کلمہ سے زندگی بخشی ہے خدایا جنہوں نے مجھے اور میری والدہ کو گالیاں دیں تو ان پر لعنت کر آپ کی دعا فوراً قبول ہوئی خدا نے ان سب کو سور کی شکل میں مسخ کر دیا۔

یہ دیکھ کر یہودیوں کا سردار بہت خوف زدہ ہوا آپ کو قتل کرنے کے درپے ہوا جس مکان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے اس میں ایک شخص" قلطیانوس "داخل ہوا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ملے جب دیر ہوئی تو لوگ اندر داخل ہوئے قلطیانوس کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا کیونکہ اس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہ کر دی گئی تھی۔

جبرئیلؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے اب وہ قیامت کے قریب زمین پر آئینگے اور دجّال کو قتل کرینگے۔

اصول ربانی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عروج آسمانی سے قبل اپنی حیات ارضی میں اپنا خلیفہ حضرت شمعون کو مقرر کر دیا تھا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لے جانے کے بعد شمعون اپنی پوری تندہی سے امر خدا کی تبلیغ کرتے رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن حکیم میں

سورہ مریم نمبر 34/19

"قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ١٩ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ
يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ٢٠ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ٢١ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ٢٢
فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا ٢٣ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ٢٤ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ٢٥ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ
مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ٢٦
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ٢٧ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا
كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ٢٨ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ
مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ٢٩ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ٣٠ وَّ
جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ٣١ وَّبَرًّا
بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ٣٢ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَ

يَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ۳۳ ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ۳۴ ''

جبرئیل نے کہا میں تو تمہارے پروردگار کا پیغام لے کر آیا ہوں (فرشتہ ہوں) تاکہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا عطا کروں مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ کسی آدمی نے مجھے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں جبرئیل نے کہا تم نے ٹھیک کہا مگر تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا) مجھے پر آسان ہے تاکہ اس کو (پیدا کرکے) لوگوں کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دیں اور اپنی خاص رحمت کا (ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے غرض لڑکے کے ساتھ وہ آپ ہی آپ حاملہ ہوگئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ دور کے مکان میںؒ چلی گئیں پھر جب جننے کا وقت قریب آیا تو دردزہ انہیں ایک سوکھے کھجور کے درخت کی جڑ میں لے آیا اور (بیکسی میں شرم سے) کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور (ناپید ہوکر) بالکل بھولی بسری ہوجاتی تب جبرئیلؑ نے مریم کے بائیں طرف سے آواز دی تم کڑھو نہیں دیکھو تو تمہارے پروردگار نے تمہارے قریب ہی نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے خرمہ کی جڑ پکڑ کر ہلاؤ تم پر پکّے پکّے تازہ خرمے جھڑیں گے کھاؤ اور چشمہ کا پانی پیو اور (لڑکے سے) اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر تم کسی آدمی کو دیکھو اور وہ تم سے کچھ پوچھے تو تم اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزے کی نذر کی ہے تو آج میں ہرگز کسی سے بات نہیں کرسکتی پھر مریم اس لڑکے کو اپنی گود میں لئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ لوگ دیکھ کر کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقینا بہت برا کام کیا اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تو نے کیا کیا) تب مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا (جو پوچھنا ہے اس سے پوچھو (وہ لوگ بولے ہم گود کے بچّے سے کیونکر بات کریں (اس پر وہ بچہ) قدرت خدا سے بول اٹھا میں بیشک خدا کا بندہ ہوں مجھ کو اسی نے کتاب (انجیل) عطا

فرمائی اور مجھ کو نبی بنایا اور میں چاہے کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے اور زکواۃ دینے کی تاکید ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا اور الحمد للہ کہ مجھ کو سرکش نافرمان نہیں بنایا اور خدا کی طرف سے جس دن پیدا ہوا اور جس دن مروں گا مجھ پر سلام اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰ کا سچا واقعہ جس میں یہ لوگ خواہ مخواہ شک کرتے ہیں۔

حاشیہ

یہودی تو حضرت مریم علیہا السلام کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصرانی خدا کا بیٹا حالانکہ یہ دونوں غلط ہیں وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے اور نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے۔

سورہ زخرف آیت نمبر 59/57

"وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۵۷ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۵۸ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۵۹"

(اے رسول) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنس پڑے اور بول اٹھے بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ) ان لوگوں نے عیسیٰ کی مثال جو تم سے بیان کی گئی ہے تو صرف جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ عیسیٰ تو بس ہمارے بندے تھے جن پر ہم نے احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیئے) اور ان کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا نمونہ بنایا۔

حاشیہ

اگرچہ حضرت رسول ﷺ بتوں کی مذمت کیا کرتے مگر جب آیہ "انکم و ما تعدون من دون اللہ

حصب جهنم ''(تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن بنو گے) نازل ہوئی تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غصہ میں عبداللہ بن زبیر البصری کو حضرت کے مقابلہ پیں لائے وہ کہنے لگا اس سے تو فرشتوں، عیسیٰ اور عزیز کا بھی جہنمی ہونا لازم ہے کیونکہ آپ کو بھی لوگ پوجتے ہیں یہ سن کر آپ اسکی نادانی پر چپ ہوئے تو وہ بولا میں جیت گیا اور اسکے ساتھی قہقہے لگانے لگے حالانکہ ان کم بختوں کے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ خدا نے لفظ ''ما'' استعمال کیا ہے جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بت داخل ہیں البتہ ''ما'' کی جگہ ''من'' ہوتا تو یہ حضرات بھی داخل ہو سکتے تھے وہ لوگ ہنستے رہے۔

حضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تمہاری مثال بھی عیسیٰ علیہ السلام کی ہے کچھ لوگ تو ان کی دوستی میں گمراہ ہوتے ہیں اور کچھ ان کی دشمنی میں یہ سن کر منافقین بولے آپ کو علی علیہ السلام کے سوا کوئی دوسری مثال ہی نہیں ملتی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

سورہ زخرف آیت نمبر 64/53

''وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ٦٣ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٦٤''

اور جب عیسیٰ واضح و روشن معجزے لے کر آئے تو لوگوں سے کہا میں تمہارے پاس دانائی کی کتاب لے کر آیا ہوں تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے تم کو صاف صاف بتادوں تم خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

سورہ انبیاء آیت نمبر 93/91

"وَالَّتِیٓ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِیۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰیَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۹۱
اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ۹۲ وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَیۡنَهُمۡ ؕ
كُلٌّ اِلَیۡنَا رٰجِعُوۡنَ ۹۳"

اس بی بی کو یاد کرو جس نے اپنی عفّت کی حفاظت کی تو ہم نے (اسکے پیٹ) میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور ان کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو سارے جہاں کے واسطے (اپنی قدرت کی نشانی) بنایا بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں میری ہی عبادت کرو اور لوگوں نے (باہم اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا حالانکہ وہ سب کے سب ہر پھر کر ہمارے پاس آنے والے ہیں۔

سورہ مومنون آیت نمبر 52/50

"وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّاٰوَیۡنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ ۵۰ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ
كُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ؕ ۵۱ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ۵۲"

اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور ان دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے کے قابل چشمہ والی زمین پر رہنے کی جگہ دی (اور میرا حکم تھا) اے میرے پیغمبر و پاک و پاکیزہ چیز کھاؤ اور اچھے اچھے کام کرو (کیونکہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں (لوگو) یہ دین اسلام تم سب کا مذہب ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھ

ہی سے ڈرتے رہو۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 87

"وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ قَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ ۫ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾"

یہ تحقیقی بات ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت دی اور اسکے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کے قدم بہ قدم لے چلے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو واضح اور روشن معجزے دیئے اور پاک روح (جبرئیل) کے ذریعہ سے ان کی مدد کی تم اس قدر بد دماغ ہوگئے کہ جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس تمہاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے اور پھر تم نے بعض پیغمبروں کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کر ڈالا اور کہنے لگے ہمارے دلوں پر خلاف چڑھا ہوا ہے ایسا نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی بس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔

حاشیہ

مطلب یہ ہے کہ ہمارے دل کئی تہوں کے اندر ہیں کہ ہم پر اس تعلیم کا اثر نہیں ہوتا خدا نے اسکے جواب میں فرمایا نہیں بلکہ ان پر خدا کی پھٹکار ہے

سورہ بقرہ آیت نمبر 136

"قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ مَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسٰی وَ مَاۤ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۚ لَا

نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۱۳۶"

(اور اے مسلمانو تم کہو) ہم تو خدا پر ایمان لائے اور اُس پر جو ہم پر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے) ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، ویعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے تھے۔ اور جو کتاب موسیٰ و عیسیٰ کو دی گئی (اس پر) اور جو پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہم تو ان میں سے ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں۔

حاشیہ

جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیش گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہوگیا تھا اسی طرح ہیرو دوس کو جو بیت المقدس وغیرہ کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بابت نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اس بناء پر حضرت مریم علیہا السلام ہیرو دوس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن سامان اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام چھوڑ کر چلی گئیں تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب ہیرودس مر گیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا علیہ السلامکی وفات کے بعد کا ہے اس ہیں اختلاف ہے کہ کہاں ہجرت کرکے گئیں تھیں بعض رملہ علاقہ مصر، بعض فلسطین، بعض کوفہ و نہر فرات اور بعض نجف واللہ اعلم۔

اتنے عرصہ تک حضرت مریم علیہا السلام سوت کات کر اپنی بسر اوقات کرتی رہیں۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 253

"تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ! مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآئَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْھُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ، وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۲۵۳ ''

بعض رسولوں کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض سے خدا نے (براہ راست) گفتگو کی ہے اور بعض کو برتر درجات عطا کیے ہیں اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے واضح نشانیاں دی ہیں اور ان کی تائید ہم نے روح القدس کے ذریعے کی۔ اگر خدا چاہتا تو ان پیغمبروں کے بعد آنے والے لوگ واضح نشانیاں آ جانے کے بعد ایک دوسرے سے جنگ و جدال نہ کرتے۔ مگر ان اُمتوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ بعض ایمان لے آئے اور بعض کافر ہو گئے۔ پھر بھی اگر خدا چاہتا تو وہ آپس میں جنگ نہ کرتے لیکن خدا جو چاہتا ہے (حکمت کی بناء پر) انجام دیتا ہے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 63/45

''اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۴۵ وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ
وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۴۶ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۴۷ وَیُعَلِّمُهُ
الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۴۸ وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ۵۰ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ
بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ
وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ ٤٩ وَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ
وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ٥٠ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ٥١ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى
اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ٥٢ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا
بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ٥٣ وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ
خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ۙ ٥٤ اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰٓى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ
مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ٥٥ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
فَاُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ٥٦ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ٥٧ ذٰلِكَ
نَتۡلُوۡهُ عَلَيۡكَ مِنَ الۡاٰيٰتِ وَالذِّكۡرِ الۡحَكِيۡمِ ٥٨ اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ
اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ٥٩ اَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ
الۡمُمۡتَرِيۡنَ ٦٠ فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ

اَبۡنَآئَنَا وَ اَبۡنَآئَکُمۡ وَ نِسَآئَنَا وَ نِسَآئَکُمۡ وَ اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَکُمۡ، ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ
فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ۶۱ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ وَ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّا
اللّٰہُؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۶۲ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ۔ ۶۳''

جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم سے (ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی) خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا دنیا وآخرت میں باعزت آبرومند اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا اور جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر ہو کر دونوں حالتوں میں لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں سے ہوگا یہ سن کر مریم تعجب کرنے لگیں پروردگار مجھ سے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اے مریم خدا اس کو (تمام) کتاب آسمانی اور عقل کی باتیں اور (خاص کر) توریت و انجیل سکھادے گا اسرائیل کا رسول قرار پائے گا اور وہ ان سے یوں کہے گا میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے اپنی نبوت کی یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤں گا پھر اس پر کچھ دم کروں گا تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگا اور میں خدا کے حکم سے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھّا اور مُردوں کو زندہ کروں گا اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو یہ سب تم کو بتادوں گا اگر تم ایماندار ہو تو بیشک تمہارے لئے میری باتوں میں (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے توریت جو میرے سامنے ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے آنے کی غرض یہ بھی ہے جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان میں سے بعض کو (حکم خدا سے) حلال کر دوں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں بس تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ بس اسکی عبادت کرو یہی

سیدھا راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے (اپنی باتوں کے بعد بھی) ان کا کفر پر اڑنا دیکھا تو کہنے لگے کون ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سن کر) حواریوں نے کہا ہم خدا کے طرفدار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی) اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول (عیسیٰ) کی پیروی اختیار کی۔ پس تو ہمیں اپنے رسول کے گواہوں کے دفتر میں لکھ دے اور یہودیوں نے (عیسیٰ) سے مکاری کی اور خدا نے اسکے دفعیہ کی تدبیر کی اور خدا سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت پوری کرکے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا اور کافروں کی گندگی سے تم کو پاک و پاکیزہ رکھوں گا جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ان کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھوں گا پھر تم سب کو میری طرف پلٹ کر آنا ہے تب جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا بس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور اچھّے اچھّے کام کئے تو خدا ان کو ان کا پورا اجر و ثواب دے گا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا (اے رسول) یہ جو ہم تمہارے سامنے بیان کررہے ہیں قدرت خدا کی نشانیاں اور پر از حکمت تذکرے ہیں خدا کے نزدیک تو جیسے عیسیٰؑ کی حالت ویسی ہی آدمؑ کی حالت ان کو مٹی کا پتلا بنا کر کہا ہو جا پس وہ فوراً ہی انسان ہو گیا (اے رسول) یہ ہے حق بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی ہے) تم شک کرنے والوں سے نہ ہو جانا پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اسکے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجّت کرے تو کہو اچھّا میدان میں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو، ہم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ) میں گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے رسول) یہ سب سچّے واقعات ہیں اور خدا

کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں اور بیشک خداہی سب پر غالب اور حکمت والا ہے پھر اگر اس سے بھی منہ پھیریں تو کچھ (پرواہ نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

حواشی:

چونکہ حضرت مریم علیہا السلام نے خدا پھر بھروسہ کیا اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے مراد سے گود بھر دی اور فقط جیتا جاگتا بچّہ ہی نہیں دوسروں کو زندہ کرنے والا بیٹا عطا کیا اللہ رے تیری قدرت۔

بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں بس حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کر دینے کی وجہ سے ان کا لقب حواری پڑا یا اس وجہ سے کہ ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل اصطباغ دیا جو اب تک نصرانیوں میں جاری ہے یا اس وجہ سے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کا کام سکھانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالے کیا تھا اتفاقاً اس نے ان کو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کو دیئے اور خود گاؤں چلا گیا آپ نے سب کپڑے نیل کے ماٹ میں جھونک دیئے ان کا استاد یہ دیکھ کر واویلا مچانے لگا تم نے سب کپڑے ستیا ناس کر دیئے۔ آپ نے فرمایا: تو گھبراتا کیوں ہے تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کرے گا میں اسی رنگ کا اس دیگ سے نکال دوں گا یہ استاد اور شاگرد کا مباحثہ سن کر بھیڑ لگ گئی اور پھر استاد نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ خدا کا نام لے کر اسی رنگ کا کپڑا اسی دیگ سے نکالنے لگے یہ معجزہ دیکھ کر سب کے سب آپ پر ایمان لے آئے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ سے پاک رکھتے اور دوسروں کو پاک کرتے اس وجہ سے ان کو حواری کہتے ہیں یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً لوقا جس کی طرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے۔ بڑے فاضل تھے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب

بارہ تھے اسی طرح اس اُمّتِ مسلماں کے بارہ ائمہ ہیں۔

بنی اسرائیل یعنی یہودی جن کی گھٹی میں شرارت تھی اور شیطانیت ان کی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طرح طرح سے اذیت پہنچا کر جب تھک گئے اور ان کی کچھ نہ چلی تو نت نئے حیلوں سے ایک شب گرفتار کرکے گھر میں مقید کر دیا اور آپ اس سے پیشتر ہی حواریوں کو وصیت کرکے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دے دیا تھا کہ تم لوگ اطراف عالم میں پھیل جاؤ اسی شب کو حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم خدا آپ کو روشن دان سے آسمان پر لے گئے۔

یہ لوگ صبح تڑکے آپ کو پھانسی دینے کے ارادے سے پہنچے اور ان کا سردار جس کا یہود نام تھا آپ کو گرفتار کرکے باہر لانے کے واسطے گھر میں گھسا اسکا گھسنا تھا کہ اسے خدا کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل بنا دیا وہ آپ کو گھر میں نہ پا کر لوگوں کو اطلاع دینے کے لئے باہر نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اس کو بات کرنے کی مہلت بھی نہ دی اور گرفتار کرلیا وہ ہر چند شور مچاتا رہا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں بلکہ تمہارا دوست یہود ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور سولی دے دی اور پھر اسکی لاش پر تیر برسائے جب اسکی درگت بن گئی تو خدا نے اس کو اسکی اصلی صورت پر کر دیا سچ ہے کنواں کھودنے والا ہی کنوئیں میں گرتا ہے بعض روایات میں ہے وہ شب شب قدر اور رمضان تھی واللہ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود اور نصاریٰ دونوں شبہ میں تھے یہود تو آپ کی نسبت بیہودہ بد گمانی کرتے اور نصاریٰ آپ کو خدا کا بیٹا کہتے خداوند عالم نے حضرت آدم کی مثال دے کر دونوں کی تشفی کردی یہود کو اس طرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ مٹی سے آدم کو پیدا کر دیا تو عیسیٰ کو صرف ماں سے پیدا کرنا کیا تعجب کی بات ہے نصاریٰ کو اس طرح کے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنا خدا کا بیٹا یا خدا ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نجران کے نصاریٰ کو حضرت رسول اکرم ﷺ نے لاکھ سمجھایا کہ ان کو خدا کا بیٹا نہ کہو مثال دے کر سمجھایا مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی آخر حکم خدا سے قسما قسمی پر بات ٹھہری جسے مباہلہ کہتے ہیں یہ قرار پایا ہم دونوں فلاں جگہ جمع ہونگے ہم اپنے بیٹوں کو لائیں تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنی جانوں کو تم اپنی جانو کو اور پھر ایک دوسرے پر لعنت کریں اور خدا سے عذاب کے خواستگار ہوں جس دن مباہلہ ہونا تھا اصحاب خوب بن سنور کر آئے کہ شاید ہمیں اپنے ساتھ لے چلیں مگر آپ نے حضرت سلمان کو سرخ کمبل چار لکڑیاں دے کر ایک چھوٹا سا شامیانہ تیار کرایا اور خود اس شان سے برآمد ہوئے امام حسین علیہ السلام کو بغل میں اور امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ تھاما اور جناب سیدہ کو اپنے پیچھے اور حضرت علی علیہ السلام ان کے پیچھے چلے بیٹوں کی جگہ نواسوں، عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی فاطمہ اور اپنی جان کی جگہ حضرت علی علیہ السلام کو لیا اور دعا کی خداوندا! ہر نبی کے اہلبیت ہوتے ہیں اور یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور اور پاک و پاکیزہ رکھ۔

الغرض جب آپ اس شان سے میدان میں آئے تو نصاریٰ کا سردار عاقب یہ دیکھ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ سے کہیں تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور اسی میں خیریت ہے کہ مباہلہ سے ہاتھ اٹھالو ورنہ نسل نصاریٰ میں ایک نہ بچّے گا۔

سورہ نساء آیت نمبر 59/157

"وَ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ‏ ١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۱۵۸ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۱۵۹"

ان کے کافر ہونے اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ توان لوگوں نے انہیں قتل ہی کیا اور نہ سولی دی مگر ان کے لئے ایک دوسرا شخص عیسیٰ کے مشابہ کر دیا اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقینا وہ لوگ اس کے حالات سے دھوکے میں پڑے ہیں ان کو اس واقعہ کی خبر ہی نہیں مگر صرف ان کے پیچھے باتیں بناتے ہیں اور عیسیٰؑ کو ان لوگوں نے یقینا قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور خدا تو زبردست تدبیر کرنے والا ہے (اور جب عیسیٰؑ مہدیؑ موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں گے) تو اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر ان کے مرنے سے قبل ایمان نہ لائے اور خود عیسیٰؑ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دینگے۔

حاشیہ

صحیح روایتوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام موعود ظہور کریں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترینگے اور دجال قتل ہو جائے گا تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائینگے اور سمجھیں گے یہ سچے پیغمبر تھے اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائینگے اور دین اسلام کے سوا کوئی دین باقی نہ رہے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کی متابعت کریں گے اور دین محمدی کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کر دنیا سے رحلت کریں گے اور مومنین ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے یہ وہ زمانہ ہوگا کہ گائے، چیتا، بھیڑ، بھیڑیا سب ایک گھاٹ پانی پئیں گے لڑکے

سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔

سورہ نساء آیت نمبر 172/171

"یٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡـنِكُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ
عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ‌ۚ اَ لۡقٰهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ‌ۚ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنْتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ
لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا‏ ۱۷۱ لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ
الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰٓـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ
عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ۱۷۲"

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا (کوئی دوسری) بات نہ کہو مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح (نہ خدا اور نہ خدا کے بیٹے ہیں) پس خدا کے ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریم کے پاس بھیج دیا تھا اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے بس خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ (تین خدا) کے قائل نہ بنو اور اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے وہ اس (نقص) سے پاک ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو جو کچھ زمینوں میں ہے اور کچھ آسمانوں میں ہے سب تو اسی کا ہے اور خدا تو کارسازی میں کافی ہے نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ ہونے سے گریز کر سکتے ہیں اور نہ خدا کے مقرب فرشتے اور (یاد رہے) جو شخص اسکے بندہ ہونے سے عار رکھے گا وہ شیخی کرے گا تو عنقریب ہی خدا ان سب کو اٹھالے گا۔

حاشیہ

خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک صاف ہونے کو اس طرح سمجھایا کہ اولاد سے ماں باپ کو کافی توقعات ہوتی ہیں اسکے ترکہ کی حقدار ہوتی ہیں خدا کو کسی طرح کی حاجت نہیں وہ تنہا کارساز ہے اسکی سلطنت کا کوئی حقدار نہیں تو اولاد کی ضرورت کیوں؟

کیونکہ اسکی ذات جسمانی نہیں، تولد و تناسل سے خدا کے لئے مجسم ہونا لازم ہوتا ہے اور یہ محال ہے ورنہ وہ مکان سمت کا محتاج اور ممکن ہو جائے گا حرکت و سکوں سے خالی نہ ہوگا یہی سب خرابیاں روحانی تولد و تناسل میں بھی ہیں۔

سورہ حدید آیت نمبر 27

"ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۲۷"

پھر ان کے پیچھے ہی ان کے قدم بہ قدم اپنے اور پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذت سے کنارہ کشی) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تو اس کو بھی جیسا نباہنا چاہیے تھا نہ بناہ سکے تو جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں سے بہتیرے تو بدکار ہی ہیں۔

سورہ صف آیت نمبر 7/6

"وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ہٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۶ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَ ہُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۷"

جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں اور جو کتاب توریت میرے سامنے موجود ہے اسکی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جنکا نام احمد ہوگا میرے بعد آئینگے ان کی خوشخبری سناتا ہوں تو جب (پیغمبر احمد) ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آیا تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور جو شخص اسلام کی طرف بلایا جائے تو وہ (قبول کرنے کے بدلے الٹا) خدا پر جھوٹ جوڑے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

سورہ صف آیت نمبر 14

"یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَ کَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّہِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰہِرِیْنَ ۱۴"

(اے رسول) مومنین کو خوشخبری دے دو اے ایماندارو! خدا کے مددگار بن جاؤ جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا (بھلا) خدا کی طرف (بلانے) میں میرے مددگار کون لوگ ہیں تو حواری

بول اٹھے کہ ہم خدا کے انصار ہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کے دشمنوں کے مقابل مدد دی تو وہی غالب رہے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 18

"وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۡ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۱۸"

یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اسکے چہیتے ہیں (اے رسول ان سے) کہو تو پھر تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات میں سے ایک بشر ہو خدا جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے سزا دے گا آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور سب کو اسکی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

حاشیہ

یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روز کے سوا چھوئے گی بھی نہیں کیونکہ خدا نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی کی تھی کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں ان کو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھوں گا تاکہ آگ ان کے گناہوں کو جلا دے اور پاک ہو جائیں۔ خدا نے اسکے جواب میں فرمایا اگر ایسا ہے تو پھر تمہاری طرح طرح سے سزائیں کیوں ہوئیں۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 47

"وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۴۷”

انجیل والو (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے اس میں نازل کیا ہے اسکے مطابق حکم کرنا چاہیے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔

حاشیہ

ان آیات میں خدا نے یہودیوں کو اور عیسائیوں کو ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی ہیں اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں کرتے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 79/72

“لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
وَ مَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۷۲ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ
ثَلٰثَةٍ! وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۷۳ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۷۴ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ
صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ۷۵ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۷۶ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْٓا

اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَ اَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا وَّ ضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ۷۷ لُعِنَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّ كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ۷۸ كَانُوۡا لَا يَتَنَاهَوۡنَ عَنۡ مُّنۡكَرٍ فَعَلُوۡهُ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا
يَفۡعَلُوۡنَ ۷۹ "

جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر ہیں حالانکہ مسیح نے یوں خود کہہ دیا اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمہارا پالنے والا ہے کیونکہ جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں جو لوگ اسکے قائل ہیں خدا تین میں کا تیسرا ہے وہ یقینا کافر ہو گئے خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ لوگ جو بکا کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے اور جو لوگ کافر رہیں گے ان پر ضرور درد ناک عذاب نازل ہوگا تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے اور معافی کیوں نہیں مانگتے۔ حالانک خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے مریم کے بیٹے مسیح تو بس ایک رسول ہیں ان کے قبل بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بھی خدا کی ایک سچی بندی تھیں (اور آدمیوں کی طرح) یہ دونوں کھانا کھاتے تھے (اے رسول) غور تو کرو ہم اپنے احکام ان سے کیسا صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں (اے رسول تم) کہہ دو کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جس کو نہ تو نقصان ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع کا اور خدا تو (سب کی) سنتا اور جانتا ہے (اے رسول) تم کہو اے اہل کتاب تم اپنے دین میں نا حق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں پر چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے اور بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست سے بھٹک گئے بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی

زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ جاتے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے باوجود نصیحت کے اڑے رہتے تھے جو کام یہ لوگ کرتے کیا ہی برا تھا۔

حاشیہ

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا ان پر حضرت داؤد علیہ السلام نے لعنت کی اور وہ بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے پر ایمان قبول نہ کیا ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لعنت کی اور وہ سور بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے اور سنت انبیاء ہے۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 118/110

"إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ! إِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ، تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَ إِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ
التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ إِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ
طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِإِذْنِيْ وَ إِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِيْ وَ إِذْ كَفَفْتُ
بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ١١٠ وَ إِذْ اَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ بِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ
بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ١١١ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ

يُّنَزِّلَ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۱۱۲ قَالُوۡا نُرِيۡدُ
اَنۡ نَّاۡكُلَ مِنۡهَا وَ تَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُنَا وَ نَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَ نَكُوۡنَ عَلَيۡهَا مِنَ
الشّٰهِدِيۡنَ ۱۱۳ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۱۱۴
قَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مُنَزِّلُهَا عَلَيۡكُمۡ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡكُمۡ فَاِنِّىۡۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ
اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۱۵ وَ اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ
اتَّخِذُوۡنِىۡ وَاُمِّىَ اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبۡحٰنَكَ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ
بِحَقٍّ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِكَ ؕ
اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ۱۱۶ مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَ
رَبَّكُمۡ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ
الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۱۱۷ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ
تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۱۱۸ ''

جب خدا فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ ہم نے جو احسانات تم پر اور تمہاری ماں پر کئے انہیں یاد کرو جب ہم نے روح القدس (جبرائیل) سے تمہاری تائید کی تم جھولے میں (پڑے تھے) اور ادھیڑ عمر ہو کر (یکساں) باتیں کرنے لگے اور ہم نے تمہیں لکھنا پڑھنا عقل دانائی کی باتیں توریت وانجیل سکھائیں اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی مورت بناتے پھر اس پر کچھ دم کر دیتے تو وہ میرے حکم سے (سچ

مچ) چڑیا بن جاتی اور جب تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے، کوڑھی کو اچھا کردیتے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو زندہ کردیتے اور قبر سے نکال کھڑا کردیتے اور پھر جب بنی اسرائیل کے پاس معجزے لے کر آئے اور اس وقت میں نے ان کو تم پر دست درازی سے روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور جب میں نے حواریوں پر الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں۔ جب حواریوں نے عرض کی اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا آپ کا خدا اس پر قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت) کا ایک خوان نازل فرمائے اگر تم سچّے ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی فرمائش جس میں امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے کہ ہم تو صرف چاہتے ہیں اس میں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے دل کو آپ کی رسالت کا پورا پورا اطمینان ہو جائے اور یقین کرلیں کہ آپ نے ہم سے (جو کچھ کہا تھا) سچ تھا اور ہم لوگ اس پر گواہ رہیں تب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے بارگاہ خدا میں عرض کی پروردگار! اے ہمارے پالنے والے! ہم پر آسمان سے ایک خوان نعمت نازل فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کے لئے ہمارے اگلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید کا قرار پائے (اور ہمارے حق میں) تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو روزی دینے والوں سے بہتر ہے خدا نے فرمایا خوان تو تم پر ضرور نازل فرماؤں گا پھر تم میں سے جو شخص اسکے بعد کافر ہوا تو میں اس کو یقینا ایسے سخت عذاب کی سزا دوں گا کہ ساری خدائی میں کسی ایک پر بھی ویسا عذاب نازل نہ کروں گا اور وہ (وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسیٰ سے) خدا فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنالو تو عیسیٰ عرض کریں گے سبحان اللہ میری تو یہ مجال نہ تھی کہ میں اپنے منہ سے ایسی بات نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو تو ضرور معلوم ہو گا کیونکہ تو میرے دل کی ہر بات

سے واقف ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتوں سے خوب واقف ہے تو نے جو کچھ حکم دیا اسکے سوا تو میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھالیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو خود ہر چیز کا گواہ ے تو اگر ان پر عذاب کرے گا تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا بیشک تو بڑا حکمت والا ہے۔

حواشی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باجود یکہ بال کے کپڑے پہنتے درخت کے پتے اور گھاس کی غذا استعمال کرتے نہ دنیا کی کوئی چیز اپنے پاس رکھتے اور نہ رہنے کا کوئی گھر تھا نہ لڑکے بالے تھے رات کو جہاں جگہ پاتے سو رہتے اور فرماتے تھے درخت کے پتے میری روزی ہے صحرا کے گل و بوٹے میرے باغ ہیں سردی میں آفتاب میرا لحاف ہے شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا، میرے برابر کوئی غنی نہیں، عمر بھر میں نے کسی کو نہ جھڑکا، نہ منہ پر سے مکھی ہنکائی، نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے، نہ کبھی بدبو سے ناک بند کی نہ کبھی ترش روئی کی۔ مگر پھر بھی خداوند عالم اپنی نعمتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گنواتا ہے۔ اللہ اکبر! ہم لوگوں کا اللہ جانے کیا حشر ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کی فرمائش پر خوان کے نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے سفید ابر کے ٹکڑے میں ایک سرخ خوان رکھ کر زمین کی طرف اتارا اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس آپہنچا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر رونے لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب رحمت قرار دینا نہ کہ سبب عذاب۔

اسکے بعد وضو کرکے نماز پڑھی پھر بسم اللہ خیر الرزقین کہہ کر خوان پوش کو ہٹایا تو دیکھا ایک تلی ہوئی مچھلی تھی جس سے روغن ٹپک رہا تھا اس کے سر کے پاس نمک اور دم کے پاس سرکہ تھا اور ارد گرد طرح طرح کی ترکاریاں تھیں گندنے کے سوا انواع و اقسام کے ساگ تھے اور پانچ روٹیاں تھیں ان میں سے ایک پر روغن زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر خشک گوشت تھا

حضرت شمون نے پوچھا: یا روح اللہ! یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا؟

آپ نے فرمایا دنیا کا مگر خدا نے خاص اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔

یا حضرت ہمیں کوئی اور معجزے دکھایئے۔

آپ نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا وہ فوراً تڑپ کر زندہ ہو گئی کانٹے اور چھلکے بھی آموجود ہوئے۔

پھر آپ نے فرمایا: پھر ایسی ہی ہو جا پھر ویسی ہو گئی۔

تب حواریوں نے کہا پہلے آپ نوش فرمائیں تب ہم لوگ کھائینگے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا معاذ اللہ میں اس میں سے نہ کھاؤں گا بلکہ جس نے مانگا ہے وہ کھائے۔

وہ لوگ اسکے کھانے سے ڈرتے تھے تب آپ نے زمین گیر مبتلا بہ بلا اور بیماروں کو طلب کرکے کھلایا یہاں تک تیرہ سو آدمیوں نے کھایا اور کھانا جوں کا توں رہا اور جن بیماروں نے کھایا چنگے بھلے ہو گئے اور محتاج تو نگر ہو گئے اور وہ بھی ایسے کہ پھر کبھی محتاج نہ ہوئے اور جن لوگوں نے نہ کھایا بہت پچھتائے۔

غرض وہ خوان پھر بلند ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر ایک دن ناغہ کرکے چالیس روز تک آتا رہا اور جس وقت نازل ہوتا ایک بھیڑ اسکے گرد جمع ہو جاتی۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی باری مقرر کردی وہ کچھ دن چڑھے آتا اور دن ڈھلے غائب ہو جاتا اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

امیروں کو کبر و نخوت کی وجہ سے کھانے سے منع کر دیا تب لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا کہ یہ جادو ہے آخر اسکی سزا میں تین سو آدمیوں کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھ کر کوڑے دانوں پر کھاتے پھرتے تین روز زندہ رہ کر مر گئے یہ خوان چونکہ اتوار کے روز نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں عید کا دن قرار پایا۔

قوم تبع

سورہ ق آیت نمبر 14

"وَاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ‌ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ‏ ۱۴"

اصحاب الایکہ (قوم شعیب) اور قوم تبع، ان میں سے ہر ایک نے خدا کے بھیجے ہوئے پیغبروں کی تکذیب کی۔ پس عذاب کا وعدہ ان کے بارے میں پورا ہو کر رہا۔

سورہ دخان آیت نمبر 37

"اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍۙ وَّالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ‌ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۳۷
"

کیا وہ بہتر ہیں یا قومِ تُبّع اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے ان سب کو ہلاک کر ڈالا کیونکہ وہ مجرم لوگ تھے۔

اصحاب الفیل

سورہ فیل

"اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ؟ ۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ، ۲ وَّ
اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ، ۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ، ۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ
مَّاْكُوْلٍ، ۵"

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے پروردگار نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا ان کے منصوبہ کو خاک میں نہیں ملا دیا؟ اور ان کے اوپر گروہ در گروہ پرندے بھیجے۔ جو ان کے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں برسا رہے تھے۔ اور (اس طرح) انہیں کھائے ہوئے بھوسہ کی مانند بنا دیا۔

قرآن سے متعلق معلومات

نمبر شمار	نام سورہ	مقام نزول	ترتیب نزول	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر
۱	الفاتحہ	مکہ	۵	۷	۲۹	۱۴۲	
۲	البقرہ	مدینہ	۸۷	۲۸۶	۶۲۲۱	۲۵۵۰۰	_۲_۳
۳	آل عمران	مدینہ	۸۹	۲۰۰	۳۴۸۰	۱۴۵۲۵	۳_۴
۴	النساء	مدینہ	۹۲	۱۷۶	۳۷۴۵	۱۶۰۳۰	۴_۵_۶
۵	المائدۃ	مدینہ	۱۱۲	۱۲۰	۲۸۰۴	۱۱۹۳۳	۶_۷
۶	الانعام	مکہ	۵۵	۱۶۵	۳۸۵۰	۱۲۲۵۴	۷_۸
۷	الاعراف	مکہ	۳۹	۲۰۶	۳۸۲۵	۱۳۸۷۷	۸_۹
۸	الانفال	مدینہ	۸۸	۷۵	۱۰۹۵	۵۰۸۰	۹_۱۰
۹	التوبۃ	مدینہ	۱۱۳	۱۲۹	۴۰۹۸	۱۰۴۸۸	۱۰_۱۱
۱۰	یونس	مکہ	۵۱	۱۰۹	۱۸۳۲	۷۵۶۷	۱۱
۱۱	ھود	مکہ	۵۲	۱۲۳	۱۷۱۵	۷۵۱۳	۱۱_۱۲
۱۲	یوسف	مکہ	۵۳	۱۱۱	۱۷۶۶	۷۱۶۶	۱۲_۱۳
۱۳	الرّعد	مدینہ	۹۶	۴۳	۸۵۵	۳۵۰۶	۱۳

۱۴	ابراهیم	مکہ	۷۲	۵۲	۸۳۱	۳۴۳۴	۱۳
۱۵	الحجر	مکہ	۵۴	۹۹	۶۵۴	۲۷۶۰	۱۳_۱۴
۱۶	النحل	مکہ	۷۰	۱۲۸	۲۸۴۰	۷۷۰۷	۱۴
۱۷	الاسراء	مکہ	۵۰	۱۱۱	۱۵۳۳	۶۴۶۰	۱۵
۱۸	الکهف	مکہ	۶۹	۱۱۰	۱۵۷۹	۶۳۶۰	۱۵_۱۶
۱۹	مریم	مکہ	۴۴	۹۸	۹۸۲	۳۸۰۲	۱۶
۲۰	طٰہٰ	مکہ	۴۵	۱۳۵	۱۳۴۱	۵۲۴۲	۱۶
۲۱	الانبیاء	مکہ	۷۳	۱۱۲	۱۱۶۸	۴۸۹۰	۱۷
۲۲	الحج	مدینہ	۱۰۳	۷۸	۱۲۹۱	۵۰۷۰	۱۷
۲۳	المومنون	مکہ	۷۴	۱۱۸	۱۸۴۰	۴۸۰۲	۱۸
۲۴	النور	مدینہ	۱۰۲	۶۴	۱۳۱۶	۵۶۸۰	۱۸
۲۵	الفرقان	مکہ	۴۲	۷۷	۸۹۲	۳۷۳۳	۱۸_۱۹
۲۶	الشعراء	مکہ	۴۷	۲۲۷	۱۲۹۷	۵۵۲۲	۱۹
۲۷	النمل	مکہ	۴۸	۹۳	۱۱۴۹	۴۷۹۹	۱۹_۲۰
۲۸	القصص	مکہ	۴۹	۸۸	۱۴۴۱	۵۸۰۰	۲۰
۲۹	العنکبوت	مکہ	۸۵	۶۹	۱۹۸۱	۴۱۹۵	۲۰_۲۱
۳۰	الرّوم	مکہ	۸۴	۶۰	۸۱۹	۳۵۳۴	۲۱
۳۱	لقمان	مکہ	۵۷	۳۴	۵۴۲	۲۱۱۰	۲۱

۳۲	السّجدۃ	مکہ	۷۵	۳۰	۳۸۰	۱۵۰۰	۲۱
۳۳	الاحزاب	مدینہ	۹۰	۷۳	۱۲۸۰	۵۷۹۶	۲۱_۲۲
۳۴	سبا	مکہ	۵۸	۵۴	۸۸۳	۱۵۱۲	۲۲
۳۵	الفاطر	مکہ	۴۳	۴۵	۷۹۷	۳۱۳۰	۲۲
۳۶	یٰسٓ	مکہ	۴۱	۸۳	۷۲۹	۳۰۰۰	۲۲_۲۳
۳۷	الصافات	مکہ	۵۶	۱۸۲	۸۲۰	۳۸۲۳	۲۳
۳۸	صٓ	مکہ	۳۸	۸۸	۷۳۲	۳۰۲۹	۲۳
۳۹	الزّمر	مکہ	۵۹	۷۵	۱۱۹۲	۴۷۰۸	۲۳_۲۴
۴۰	المؤمن	مکہ	۶۰	۸۵	۱۱۹۹	۴۹۶۰	۲۴
۴۱	حم سجدۃ	مکہ	۶۱	۵۴	۷۹۶	۳۳۵۰	۲۴_۲۵
۴۲	الشّوریٰ	مکہ	۶۲	۵۳	۸۶۶	۳۵۸۸	۲۵
۴۳	الزّخرف	مکہ	۶۳	۸۹	۸۳۳	۳۴۰۰	۲۵
۴۴	الدخان	مکہ	۶۴	۵۹	۳۴۶	۱۴۳۱	۲۵
۴۵	الجاثیۃ	مکہ	۶۵	۳۷	۴۸۸	۲۱۹۱	۲۵
۴۶	الاحقاف	مکہ	۶۶	۳۵	۶۴۴	۲۵۹۸	۲۶
۴۷	محمد	مدینہ	۹۵	۳۷	۵۳۹	۲۳۴۹	۲۶
۴۸	الفتح	مدینہ	۱۱۱	۲۹	۵۶۰	۲۴۳۸	۲۶
۴۹	الحجرات	مدینہ	۱۰۶	۱۸	۳۴۳	۱۴۹۶	۲۶

۵۰	قٓ	مکہ	۳۴	۴۵	۳۵۷	۱۴۹۴	۲۶
۵۱	الذاریات	مکہ	۶۷	۶۰	۳۶۰	۱۲۸۷	۲۶۔۲۷
۵۲	الطور	مکہ	۷۶	۴۹	۳۱۲	۱۵۰۰	۲۷
۵۳	النجم	مکہ	۲۳	۶۲	۳۰۸	۱۴۰۵	۲۷
۵۴	القمر	مکہ	۳۷	۵۵	۳۴۲	۱۴۲۰	۲۷
۵۵	الرحمٰن	مدینہ	۹۷	۷۸	۳۵۱	۱۶۲۶	۲۷
۵۶	الواقعة	مکہ	۴۶	۹۶	۳۷۸	۱۷۰۳	۲۷
۵۷	الحدید	مدینہ	۹۴	۲۹	۵۴۴	۲۴۷۶	۲۷
۵۸	المجادلة	مدینہ	۱۰۵	۲۲	۴۷۳	۱۷۹۲	۲۸
۵۹	الحشر	مدینہ	۱۰۱	۲۴	۴۴۵	۱۹۱۳	۲۸
۶۰	الممتحنہ	مدینہ	۹۱	۱۳	۳۴۸	۱۵۱۰	۲۸
۶۱	الصّف	مدینہ	۱۰۹	۱۴	۲۲۱	۹۰۰	۲۸
۶۲	الجمعة	مدینہ	۱۱۰	۱۱	۱۸۰	۷۲۰	۲۸
۶۳	المنافقون	مدینہ	۱۰۴	۱۱	۱۸۰	۷۷۶	۲۸
۶۴	التغابن	مدینہ	۱۰۸	۱۸	۲۴۱	۱۰۷۰	۲۸
۶۵	الطلاق	مدینہ	۹۹	۱۲	۲۴۸	۱۰۶۰	۲۸
۶۶	التحریم	مدینہ	۱۰۷	۱۲	۲۴۶	۱۱۶۰	۲۸
۶۷	الملك	مکہ	۷۷	۳۰	۳۳۰	۱۳۰۰	۲۹

۶۸	القلم	مکہ	۲ (۵)	۵۲	۳۰۰	۱۲۵۶	۲۹
۶۹	الحاقہ	مکہ	۷۸	۵۲	۲۵۶	۱۰۸۴	۲۹
۷۰	المعارج	مکہ	۷۹	۴۴	۲۱۶	۱۰۶۱	۲۹
۷۱	نوح	مکہ	۷۱	۲۸	۲۲۴	۹۲۹	۲۹
۷۲	الجن	مکہ	۴۰	۲۸	۲۳۵	۸۷۰	۲۹
۷۳	المزمل	مکہ	۳	۲۰	۲۸۵	۸۳۸	۲۹
۷۴	المدثر	مکہ	۴	۵۶	۲۵۵	۱۰۱۰	۲۹
۷۵	القیامہ	مکہ	۳۱	۴۰	۱۹۹	۶۵۲	۲۹
۷۶	الدہر	مدینہ	۹۸	۳۱	۲۴۰	۱۰۵۴	۲۹
۷۷	المرسلات	مکہ	۳۳	۵۰	۱۸۱	۸۱۶	۲۹
۷۸	النباء	مکہ	۸۰	۴۰	۱۷۳	۷۷۰	۳۰
۷۹	النازعات	مکہ	۸۱	۴۶	۱۳۹	۷۵۳	۳۰
۸۰	عبس	مکہ	۲۴	۴۲	۱۳۳	۵۳۳	۳۰
۸۱	التکویر	مکہ	۷	۲۹	۱۱۴	۵۳۳	۳۰
۸۲	الانفطار	مکہ	۸۲	۱۹	۸۰	۳۲۷	۳۰
۸۳	المطففین	مکہ	۸۶	۳۶	۱۷۷	۸۳۰	۳۰
۸۴	الانشقاق	مکہ	۸۳	۲۵	۱۰۹	۴۳۰	۳۰
۸۵	البروج	مکہ	۲۷	۲۲	۱۰۹	۴۵۸	۳۰

۸۶	الطارق	مکہ	۳۶	۱۷	۶۱	۲۴۵	۳۰
۸۷	الاعلیٰ	مکہ	۸	۱۹	۷۲	۲۷۰	۳۰
۸۸	الغاشیہ	مکہ	۶۸	۲۶	۷۲	۳۳۰	۳۰
۸۹	الفجر	مکہ	۱۰	۳۰	۱۳۷	۵۷۷	۳۰
۹۰	البلد	مکہ	۳۵	۳۰	۸۲	۳۳۰	۳۰
۹۱	الشمس	مکہ	۲۶	۱۵	۵۴	۲۴۷	۳۰
۹۲	اللیل	مکہ	۹	۲۱	۷۱	۳۰۲	۳۰
۹۳	الضحیٰ	مکہ	۱۱ (۴)	۱۱	۴۰	۱۹۲	۳۰
۹۴	الانشراح	مکہ	۱۲	۸	۲۷	۱۰۳	۳۰
۹۵	التین	مکہ	۲۸	۸	۳۴	۱۰۵	۳۰
۹۶	العلق	مکہ	۱	۱۹	۹۲	۲۸۰	۳۰
۹۷	القدر	مکہ	۲۵	۵	۳۰	۱۱۲	۳۰
۹۸	البینۃ	مدینہ	۱۰۰	۸	۹۴	۳۹۲	۳۰
۹۹	الزلزال	مدینہ	۹۳	۸	۳۵	۱۴۹	۳۰
۱۰۰	العادیات	مکہ	۱۴	۱۱	۴۰	۱۶۳	۳۰
۱۰۱	القارعہ	مکہ	۳۰	۱۱	۳۶	۱۵۰	۳۰
۱۰۲	التکاثر	مکہ	۱۶	۸	۲۸	۱۲۰	۳۰
۱۰۳	العصر	مکہ	۱۳	۳	۱۴	۶۸	۳۰

۱۰۴	الھمزہ	مکہ	۳۲	۹	۳۳	۱۳۰	۳۰
۱۰۵	الفیل	مکہ	۱۹	۵	۲۳	۹۶	۳۰
۱۰۶	القریش	مکہ	۲۹	۴	۱۷	۹۳	۳۰
۱۰۷	الماعون	مکہ	۱۷	۷	۲۵	۱۲۵	۳۰
۱۰۸	الکوثر	مکہ	۱۵	۳	۱۰	۴۲	۳۰
۱۰۹	الکافرون	مکہ	۱۸	۶	۲۶	۹۴	۳۰
۱۱۰	النصر	مدینہ	۱۱۴	۳	۱۹	۷۷	۳۰
۱۱۱	لھب	مکہ	۶	۵	۲۰	۷۷	۳۰
۱۱۲	الاخلاص	مکہ	۲۲	۴	۱۵	۴۷	۳۰
۱۱۳	الفلق	مکہ	۲۰	۵	۲۳	۷۴	۳۰
۱۱۴	النّاس	مکہ	۲۱	۶	۲۰	۷۹	۳۰

سورتوں سے متعلق بعض اصطلاحات اور ان کی وضاحت

۱...السبع الطوال (سات لمبی سورتیں)

۱۔بقرۃ	۲۔آلِ عمران	۳۔نساء	۴۔مائدہ
۵۔انعام	۶۔اعراف	۷	۷۔انفال وتوبہ

۲...المئین

(وہ سورتیں جن کی آیات ایک سو کے قریب یا ایک سو سے زیادہ ہیں)

۱۔مومنون	۲۔انبیاء	۳۔حجر	۴۔کہف
۵۔اسراء	۶۔یوسف	۷۔نحل	۸۔طٰہٰ
۹۔شعراء	۱۰۔صافات	۱۱۔ھود	۱۲۔یونس

۳...المفصّل

مفصّل سورتوں کی تین قسمیں ہیں

۱۔ طوال (لمبی سورتیں) : حجرات، بروج اور ان جیسی دیگر لمبی سورتیں۔

۲۔ اوساط (متوسط سورتیں) : طارق، بیّنہ اور ان جیسی دیگر متوسط سورتیں۔

۳۔ قصار (چھوٹی سورتیں) : زلزال، ناس اور ان جیسی دیگر چھوٹی سورتیں۔

۴۔المثانی (باقی سورتیں)

الممتحنات:

۱۔الفتح	۲۔الحشر	۳۔السجدہ	۴۔الطلاق
۵۔القلم	۶۔الحجرات	۷۔الملك	۸۔التغابن
۹۔المنافقون	۱۰۔الجمعہ	۱۱۔الصف	۱۲۔الجن
۱۳۔نوح	۱۴۔المجادلہ	۱۵۔الممتحنة	۱۶۔التحریم

سُوَرِ الم

الف، لام اور میم سے شروع ہونے والی سورتیں

۱۔بقرہ	۲۔آلِ عمران	۳۔اعراف	۴۔عنکبوت
۵۔روم	۶۔لقمان	۷۔سجدہ	

سُوَرِ مسبّحات

مادہ تسبیح (یعنی لفظ سبح، یسبح اور سبحان وغیرہ) سے شروع ہونے والی سورتیں:

۱۔اسراء	۲۔حدید	۳۔حشر	۴۔صف
۵۔جمعة	۶۔تغابن	۷۔اعلیٰ	

سُوَرِ حوامیم

ح،م سے شروع ہونے والی سورتیں

۱۔مومن	۲۔فصلت	۳۔شوریٰ	۴۔زخرف
۵۔دخان	۶۔جاثیہ	۷۔احقاف	

سُوَرِ الر

الف۔ لام۔ ر۔ سے شروع ہونے والی سورتیں

۱۔یونس ۲۔ھود ۳۔یوسف ۴۔رعد

۵۔ابراھیم ۶۔حجر

سُوَرِ حمد

۱۔فاتحۃ ۲۔انعام ۳۔ کھف ۴۔سباء

۵۔فاطر

سُوَرِ عزایم

واجب سجدہ والی سورتیں

۱۔سجدہ ۲۔فصلت (حم سجدۃ) ۳۔نجم ۴۔علق

سُوَرِ قل

۱۔کافرون ۲۔اخلاص ۳۔فلق ۴۔ناس

المعوذتین

۱۔الفلق ۲۔الناس

تمت بالخیر